روحِ عشق

تحریر : حُسن کنول

بھت ہی شدید طوفان تھا آسمان سے ٹوٹتی بجلیاں بادلوں کی خوفناک گڑگڑاھٹ اور موسلا دھار طریقے سے برستی بارش.... اسی طوفان کی وجہ سے بجلی بھی پچھلے آدھے گھنٹے سے بند تھی کمرے میں ایمرجنسی لائٹ روشی کر رہی تھی.....۔۔

وہ کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی اچانک اس کی نظر گارڈن میں ایک بچی پر پڑی۔۔۔۔ جو اس کی ہم عمر معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔ وہ پوری طرح بھیگ چکی تھی۔۔۔۔ اس کے باوجود درخت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔۔ اس کا چہرہ دور ہونے کے سبب ٹھیک طرح نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

زرمین تیزی سے چھتری کی جانب لپکی۔۔۔ چھتری لے کر وہ بھاگتی ہوئ ی حویلی سے باہر آئی ی۔۔۔۔

"یہ لے لو۔۔۔۔ تمھیں ٹھنڈ لگ جائے گی" زرمین نے فکر مند لہجے میں اس بچی سے کہا۔۔ جس کا رخ ابھی دوسری سمت تھا۔۔۔ لیکن زرمین کے کہتے ہی وہ بچی اس کی جانب متوجہ ہوئ ی۔۔۔۔

جب وہ زرمین کی جانب مڑی۔۔۔۔ تو ایک لمحہ کے ل ئ ے زرمین گھبرا کر ذرا پیچھے ہٹی۔۔۔۔ اس بچی کی آنکھیں بلکل سفید تھیں۔۔۔

"تم یہ میرے ل ئ ے لائ ی ہو ؟؟؟" وہ بچی حیرت سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"ہ۔۔۔ہا۔۔۔ہاں" زرمین اس کی آنکھوں سے خوفزدہ ہو کر بوکھلاہٹ سے گویا بولی۔۔۔

"شکریہ" اس بچی نے جب مسکرا کر شکریہ ادا کیا تو زرمین نے کچھ جواب نہ دیا۔۔۔پلٹ کر تیزی سے حویلی کی جانب چل دی۔۔۔۔

"سنو کیا تم مجھ سے ڈر کر بھاگ رہی ہو؟؟؟" اس بچی کے کہے الفاظ زرمین کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائے تو اس کے پاؤں خود بخود رک گئے۔۔۔۔

وہ بچی دیکھنے میں اور بچوں سے قدرے مختلف معلوم ہوتی تھی۔۔۔۔۔پر اس کے لب ولہجہ میں ایک عجیب سی مٹھاس وکشش تھی جو زرمین کو تیزی سے اپنی جانب راغب کر رہی تھی۔۔۔۔

"ن۔۔۔نہیں تو۔۔۔۔" زرمین بہت رحم دل تھی۔۔۔وہ اپنی ہم عمر بچی کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی۔۔۔اس لئے واپس آکر اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔"وہ بارش کی وجہ سے بھاگ رہی تھی میں" زرمین ابھی بھی گھبرا رہی تھی اس سفید آنکھوں والی بچی سے۔۔۔۔

"میری دوست بنو گی؟؟؟" اس بچی نے جب زرمین کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو وہ سوچ میں پڑھ گئی۔۔۔۔زرمین نے اس سے پہلے ان بارہ سالوں میں کبھی کسی کو دوست نہیں بنایا تھا۔۔۔۔

"پر۔۔۔" زرمین ابھی بول ہی رہی تھی کے نمرہ بیگم اسے ڈھونڈتے ہوئے وہاں ان پہنچی تھیں۔۔۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟؟۔۔۔تمھیں کتنی بار منع کیا ہے کے حویلی سے باہر مت نیکلا کرو۔۔۔۔۔تم یہ بھول کیوں جاتی ہو کے دنیا کی نظر میں تم لڑکا ہو۔۔۔۔لڑکی نہیں۔۔۔۔دیکھو کیسے کھلے بال آگئی ہو تم یہاں۔۔۔اگر کسی نے دیکھ لیا تو۔۔۔۔"نمرہ بیگم آتے ہی اس پر چیخنا شروع ہو گئیں تھیں۔۔۔۔

نمرہ بیگم کے ڈر سے وہ کبھی حویلی سے باہر قدم نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔یہ بارہ سال میں پہلی بار تھا جو زرمین نے حویلی سے باہر قدم نیکالا تھا۔۔۔۔

"ممّا۔۔ میں تو بس اس لڑکی کو چھتری دینے آئی تھی۔۔۔" زرمین معصومانہ چہرہ بنائے اپنی والدہ کو حویلی سے باہر آنے کی وجہ بتانے لگی۔۔۔

"کون سی لڑکی ؟؟؟۔۔۔" نمرہ بیگم پورے گارڈن میں نظر دوڑاتے ہوئے الجھ کر استفسار کرنے لگیں۔۔۔

"ممّا۔۔ یہ۔۔۔" زرمین کہتے ہوئے پیچھے مڑی تو کوئی موجود نہ تھا۔۔۔وہ حیران و پریشان ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔

"زرمین یہاں کوئی ی لڑکی کیسے آسکتی ہے ؟؟؟۔۔۔اب بہانے مت بناؤ اور اندر چلو جلدی۔۔۔اس سے پہلے کوئی ی تمھیں یوں کھلے بالوں میں دیکھے۔۔۔" نمرہ بیگم اس کا ہاتھ پکڑ۔۔۔ کھینچتی ہوئی واپس حویلی کے اندر لے گئیں۔۔۔

"ممّا۔۔ مجھے لڈو دیں" زرمین نے لڈو بناتے ہوئے اپنی والدہ کو دیکھ کہا۔۔۔ تو وہ حیرت سے دیکھنے لگیں۔۔

"تم ابھی تو مجھ سے لڈو لے کر اوپر گ ئی یں تھیں۔۔۔ پھر تم سامنے والے کمرے سے کیسے نکل کر آئی یں ؟؟؟" نمرہ بیگم بے یقینی سے حیران و پریشانی کے عالم میں اسے دیکھ استفسار کرنے لگیں۔۔۔

"میں ؟؟؟۔۔۔ میں تو ایک گھنٹے سے اپنے کمرے میں ہی ہوں۔۔۔" اس کے کہتے ہی نمرہ بیگم پلٹ کر سیڑ ھیوں کی جانب دیکھنے لگیں۔۔۔

"میں نے لیا۔۔۔" ایک انجانی سی سرسراہٹ اسے اپنے کانوں میں محسوس ہوئی ی۔۔ جو الفاظ یوں ترتیب پائے۔۔۔ جیسے سنتے ہی اس نے اپنی والدہ کو دیکھ مسکرا کر کہا۔۔۔

”وہ۔۔۔ میں ہی تھی۔۔۔۔ میں تو بس۔۔۔۔ آپ کو تنگ کر رہی تھی۔۔۔“زرمین نے بڑی مشکل سے چہرے پر جھوٹی تبسم سجائے کہا۔۔۔۔

”پر؟؟؟“تم اوپر سے نیچے کیسے آئیں اتنی جلدی؟؟؟۔۔۔میں نے تو تمہیں آتے ہوئے نہیں دیکھا“نمرہ بیگم حیرت سے پوچھنے لگیں۔۔۔۔

”آپ لڈو بنانے میں اتنی مگن تھیں کے آپکو خبر نہ ہو سکی۔۔۔۔“زرمین نے مزید سوالوں سے بچنے کے ل ئی ے اوپر سیڑھیوں کی جانب دوڑ لگا دی۔۔۔۔۔

کمرہ پورا بکھرا پڑا تھا۔۔۔۔

کہیں چپس کے خالی ریپر پڑے تھے۔۔۔۔ تو کہیں ڈرنگ کے خالی گلاس۔۔۔

کھانے پینے کے بھرے ہوئے برتن سامنے ٹیبل پر سجے تھے۔۔۔بیڈ کی چادر زمین بوس پڑی تھی۔۔۔۔

صوفے کے مہنگے کشن بھی فرش کا مزہ چک رہے تھے۔۔۔۔

وہ منہ اُوندھا بیڈ پر پڑے سو رہا تھا۔۔۔۔کے اچانک کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔

”سر۔۔۔ سر۔۔۔۔ پلیز اٹھ جائیں۔۔۔ دو پہر کے دو بج رہے ہیں۔۔۔“ایک سرونٹ ادب سے ہاتھ باندھ کر ۔۔۔ اسکے سر پر کھڑا ہو۔۔۔۔ لاڈ صاحب کو جگانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

”کیوں۔۔۔۔ پھر سے کوئی بھاگ گیا ہے کیا؟؟؟“منان ایک آنکھ زبردستی کھول کر۔۔۔۔ سرونٹ کو دیکھ منہ بسور پوچھنے لگا۔۔۔۔

”نہیں سر۔۔۔۔ آپ کے دادا نے بلایا ہے۔۔“

"افففف۔۔۔ یہ بوڑھے بابا میری جان کیوں نہیں چھوڑتے ؟؟؟" منان نے روتو منہ بنا کر بیڈ پر زور زور سے ہاتھ پٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

"کہہ دو۔۔۔ جب فری ہوں گا تو آجاؤں گا ملنے۔۔" منان نے جمائی لیتے ہوئے بڑا سہ منہ کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

"سر کتنی بار کہا ہے جمائی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھا کریں۔۔ یہ بیٹ مینرس ہوتے ہیں" سرونٹ نے ٹوکا تو وہ بے زاری سے اس کی جانب دیکھ۔۔۔

"تم جاؤ سرو۔۔۔ مجھے ابھی سونے دو۔۔۔ تمہارا گڈ اور بیٹ مینرس کا لیسن میں بعد میں سن لوں گا۔۔" منان نے تکیہ منہ پر رکھ جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

"سر۔۔ پلیز اٹھ جائیں۔۔ آپ کو ابھی بلایا ہے بڑے سر نے۔۔۔ اگر آپ خود نہیں گئے تو آپ کو اٹھا کر لے جانے کا آرڈر دیا گیا ہے۔۔ اس لیے پلیز اٹھ جائیں" سرونٹ نہایت التجائیہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"کیا باپ کا راج ہے۔۔۔ جو اٹھا کر لے جائیں گے۔۔۔۔ سرو مجھے غصہ مت دلاؤ۔۔۔ سونے دو ابھی" منان سرونٹ کی بات کو ذرہ برابر بھی اہمیت نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"میں آخری بار کہہ رہا ہوں سر۔۔ اٹھ جائی یں۔۔۔ ورنہ پھر جو ہو گا اس کے آپ خود ذمہ دار ہوں گے" سرونٹ نے سرد لہجے میں ورن کیا۔۔ پر اس کے کان پر تو مانو جوں بھی نہ رینگی تھی۔۔۔

"سرو۔۔۔ جاؤ یار۔۔۔ سونے۔۔۔ آآآآ۔۔۔ ہہہہہہ۔۔" ابھی منان تکیہ منہ سے ہٹا کر بول ہی رہا تھا کے کمرے میں ایک گارڈ۔۔۔ کالی وردی پہنے ہوئے حاضر ہوا۔۔۔ اس نے منان کو بیڈ سے اٹھا کر اپنے کندھے پر لاد لیا۔۔۔۔

"آؤؤؤؤ۔۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو؟؟؟۔۔۔ سر واس سے کہو نیچے اتارے مجھے۔۔۔" منان خوب زور زور سے چیخ کر احتجاج بلند کر رہا تھا۔۔۔

پر وہ گارڈ منان کو نائٹ ڈریس کی حالت میں ہی کندھے پر لادھے ہوٹل کے روم سے باہر لے کر نیکلا۔۔۔ تو سب آٹھویں عجوبے کی طرح ان کی جانب حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔

"ابے یار۔۔۔۔ اتار نیچے۔۔۔۔ تو۔۔۔ تو میری بچی کچی عزت کا بھی فالودہ بنا رہا ہے۔۔۔ یار میں کوئی کنواری کلی تھوڑی ہوں۔۔۔ جو دادا کے پاس مجھے اس طرح اٹھا کر لے جا رہا ہے۔۔۔" پورے ہوٹل کی نگاہ کا مرکز وہ گارڈ اور اس کے کندھے پر بوری کی طرح لٹکا ہوا منان تھا۔۔۔۔ جو مسلسل چیخ رہا تھا۔۔۔

"دیکھ۔۔۔ مجھ پر ترس کھا۔۔۔ یار۔۔۔ اتنا ہینڈسم چہرہ ہے میرا۔۔۔ دیکھ لڑکیاں ہنس رہی ہیں مجھ پر" بیچارا منان چیختا رہا۔۔۔ اپنا احتجاج مسلسل ریکارڈ کرواتا رہا۔۔۔ پر اس گارڈ نے شاید نو رسپونس کا بورڈ لگایا ہوا تھا۔۔۔ گارڈ نے منان کے اتنا ہنگامہ مچانے کے باوجود کوئی بھی ری۔ ایکشن نہ دیا۔۔۔

"اچھا میرے پیارے بھائی ی۔۔۔ مجھے نیچے اتار دو۔۔۔۔ لفٹ میں سے۔۔۔ میں نے کہاں بھاگنا ہے" منان معصومانہ چہرہ بنائے التجائی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"سر آپ پہلے بھی اسی طرح کہہ کر بھاگ گئے تھے۔۔۔ اس بار میں آپ کے جھانسے میں آنے والا نہیں" گارڈ نے سرد لہجے میں جواب دیا۔۔۔ تو منان نے اپنی آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔

"افففف۔۔۔۔ تو میں یہ ٹرک پہلے کر چکا ہوں۔۔۔۔ اوو نو۔۔۔ یار میں پھر کوئی ن ئ ی ٹرک سوچتا ہوں۔۔۔۔ ابھی سو کر اٹھا ہوا ناں۔۔۔ اس ل ئ ے ذہن ٹھیک طرح کام نہیں کر رہا" منان نے معصومیت سے کہا تو اس گارڈ نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ہونٹوں میں دبائی تھی۔۔۔

"آپ کیوں بڑے سر سے بھاگتے ہیں؟؟؟۔۔۔ایک بار ان سے مل لیں ناں۔۔۔۔۔وہ کب سے آپ سے ملنا چاہ رہے ہیں۔۔۔۔"گارڈ نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

"میرا دل نہیں چاہتا ان سے ملنے کا۔۔۔۔جب ملتے ہیں میرے کان پکا دیتے ہیں۔۔۔۔۔پھر ہر بار بوڑھے بابا کا ایک ہی تکیہ کلام۔۔۔۔۔"یہ کہہ کر وہ بھاری آواز کر۔۔۔۔اپنے دادا کی نقل اتارتے ہوئے "میرا بزنس کب سنبھالو گے؟؟؟"۔۔۔۔۔

"تو سنبھال لیں ناں آپ۔۔۔۔کیا دیکت ہے؟؟۔۔۔۔۔۔آپ تو خوش نصیب ہیں کہ آپ کو ایسے دادا ملے جو ہر وقت آپ کی فکر کرتے ہیں"گارڈ نے پیار سے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

"یہی تو مسئلہ ہے۔۔۔۔۔جب اپنے پیدا کرنے والے ماں باپ کے لئے میں مر چکا ہوں تو نا جانے کیوں وہ مجھے زندہ رکھ کر خوش ہوتے ہیں۔۔۔۔اتنی بار خودکشی کی کوشش کر چکا ہوں مگر مجال ہے مجھے سکون سے مرنے بھی دے رہے ہوں۔۔۔۔"منان جھنجھلا کر بولا تو گارڈ کا دل اس کی بات سن نرما گیا۔۔۔لفٹ کھولنے ہی والی تھی۔۔۔۔اس نے منان کو نیچے اتار دیا۔۔۔۔

"کیا تمھیں نہیں پتا برخوردار کہ خودکشی حرام ہے؟؟؟"

"تو کیا بھاگ جانا جائز ہے؟؟؟؟۔۔۔۔اپنی اولاد کے زندہ ہوتے ہوئے اس کے حقوق سے منہ موڑ لینا ۔۔۔۔۔یہ جائز ہے؟؟۔۔۔۔۔میں بھی انسان ہوں یار۔۔۔۔مجھے بھی درد ہوتا ہے"منان نے کرب بھرے جذبات سے اس گارڈ کو دیکھ استفسار کیا تو وہ لاجواب ہو گیا۔۔۔۔

"سر" اس لمحے گارڈ نے منان کی آنکھوں میں شدید تکلیف و کرب محسوس کیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں جواب مانگ رہی تھیں کے کیوں کیا اس کے والدین نے ایسا؟؟؟۔۔۔وہ جواب دینے سے قاصر تھا اس لیے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔۔

لفٹ کا دروازہ اسی وقت کھل گیا۔۔۔۔۔

پھر کیا تھا۔۔۔۔منان نے اگلے ہی لمحے چہرے کے ایکسپریشن جو کچھ لمحہ پہلے کرب سے بھرے معلوم ہو رہے تھے ۔۔۔۔

گرگٹ کی تیزی سے ان ایکسپریشن کو بدل کر اسمارٹ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر گارڈ کو دیکھ ایکھ آنکھ دباتے ہوئے کہا "سوری یار"۔۔۔

وہ منان کے بدلتے ہوئے ایکسپریشن کو سمجھے۔۔۔اس سے قبل ہی اس نے گارڈ کو دھکا دیا اور لفٹ کا بٹن دبا کر تیزی سے باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔۔۔۔۔

"واہ منان چھاگ ئی ے یار۔۔۔۔۔سِینٹی ہونے کی کیا ایکٹنگ کی ہے؟؟؟۔۔۔۔واہ۔۔۔۔۔شاباش۔۔۔۔۔

اس گارڈ کو کیا لگا تھا اتنی آسانی سے پکڑ کر لے جائے گا مجھے۔۔۔۔۔عبد المنان کو ہلکا سمجھا ہے کیا؟؟۔۔۔۔چلو کسی ن ئی ے ہوٹل چلتے ہیں۔۔۔۔۔"منان اپنی پیٹ تھپتھپاتے ہوئے خودی کو داد دے رہا تھا۔۔۔

"سر۔۔۔۔منان سر مجھے لفٹ میں دھکا دے کر بھاگ گ ئی ے "گارڈ نے کال کر کے یہ بات جب شہاب قدیر کے سیکرٹری کو بتائی۔۔۔۔تو انہوں نے جواب میں غصے کا اظہار کیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔میں دیکھتا ہوں"سیکرٹری نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔۔۔۔

"یا خدا۔۔۔مجھے یہ بے۔بی سیٹنگ کی نوکری دلوادے۔۔۔مالک۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے اس کی ضرورت ہے۔۔۔"شازمہ ویٹنگ روم میں بیٹھ کر خوب دعائیں کر رہی تھی۔۔۔کے کسی طرح اسے شہاب قدیر صاحب کے پوتے کی بے۔بی سیٹنگ کی نوکری مل جائے۔۔۔

شازمہ ابھی بی۔اے کا امتحان دے کر چکی تھی۔۔۔اس کا تعلق ایک متوسط طبقے سے تھا۔۔۔والدہ کی طبعیت کچھ مہینوں سے کافی خراب رہنے لگی تھی۔۔۔

روزمرہ کا خرچہ۔۔۔والدہ کی دوائیوں کے پیسے۔۔۔پھر بہن بھائیوں کے اسکول ٹیوشن کی فیس۔۔۔ان سب کا لوڈ اکیلے والد صاحب کو برداشت کرنا پڑ رہا تھا جن کی کریانے کی دوکان تھی۔۔۔شازمہ ان کا ہاتھ بٹانا چاہتی تھی۔۔۔

وہ نوکری کے ل ئ ے کچھ دنوں سے ماری ماری گھوم رہی تھی۔۔۔

اس کی سہیلی حباء نے۔۔۔جو شہاب صاحب کے آفس میں کام کرتی ہے۔۔۔

اسے بے۔بی سیٹنگ کی جاب کے متعلق انفارمیشن دی۔۔۔پر یہ بتانا بھول گئ کے بے بی سیٹنگ کرنی ایک 25 سالہ لڑکے کی ہے۔۔۔

"ہیلو سر۔۔۔"شازمہ مسکراتے ہوئے شہاب صاحب کے آفس میں داخل ہوئی ی۔۔۔

"پلیز سیٹ ڈاؤن"شہاب صاحب اسے دیکھتے ہی حیران ہوئے۔۔۔کیونکے اس جاب کے ل ئ ے اپلائے کرنے والی وہ سب سے کم۔عمر لڑکی تھی۔۔۔اور نہایت حسین و جمیل بھی۔۔۔

"آپ بے۔بی سیٹنگ کی جاب کے ل ئ ے آئی یں ہیں؟؟؟"وہ تصدیق کیے بغیر نہ رہ سکے۔۔۔کیونکے بیس سالہ خوبصورت سی لڑکی ان کے پچیس سالہ پوتے کی بے۔بی سیٹنگ کرنے آئی تھی۔۔۔

"یس سر۔۔۔" شازمہ نے کانفیڈنس سے جواب دیا۔۔۔

"گڈ۔۔۔۔ آپ شور ہیں ناں کے آپ میرے پوتے کی بے۔بی سیٹنگ کر سکتی ہیں؟؟؟۔۔۔۔ اسے سنبھالنا آسان نہیں ہونے والا۔۔۔۔" شہاب صاحب نے پہلے ہی ورن کر دیا۔۔۔

جیسے بھولی شازمہ سمجھ نہ سکی۔۔۔۔

شہاب صاحب کہ لبوں پر پُر اسرار مسکراہٹ بکھر آئی یہ سوچ کر۔۔۔ کے شازمہ جیسی سیدھی سادی لڑکی کس آفت کی بے۔بی سیٹنگ کرنے چلی آئی ی ہے۔۔۔۔

شازمہ سفید رنگ کے سادہ سے قمیض شلوار میں ملبوس تھی۔۔۔۔ اس نے سر پر بڑی تمیز سے دوپٹہ بھی لے رکھا تھا۔۔۔ اس کا پہناوا اور بات چیت کرنے کا انداز شہاب صاحب کو کافی متاثر کن لگا۔۔۔ اوپر سے اس کے چہرے سے ٹپکتی ہوئی معصومیت شہاب صاحب کو مجبور کر رہی تھی کہ اسے ایک موقع دے دیا جائے۔۔۔

"آپ کو پورا دن سائے کی طرح رہنا پڑے گا میرے پوتے کے ساتھ۔۔۔۔۔ اس کا کھانا۔۔۔ پینا۔۔۔ دوستوں سے ملنا۔۔۔ آوٹنگ پر جانا۔۔۔ الغرض ہر چیز آپ کی نگرانی میں ہونی چاہیے۔۔۔" شہاب صاحب کی بات سن شازمہ الجھ گ ئی ی۔۔۔

"ایک چھوٹے سے بچے کے دوست بھی ہیں۔۔۔ اور وہ آؤٹنگ پر بھی جاتا ہے۔۔۔ اووو۔۔۔ یہ امیر لوگ اور ان کے چونچلے۔۔۔" شازمہ دل ہی دل حیرت کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

"او۔کے سر۔۔۔ مجھے منظور ہے۔۔۔" شازمہ نے مسکراتے ہوئے کہ کر ایک سالہ کنٹریکٹ پر دستخط کر دیے تھے۔۔۔۔

"تو سر مجھے جوائنٹ کب سے کرنا ہے؟؟" شازمہ نے پُرجوش لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

"ابھی سے ہی۔۔۔ میں نے اپنے گارڈز بھیجے ہیں اس الو کے پٹھے کو لانے کے لئے۔۔۔ جیسے ہی ان کی پکڑ میں آئے گا۔۔۔ وہ اسے یہاں لے کر حاضر ہو جائی یں گے۔۔۔" شہاب صاحب نے سنجید گی سے جواب دیا۔۔۔۔

"ایک چھوٹے سے بچے کو گارڈز پکڑ کر لائی یں گے۔۔۔" شازمہ حیران تھی ان کی بات سن۔۔۔ ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کے باہر سے اسے کسے کے چیخنے کی آوازیں سنائی ی دیں۔۔۔

"لیجئ ی ے آگیا میرا پوتا۔۔۔" شہاب صاحب صرف شور کی آواز سن سمجھ گ ئ ی ے تھے۔۔۔ کے طوفان ان کے آفس میں داخل ہو چکا ہے۔۔۔۔

دو گارڈز اسے بازوں سے پکڑ کر آفس میں لائے تو وہ خوب زور زور سے احتجاج بلند کرنے لگا۔۔

"ارے یار۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔ اچھی خاصی میری کول پرسنیلٹی کی بینڈ بجا دی۔۔۔" گارڈز نے اسے شہاب صاحب کے سامنے لا کر پیش کیا۔۔۔ تو وہ کھا جانے والی نظروں سے ان دونوں گارڈز کو غرانے لگا۔۔۔

"بیٹا یاد رکھنا۔۔۔ یہ بوڑھے بابا زیادہ دن چلنے والے نہیں۔۔۔ جب میرے کنڑول میں سب آئے گا تو دیکھنا میں اس بے عزتی کا بدلا کیسے لوں گا۔۔۔ سارے میری پرسنیلٹی کی ماں۔۔۔۔" ابھی وہ گالی بکنے ہی لگا تھا کے اس کی نظر اپنے وجود کو حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تکتی ہوئی ی شازمہ پر پڑی۔۔۔۔۔

وہ معصوم سی لڑکی منان کے اس بے باک انداز کو دیکھ حیرت کے غوطے کھا رہی تھی۔۔۔

"کیا؟؟؟۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟۔۔۔ پہلی بار اتنا ہینڈسم لڑکا دیکھا ہے کیا؟؟؟" منان نے تیمور چڑھائے استفسار کیا تو شازمہ کنفیوز ہو کر نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔۔

"منان۔۔۔ تماشہ کرنا بند کرؤ۔۔۔" شہاب صاحب نے روعب دار آواز میں کہا۔۔۔ اور ساتھ ساتھ گارڈز کو جانے کا اشارہ بھی کر دیا۔۔۔

"نالائی ق۔۔۔۔نیکمے۔۔۔۔۔الو کے پٹھے۔۔میرے منع کرنے کے باوجود تم گھر سے بھاگ گ ئی ے۔۔۔۔تمھیں کیا لگا تھا مجھے پتا نہیں چلے گا کہ تم کس ہوٹل میں اسٹے کر رہے ہو" شہاب صاحب اپنی چی ئی ر سے کھڑے ہو کر غصے سے آگ بگولہ ہو کر منان کی کلاس لینے لگے۔۔۔۔

"بوڑھے بابا آپ کو نہیں لگتا آپ جو ہر بار میری شان میں قصیدے پڑھتے ہیں۔۔اور جن تعریفانہ القابات سے مجھے نوازتے ہیں۔۔۔آج ان میں کچھ کمی ہو گئی ہے؟؟؟۔۔۔۔" منان نہایت پر سکون انداز میں ڈھٹائی کا اعلی مظاہرہ کرتے ہوئے۔۔۔اپنے کان میں انگلی گھوما کر کہنے لگا۔۔۔۔اس کی جرت دیکھ شازمہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔۔

"یہ غلط بات ہے یار۔۔۔آپ چیٹنگ کر رہے ہو۔۔۔آپ سے میرے کچھ القابات یاد نہیں رکھے جاتے اور مجھ سے چاہتے ہو کہ میں موٹی موٹی ساری کتابیں رٹ لوں۔۔۔" منان نے شکوے بھرے انداز میں کہا تو شہاب صاحب کا پارا آسمانوں سے باتیں کرنے لگا۔۔۔

"چپ کر نالائی ق۔۔۔۔۔الو کا پٹھا کہیں کا" شہاب صاحب غصے سے دھاڑتے ہوئے بولے۔۔۔تو وہاں بیٹھی شازمہ سہم گ ئی۔۔۔

جبکہ منان ان کے غصے کو مکمل اگنور کر

"تو کس نے کہا تھا ایسا الو پیدا کرنے کے ل ئی ے؟؟؟۔۔۔نہ کرتے۔نہ ایسا پٹھا ہوتا۔۔۔اب اپنے الزام میرے سر نہ ڈالیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" منان نے بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"تمیز سے بات کریں۔۔۔آپ کو بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں؟؟؟" شازمہ اپنی چی ئی ر سے کھڑی ہو کر غصیلی نگاہ اس کے وجود پر گاڑے۔۔۔۔بپھر کر بولی۔۔۔

"اففففف۔۔۔۔۔۔ایک اور لیکچر۔۔۔۔۔" منان ہوا میں ایک گہری سانس جھنجھلا کر خارج کرتے ہوئے۔۔ گویا ہوا۔۔۔۔

"منان" شہاب صاحب نے غصے سے کہا۔۔۔۔

"جی۔۔۔جی۔۔۔ سن رہا ہوں۔۔۔۔ بولیں" منان آرام سے سامنے رکھے صوفے پر گرتے ہوئے بولا۔۔۔

"منان کیا میں نے تمہیں اس ل ئی ے پڑھایا لکھایا تھا کہ تم ایک دن اپنی زندگی اس طرح ضائع کرو۔۔۔۔مجھے معلوم ہے کہ تمہارے لئے یہ صدمہ سہنا آسان نہیں۔۔۔۔ پر خودکشی کی کوشش کرنا۔۔۔ گھر سے بھاگ جانا ۔۔۔ یہ کہاں کی عقلمندی ہے ؟؟۔۔۔۔"شہاب صاحب اپنے غصے اور جذبات پر قابو پاتے ہوئے اسے اطمینان سے سمجھانے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔۔۔

"ھمممم۔۔۔۔۔۔میں بھی یہی سوچ رہا تھا بوڑھے بابا۔۔۔ کیوں پڑھایا لکھایا مجھے ؟؟؟۔۔۔بلکے میں تو پوچھتا ہوں زندہ ہی کیوں رکھا؟؟؟۔۔۔۔"منان نے لاپرواہی سے سخت ترین سوال کر ڈالے تھے۔۔۔۔۔ جیسے اس کی نظر میں اپنے پورے وجود کی کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔۔۔۔

"ان سوالوں کا جواب ایک دن تمھیں زندگی دے گی۔۔۔ ابھی جس کام کے ل ئی ے بلایا ہے۔۔۔وہ کرتے ہیں۔۔۔ یہ ہیں مس شازمہ۔۔۔۔ تمھاری نیو بے بی سیٹر۔۔۔"منان کے کان کی سماعت سے جب بے بی سیٹر کے الفاظ ٹکرائے۔۔۔ تو مارے شاکڈ کے منہ سے بے ساختہ نکلا "وائی ٹ ؟؟؟"

دوسری طرف شازمہ نے بھی حیرت کے غوطے کھائے تھے۔۔۔ وہ بھی بے ساختہ کہ اٹھی "کیا؟؟؟"

"آپ مزاق کر رہے ہیں ناں مجھ سے ؟؟؟" منان کھڑے ہو کر شازمہ کا سر سے پاؤں تک بغور جائزہ لینے کے بعد شہاب صاحب سے مخاطب ہو کر بے یقینی سی کیفیت میں بولا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ یہ واقعی تمہاری بے بی سیٹر ہے۔۔" ان کے سنجیدگی سے کہتے ہی شازمہ نے اپنا دل تھامہ تھا۔۔

"مجھے اس بد تمیز و بدزبان لڑکے کی بے بی سیٹنگ کرنی پڑے گی۔۔۔ حباء کی بچی۔۔ کس بات کا بدلا نیکالا ہے تو نے مجھ سے۔۔ ہائے ئے۔۔۔ اب میں کیا کروں۔۔۔ میں نے تو کانٹریک بھی سائن کر دیا۔۔۔ وہ بھی پورے ایک سال کا۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ یہ کیا ہو گیا۔۔۔ اب میں کیا کروں ؟؟؟" شازمہ نے حیران و پریشانی کے عالم میں ناخن چبانا شروع کر دئی ے تھے۔۔۔

"یہ بچی۔۔۔۔" منان خاصہ جماؤ دیتے ہوئے بولا۔۔۔ "یہ بچی بے بی سٹنگ کرے گی میری ؟؟؟۔۔ بوڑھے بابا کیا بڑھاپے میں دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے ؟؟؟۔۔ اور کہاں سے پکڑ کر لائے ہیں آپ اس بچی کو ؟؟؟۔۔۔" منان پھر شازمہ سے مخاطب ہو کر "دیکھو بچی۔۔ اپنے گھر جاؤ۔۔۔ تمھارے والدین پریشان ہو رہے ہوں گے۔۔۔ چلو۔۔ جاؤ" منان نے شازمہ کا بیگ جو ٹیبل پر رکھا تھا وہ اٹھا کر ہاتھ میں تھاماتے ہوئے کہا۔۔۔

"منان۔۔۔ میں سیرس ہوں۔۔۔ اس ل ئی ے فالتو کے ڈرامے بند کرؤ" شہاب صاحب روعب دار آواز میں گویا ہوئے۔۔

"افففف۔۔۔ یار۔۔۔ یہ چیٹنگ ہو رہی ہے میرے ساتھ۔۔۔ یہ لائ ن تو مجھے بولنی چاہیے تھی۔۔۔ رائی ٹر حُسنِ کنول آپ چیٹنگ کر رہی ہیں میرے ساتھ" وہ اوپر کی جانب دیکھتے ہوئے اپنا احتجاج ریکارڈ کرانے لگا۔۔۔۔۔ "یار۔۔۔ فالتو کے ڈرامے تو آپ کر رہے ہو بوڑھے بابا۔۔۔ ایک بچی میری بے۔بی

سیٹر کیسے ہو سکتی ہے؟؟۔۔۔یار کوئی ی لوجک والی بات کریں۔۔۔" منان نے زوز زور سے احتجاج کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

"جیسے تم بچی کہ کر رہے ہو وہ تم سے کہیں زیادہ ہوشیار اور سلجھے ہوئے ذہن کی مالک ہے۔۔۔اب میرے آفس میں تماشہ کرنا بند کرؤ۔۔۔اور اپنی بے۔بی سیٹر کے ساتھ گھر جاؤ۔۔۔"شہاب صاحب اس کی بات سن غصے سے بپھر کر بولے۔۔۔۔

"میری بھی کوئی ی عزت ہے اس معاشرے میں۔۔۔اپنی گرل فرینڈ کی عمر کی لڑکی کو بے۔بی سیٹر کون بناتا ہے ؟؟؟۔۔۔نہیں۔۔۔۔ہرگز۔۔۔نہیں۔۔۔بوڑھے بابا۔۔۔آپ کہیں گے تو اس دس منزلہ بلڈنگ کی چھت سے چھلانگ مارنے کے لئے تیار ہوں پر اس لڑکی کو اپنی بے۔بی سیٹر ماننے کے ل ئی ے نہیں۔۔۔اور یہ عبدالمنان کا آخری فیصلہ ہے" منان نے دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔بڑے بھرم سے کہا۔۔۔۔

"حالت دیکھو اپنی۔۔۔بال اجڑے ہوئے۔۔۔منہ پر رال لگی ہوئی ی۔۔پاؤ ں میں جوتے نہیں ہیں۔۔۔نائی ٹ ڈریس پہن کر میرے آفس میں کھڑے ہو۔۔۔اور مجھ سے کہ رہے ہو تمھاری اس معاشرے میں عزت ہے۔۔۔۔شلوار میں زار بن ڈالنا تک تو آتا نہیں۔۔۔بڑے آئے عزت کی شیخیاں بگھارنے والے" شہاب صاحب نے تو اب شازمہ کا بھی لحاظ نہ رکھا تھا۔۔منان کو ٹھیک ٹھاک ذلیل کر ڈالا۔۔۔پر وہ اعلی قسم کا ڈھیٹ تھا۔۔۔ان طعنوں سے تو اس کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔۔۔

"آپ کی انفارمیشن کے ل ئی ے بتادوں میں زار بن نہیں باندھتا۔۔۔میں لاسٹ سے کام چلاتا ہوں۔" منان بڑا فخرانہ کہنے لگا۔۔۔گویا کوئی ی عزیم کارنامہ انجام دیتا ہو یہ عمل کر کے۔۔۔۔۔۔۔"اور دوسری بات ۔۔۔" ابھی منان بول ہی رہا تھا۔۔۔

"تبھی تمھاری شلوار سب کے سامنے اتر گ ئی ی تھی" شہاب صاحب کے کہتے ہی شازمہ امبرس فیل کرنے لگی۔۔۔ اس کے لبوں پر نا چاہتے ہوئے بھی ہنسی آگ ئی ی۔۔۔ جس پر منان اسے ترچھی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔۔۔ وہ بیچاری دادا پوتے کی لڑائی ی میں خواہ مخواہ پھنس کر رہ گ ئی ی تھی۔۔۔۔

"وہ بچپن میں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔" منان کافی زور دیتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"سر۔۔۔ آپ کی میٹنگ کا ٹائم ہو گیا ہے"۔۔۔ شہاب صاحب کے سیکریٹری نے دروازہ نوک کر۔۔۔ انہیں یاد دہانی کرائی۔۔۔

"ھمم۔۔۔ میں آتا ہوں" شہاب صاحب نے کہہ کر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

"تو مس شازمہ آپ کا کام آج سے اسٹارٹ۔۔۔ او۔کے۔۔۔ میں چلتا ہوں۔۔۔۔ مجھے امید ہے آپ اس الو کے پٹھے کو سنبھال لیں گی" شہاب صاحب مسکراتے ہوئے کہ کر جانے لگے۔۔۔

"بوڑھے بابا۔۔۔ یہ ظلم ہے میرے ساتھ۔۔۔۔ میں اسے اپنی بے۔بی سیٹر کے طور پر کبھی قبول نہیں کروں گا۔۔۔" منان نے زور زور سے دوہایاں دینا شروع کر دیا تھا۔۔۔

"رو تو ایسے رہا ہے۔۔۔۔ جیسے زبردستی نکاح کروایا جا رہا ہو اس کا مجھ سے۔۔۔ اففففففف۔۔۔۔ یہ تو چلتا پھرتا ایٹم بم ہے۔۔۔۔" شازمہ اسے دیکھ دل ہی دل کڑنے لگی۔۔۔۔

"او۔کے اب میں بھی چلتا ہوں۔۔۔" شہاب صاحب اس کی دوہایوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔ جس کے بعد وہ بھی شازمہ سے مسکراتے ہوئے الوداع لے کر جانے لگا۔۔۔

"کہاں جا رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔" شازمہ نے اس کے پیچھا کرتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

پہلے تو منان آہستہ چل رہا تھا۔۔۔ پر جیسے ہی وہ لفٹ کے نزدیک پہنچا۔ اس نے تیزی سے دوڑ لگا دی۔۔۔ "بائے بائے۔۔۔ بچی" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم کہاں جا رہے ہو منان ؟؟؟۔۔۔ منان۔۔ منان۔۔ لفٹ روکو۔۔۔" شازمہ جب تک بھاگتے ہوئے لفٹ تک پہنچی۔۔۔ لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا۔۔۔

"یار۔۔۔ اس کا نام منان نہیں آفت کی پڑیا۔۔۔ اپسسس۔۔۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ آفت کا پڑا ہونا چاہئے تھا۔۔۔ اب میں کیا کروں ؟؟؟۔۔۔ یہ تو بھاگ گیا۔۔۔ میں شہاب صاحب کو کیا کہوں گی ؟؟۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ شازمہ تم ایسے ہار نہیں مان سکتیں۔۔۔ اللہ اللہ کر کے تو تمھیں ایک جاب ملی ہے۔۔۔ اسے اس بگڑے ہوئے نواب کی وجہ سے تم کھو نہیں سکتیں۔۔۔" شازمہ اپنا حوصلہ خود ہی بڑھا رہی تھی۔۔۔

"منان۔۔۔ اب تم دیکھو شازمہ کیا کرتی ہے۔۔۔" شازمہ کے چہرے پر پُر اسرار مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔

"اس لفٹ کو کیا ہو گیا اچانک ؟؟؟۔۔۔ یہ چل کیوں نہیں رہی ؟؟؟" منان کی لفٹ اچانک سے رک گئی تھی۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللهِ وَبَرَکاتُہُ منان۔۔۔ میرا نام شازمہ ہے۔۔۔ اور میں تمھاری نئی بے بی سیٹر ہوں۔۔۔" لفٹ کا دروازہ اچانک سے 4 th فلور پر ہی کھل گیا۔۔۔ منان یہ دیکھ حیران ہوا کے شازمہ بلکل اس کے سامنے کھڑی مسکرا کر اپنا تعرف کروا رہی ہے۔۔۔

"وَعَلَیکُم السَّلام وَرَحمَۃُ اَللهِ وَبَرَکاتُہُ۔۔۔۔ بچی۔۔۔۔ یہ لفٹ تم نے رکوائی ہے ناں ؟؟" منان نے ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔ تو شازمہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"جی۔۔۔اور پلیز مجھے بچی کہنا بند کرؤ۔۔۔میں پورے بیس سال کی ہوں" شازمہ چڑ رہی تھی منان کے خود کو بچی کہہ کر مخاطب کرنے پر۔۔۔

"میں 25 سال کا ہوں۔۔" منان اپنی عمر خاصہ جتاتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔۔۔"تمہیں لگتا ہے مجھے بے۔بی سیٹر کی ضرورت ہے؟؟؟۔۔۔۔" منان کا گمان تھا کے شازمہ انکار ہی کرے گی۔۔۔

"ہاں۔۔مجھے لگتا ہے تم جیسے بگڑے ہوئے بچے کو سخت ضرورت ہے" شازمہ نے اس کی توقع کے بالکل برعکس جواب دیا تھا۔۔۔۔

"تم بیس سال کی بچی۔۔۔مجھے۔۔۔عبدالمنان کو بیگڑا ہوا بچہ کہ رہی ہو؟؟؟" منان اس کی زندہ دلیری دیکھ ۔۔۔۔حیران تھا۔۔۔

"جی بلکل۔۔۔۔" شازمہ نے ڈٹ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال جواب دیا۔۔۔۔

"او۔کے۔۔۔تو دیکھتی جاؤ یہ بگڑا ہوا بچہ تمہیں کیسے بھگاتا ہے۔۔۔۔۔۔بے بی سیٹر جی" منان نے شازمہ کے چہرے کے قریب اپنا حسین چہرہ کیا تو وہ گھبرا کر ہلکا سہ پیچھے ہٹی۔۔۔منان نے طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے ۔۔۔آنکھوں میں شرارت بھرے انداز میں کہا۔۔۔

توشازمہ نے گھبرا کر اپنا تھوک نیگلا تھا۔۔۔۔اسے شدید احساس ہوا کہ وہ غلط انسان سے پنگا لے بیٹھی ہے۔۔۔پر اگلے ہی لمحے وہ اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔۔بھرم سے بولی"میں بھاگنے والوں میں سے نہیں۔۔۔ایک بار ذمہ داری لے لی تو پوری کر کے ہی جاوں گی۔۔۔۔" اتنا کہنے کے بعد اس نے منان کے گال نوچتے ہوئے توتلا کر کہا"او۔کے چھوٹے بے۔بی۔۔۔۔چلو۔۔۔۔گھر چلو جلدی۔۔۔۔آپ کی بے۔بی سیٹر آپ کو سریلیک بنا کر دے گئی۔۔۔" شازمہ نے پر اعتماد مسکراہٹ لبوں پر سجائی ی۔۔۔۔

اس کا ہاتھ خود ہی تھام کر آگے چلنے لگی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میری پیاری ڈارلنگ۔۔۔" منان نے اگلے ہی لمحے ایک پیاری سی مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجائی تھی۔۔۔۔ جیسے اس کے خرافاتی دماغ میں اب کسی شیطانی آئیڈیے نے جنم لے لیا ہو۔۔۔۔۔۔

منان نے اپنی باہیں پھیلا کر شازمہ کی کمر کو حصار میں لے کر اسے اپنے قریب کیا۔۔۔ تو وہ غصے سے بپھر اٹھی۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟۔۔۔" اس نے منان کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔ شازمہ کے چہرے پر جھلکتا ہوا غصہ مانو اسے لطف دے رہا ہو۔۔۔۔ اس کے چہرے پر ایک پُراسرار مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"کھیل شروع کرنے سے پہلے اپنے مقابل کو اچھی طرح جان لینا چاہیے۔۔۔۔" یہ کہتے ہی اگلے ہی لمحے منان نے بغیر کسی کی پرواہ کیے شازمہ کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر زور سے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔ جس کے نتیجے میں وہ نازک گڑیا اُس سنگ دل کے سینے سے آلگی تھی۔۔۔

"جانِ من۔۔۔۔ تم نے ہاتھ پکڑ کر شروع کیا ہے گیم۔۔۔ اب میری باری۔۔۔۔ تمھیں ہاتھ اچھا لگا۔۔۔ تم نے ہاتھ تھاما۔۔۔۔" یہ کہہ کر مزید اس کے کانوں کے قریب آکر سرگوشی کرتے ہوئے "مجھے تمھاری کمر اچھی لگی۔۔۔ میں نے اسے پکڑ۔۔۔۔" ابھی منان بول ہی رہا تھا کے شازمہ غصے سے بھڑک اٹھی۔۔۔ اس نے ایک زوردار تماچہ منان کے منہ پر دے مارا۔۔۔۔

جواب میں منان کے چہرے پر ایک عجیب مسکراہٹ تھی۔۔۔ مانو وہ پہلے ہی تیار تھا اس تھپڑ کے لیے۔۔۔۔۔۔

شازمہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ الجھ گئی تھی۔۔۔۔ "مجھے لڑکیوں کا خود کو چھونا بلکل پسند نہیں۔۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔۔ تمہاری لمٹس ہیں۔۔۔۔ مگر عبدالمنان کی کوئی لمٹس نہیں۔۔۔" اس کے چہرے پر

مسکراہٹ۔۔۔پر آنکھوں میں شولہ باری تھی۔۔۔لفظوں کو اتنا جماؤ دے کر ادا کیا تھا کہ جیسے ورن کر رہا ہو۔۔۔کہ آئندہ بھولے سے بھی چھونے کی ہمت نہ کرنا۔۔۔

"چلیں" کہ کر مسکراتا ہوا وہ آگے چل دیا۔۔شازمہ اس کی شخصیت دیکھ الجھ کر رہ گ ئی ی تھی۔۔۔

"یہ ہے کیا چیز؟؟؟۔۔۔پل میں تولہ پل میں ماشا۔۔۔کتنی کمپلیکیٹڈ ہے اسکی شخصیت۔۔۔۔یا خدا۔۔"وہ ابھی انہی سوچوں میں الجھی تھی۔۔۔

"چلو گی بچی؟؟۔۔۔یا میں جاؤ ں؟؟؟"نا جانے کیا دل میں سمائی ی خود رک کر۔۔۔شازمہ کو دیکھ استفسار کرنے لگا۔۔۔

"کہاناں میں بچی نہیں ہوں" وہ چڑتے ہوئے بول کر اس کے پیچھے آئی ی تھی۔۔۔

"سر یہ تو کمال ہو گیا۔۔۔۔منان سر خود مس شازمہ کو لے جانے کے لیے تیار ہو گئے" سیکریٹری نے شہاب صاحب کو دیکھ مسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"ھمممم۔۔۔۔۔میں بھی اس کمال پر ابھی حیرت کے غوطے کھا رہا ہوں۔۔۔"شہاب صاحب منان کو شازمہ کے ل ئی ے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھاتے ہوئے دیکھ۔۔۔بے یقینی سے کہ رہے تھے۔۔۔۔

"بچی پانی لا کر دینا" منان صوفے پر آرام سے لیٹا ہوا شازمہ کو زور زور سے پکار لگا رہا تھا۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوئی ی تو یہ دیکھ اس کے ہوش اڑے کے جو کمرہ ابھی وہ پانچ منٹ پہلے اچھی طرح صاف کر کے نیکلی تھی۔۔۔وہ اب پھر سے بکھرا پڑا تھا۔۔۔

پورے بیڈ پر کپڑے تھے۔۔۔ بیڈ کی چادر زمین بوس تھی۔۔۔ صوفے کے کشن بھی زمین کا مزا چکھ رہے تھے۔۔۔ پرفیومز کی ساری بولتوں کے کیپ تک کھولے پڑے تھے۔۔۔ باتھ روم کی ٹاول کمرے کے مین دروازے پر لٹکی تھی۔۔۔۔ چپس۔۔ بسکٹ۔۔ نمکو کے خالی ریپر پورے کمرے میں بکھرے نظر آرہے تھے۔۔۔ منان کا پورا کمرا کچرا خانے کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔ جیسے دیکھ وہ اب منان پر پیچ و تاب کھا رہی تھی جو اسے دیکھتے ہی پیاری سی دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اپنی ٹانگیں سامنے شیشے کی میز پر رکھ کر اس کے غصے سے لطف اندوز ہونے لگا۔۔۔

"پہلے پانی لا دو مجھے۔۔۔ پھر صاف کر لینا" منان اسے غصے میں کپڑے ہینگر کر کے الماری میں رکھتا دیکھ۔۔۔ مزید مرچیں لگانے کے لئے بے صبرا ہو کر گویا ہوا۔۔۔۔ جس پر جوابًا شازمہ نے غرا کر دیکھا۔۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔ کمرہ تم نے گندا کیا ہے تو صاف میں کیوں کر رہی ہوں؟؟؟" شازمہ کا پارا ہائی ہو گیا تھا منان کو یوں ہنس ہنس کر ٹی۔وی پر شو دیکھتے ہوئے دیکھ۔۔۔ وہ ٹی۔وی اور اس کے درمیان حائل ہو کر۔۔۔ دونوں ہاتھ فولٹ کر اسے تیمور چڑھائے۔۔۔ کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"تو کس نے کہا ہے میری بے۔بی سیٹر کی جاب کرنے کے لئے۔۔۔؟؟؟۔۔۔ اب سامنے سے ہٹو۔۔۔ میرا شو مِس ہو رہا ہے۔۔۔" منان لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔

"کیونکے ضرورت ہے مجھے اس جاب کی۔۔۔۔ تم جیسے امیر زادے کیا جانیں۔۔۔ پیسوں کی اہمیت کو" شازمہ جذباتی ہو کر بولی۔۔۔

"اووو۔۔۔۔بچی۔۔۔۔۔یہ پیسوں کی اہمیت کا لیکچر تب دینا جب مجھے نیند نہ آرہی ہو۔۔۔" اس کی بات شازمہ کو احساس دلا رہی تھی کے منان نہایت ہی بے حس لڑکا ہے۔۔۔۔

"تم۔۔۔ نہایت ہی بے حس ہو۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے کہ کر اسے گھورنے لگی۔۔۔

"اوووو۔۔۔بے حِس۔۔۔۔سننے میں تو مزے دار ساؤنڈ کر رہا ہے۔۔۔زبردست منان۔۔۔ آج تم نے اپنے القابات میں ایک ن ئی ے لقب کا اضافہ کر لیا۔۔۔ آئی ریلی پراؤڈ آف یو۔۔" منان فخر سے اپنی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے خود کو داد دینے لگا۔۔۔۔

شازمہ اس کی بے حسی کی انتہا دیکھ پاؤں پٹکتے ہوئے چلی گئی۔۔۔

"اچھا سنو بچی۔۔۔پانی تو لا دو یار" منان مسکراتے ہوئے مزید تپانے لگا۔۔۔

"زہر لا دوں؟؟؟" وہ جل کر بولی

تو منان مسکراتے ہوئے۔۔۔ "بلکل۔۔۔ میں تو خود چاھتا ہوں۔۔۔ ایک کام کرؤ۔۔۔ چائے میں ملا کر دے دو۔۔۔بس چینی زیادہ رکھنا۔۔۔ موت بھی میٹھی میٹھی آئے تو مزا آجائے گا موت کا" اس نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے پر سکون انداز میں کہا تو شازمہ منہ بسور پاؤ ں پٹکتی ہوئ ی چلی گ ئ ی۔۔۔

"بچی۔۔۔ کیا ہوا؟؟؟؟۔۔۔ارادہ کینسل تو نہیں کر دیا مجھے زہر دینے کا؟؟؟۔۔" اس کے سوال پر شازمہ کا دل چاہا اس کی چٹنی بنا ڈالے۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے "اگر تم مجھے اسی طرح تنگ کرتے رہے تو مجھے یقین ہے۔۔۔ میں نے ایک دن خونی ضرور بن جانا ہے۔۔۔"

اس کی بات سن منان کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔

"ویسے۔۔۔ صبر کا لیول کیا تمھارا؟؟؟۔۔" منان تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"کیوں ؟؟؟۔۔۔ تمھیں کیوں جاننا ہے ؟؟؟" وہ کام چھوڑ۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح کی تیور چڑھائے پوچھ رہی تھی۔۔۔ اپنی نازک کمر پر ایک ہاتھ ٹیکاتے ہوئے۔۔۔

"کیونکے جب تمھارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گا تبھی تو مجھ بیچارے ہینڈ سم سے لڑکے کو زہر ملے گا۔۔۔" منان نے معصومانہ چہرہ بنائے کہا تو شازمہ اس کے پاس آکر

"تم ہر وقت ایسی باتیں کیوں کرتے ہو ؟؟۔۔۔ اتنی پیاری عیش و عشرت سے بھری زندگی ہے تمہاری۔۔۔ پھر بھی" وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

وہ یہ سوال کافی جذباتی ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ منان بھی سنجیدہ سہ چہرہ بنا کر

"کیونکہ ایسی باتیں کرنے سے مجھے سکون ملتا ہے۔۔۔ اور رہی اس عیش و عشرت سے بھری زندگی کی بات ۔۔۔تو۔۔۔ مجھے نہیں چائیے۔۔۔" اس نے سپاٹ سہ جواب دیا۔۔۔

"اس طرح کی باتیں ناں تم جیسے بھرے پیٹ لوگ ہی کر سکتے ہیں۔۔۔ جنھیں زندگی کی کوئی ی قدر نہیں ۔۔۔ جنھیں آرام سے بیٹھ کر بستر پر ہی ناشتہ اور کھانا ملتا ہے۔۔ کبھی جا کر دیکھو کہ دو وقت کی روٹی کمانے کے لئے ایک مزدور کتنی محنت کرتا ہے۔۔۔۔۔ کتنی مشکل سے اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے۔۔۔۔ ایک غریب آدمی ہر روز اپنی زندگی کی ایک نئی جنگ لڑتا ہے۔۔۔۔۔" شازمہ جذباتی ہو کر اسے اصل زندگی کی سے روشناس کرا رہی تھی۔۔۔ جو مشکلوں اور دشواریوں سے بھری ہے۔۔۔

شازمہ کی نظر میں۔۔۔۔۔۔

وہ اصل زندگی سے بے خبر اے۔ سی والے روم میں بیٹھ کر اپنی عیش و عشرت سے بھری زندگی کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔

اس کی جذباتی تقریر پر منان نے زور زور سے تالیاں بجانا شروع کر دیں۔۔۔ ”کیا لیکچر دیتی ہو بچی۔۔۔ آہہہہ۔۔۔۔ قسم سے آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔“ منان اپنے مصنوعی آنسو صاف کر۔۔۔ کان میں انگلی گھومانے لگا۔۔۔ گویا کے کوفت کا اظہار کر رہا ہو۔۔۔

”منان کیا واقعی تمھاری زندگی کا کوئی گول نہیں ہے؟؟؟“ شازمہ نے پر امید نظروں سے اس کی جانب دیکھ سوال کیا۔۔۔۔

”کس نے کہا؟؟۔۔۔ہے۔۔۔ بلکل ہے“ منان کھڑا ہو کر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔ تو شازمہ بڑے اشتیاق سے ۔۔۔

”وہ کیا؟؟“

”ایک بار پھر خودکشی کی کوشش کرنا۔۔۔“ اس کے کہتے ہی شازمہ نے زور سے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر دے مارا۔۔۔

”اففففف منان۔۔۔ تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔“ یہ کہ کر وہ پاؤں پٹکتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

”لو جی۔۔۔ بندہ سیرس ہے۔۔۔ پر کوئی سیرس نہیں لیتا۔۔۔ جا یار منان۔۔ تیری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے معاشرے میں“ وہ منہ بسور کہتا ہوا واپس شو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔

”منان یار۔۔۔ کوئی جگہ چاہیے فلم کی شوٹنگ کرنے کے لیے۔۔۔۔“ نعمان پریشان ہو کر اسے کال پر بتانے لگا۔۔۔

"اووو۔۔۔تو یہ بات ہے۔۔۔۔۔۔میں یہیں کہوں اسے آج میری یاد کیسے آگ ئی ی۔۔۔۔بیٹا میں سمجھ گیا تھا ۔۔۔تجھے مجھ سے ضرور کوئی ی کام پڑا ہے۔۔۔ تبھی اتنے سالوں بعد یاد کر رہا ہے۔۔۔اف یہ مطلبی لوگ۔۔۔۔" منان اس کی بات سن طنزیہ مسکرا کر سوچنے لگا۔۔۔

"تو اس میں۔۔۔۔میں تیری کیا مدد کر سکتا ہوں؟؟؟۔۔" منان بے زاری سے گویا ہوا۔۔۔۔

"کسی جگہ کا انتظام کر دے یار۔۔۔جیسے کوئی ی پرانی سی حویلی۔۔۔۔"نعمان کو یقین تھا کے منان آرام سے کسی فلمی لوکیشن کا انتظام کر سکتا ہے۔۔۔۔

"او۔کے۔۔۔میں دیکھتا ہوں" منان یہ کہ کر کال کاٹنے لگا۔۔۔

"یار۔۔۔پلیز۔۔۔۔پوری کوشش کرنا"نعمان نے پھر ایک بار التجائی یہ انداز میں کہا۔۔۔

"او۔کے۔۔۔تو فکر مت کر۔۔۔۔جس مطلب کے لئے تو نے یاد کیا ہے۔۔۔وہ مطلب ضرور پورا کر دوں گا تیرا۔۔۔۔" منان نے بھگو کر جوتا مارا تھا۔۔۔

"نہیں یار۔۔۔ایسی بات۔۔۔۔"ابھی نعمان بول ہی رہا تھا کے منان نے کال کاٹ دی۔۔۔

"بوڑھے بابا کہاں ہیں؟؟؟"وہ شہاب صاحب کو ڈھونڈتا ہوا نیچے لاؤنج میں آیا تھا۔۔۔۔تو شازمہ کو ٹیبل پر کھانا لگاتے ہوئے دیکھ استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"کیوں کوئی ی کام ہے؟؟"شازمہ نے ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔جس پر وہ شرارت سے مسکرا کر۔۔۔

"بلکل ڈارلنگ۔۔۔۔"کہ کر اس کے قریب آنے لگا۔۔۔

"کیا؟؟؟۔۔۔۔"وہ جتنا ایک قدم آگے بڑھتا۔۔۔شازمہ اتنے قدم پیچھے کی جانب لیتی۔۔۔وہ بغیر پیچھے دیکھے قدم لے رہی تھی۔۔۔۔

منان کی اس کے وجود پر ٹکیں ہوئی نظریں شازمہ کو نروس کر گ ئی ی تھیں۔۔۔

شازمہ منان کی آنکھوں میں چھائی ہوئی مستی کو دیکھ گھبر اکر پیچھے آہستہ آہستہ قدم لے رہی تھی کے اچانک وہ پیچھے موجود صوفے سے ٹکرا کر گرنے لگی۔۔۔ منان بجائے اسے بچانے کے اسے گرتا ہوا دیکھ ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

"تم نہایت ہی بدتمیز ہو" شازمہ غصے سے دانت پیستے ہوئے بولی اسے خود کا مزاق اڑاتا ہوا دیکھ۔۔۔

"بس کبھی غرور نہیں کیا" وہ اپنے کالر کو پکڑ۔۔۔ اتراتے ہوئے چڑھا کر۔۔۔۔۔۔ مغرور لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

"منان۔۔۔ انسان کے بچے بنے کا کیا لو گے ؟؟" شہاب صاحب منان کو شازمہ کے گرنے پر مزاق اڑاتا دیکھ ۔۔۔ اپنا سر پکڑ دانت پیستے ہوئے استفسار کرنے لگے۔۔۔

"انسان کا بچہ ؟؟؟" منان تعجب سے اپنی آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے۔۔۔۔۔۔ "وہ کیا ہوتا ہے بوڑھے بابا۔۔ ؟؟؟؟" اگلے ہی لمحے منان نے نہایت معصومانہ چہرہ بنائے استفسار کیا تو شہاب صاحب کا مارے غصے کے خون کھول گیا۔۔۔

"جو تم نے نہ بنے کی قسم کھا رکھی ہے" شہاب صاحب نے بڑی مشکل سے اپنا غصہ پینے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"دادا پوتے کے ورلڈ وار میں ہمیشہ میں کیوں پھنس جاتی ہوں" شازمہ روتو سہ چہرہ بنائے دل ہی دل سوچنے لگی۔۔۔۔

"افففف۔۔ بوڑھے بابا کبھی پیار محبت والی باتیں بھی کر لیا کرؤ۔۔۔۔ جب دیکھو کڑوا کریلا چبائے بیٹھے رہتے ہو" منان طنزیہ کہ کر شازمہ سے مخاطب ہو کر۔۔۔۔

"بچی کھانا دو۔۔۔ بھوگ لگ رہی ہے مجھے" شازمہ اس کے کہتے ہی کھانا لگانے لگی۔۔۔

"تم بھی بیٹھ جاؤ۔۔۔ کھڑی کیوں ہو؟؟؟" شازمہ کھانا لگانے کے بعد وہیں کھڑی تھی کے منان نے اسے دیکھ بیٹھنے کی آفر دی۔۔۔

جس پر وہ شہاب صاحب کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔ کیونکے اکیلے میں وہ اکثر منان کے ساتھ ایزیلی بیٹھ کر کھانا کھالیا کرتی تھی۔۔۔ پر شہاب صاحب کے سامنے وہ ہچکچا رہی تھی۔۔۔۔

شہاب صاحب شازمہ کو عجیب نگاہوں سے دیکھنے لگے۔۔۔

"میں بعد میں کھالوں گی" شازمہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔۔۔ وہ کافی امبرس فیل کرنے لگی تھی شہاب صاحب کے سامنے۔۔۔۔

اسے آج شہاب صاحب کی آنکھیں اپنے وجود پر چبتی ہوئی سی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔۔ اسے شدت سے احساس ہوا تھا آج کے وہ منان کی ملازمہ ہے۔۔۔۔ اسے زیب نہیں دیتا۔۔۔ اس کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی ٹیبل پر کھانا۔۔۔۔

"بعد میں کیوں؟؟؟۔۔۔ ہم روز ساتھ کھاتے ہیں تو آج کیوں نہیں؟؟؟" منان کے کہتے ہی شازمہ کو شہاب صاحب ترچی نگاہ سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

"تو۔۔۔ مس شازمہ آپ روز منان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتی ہیں؟؟" ان کے لہجے کی حیرت و حقارت نے منان کو ان کی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔ یہ میرے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتی کیا؟؟؟" منان نے سخت لہجے میں ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔۔

شازمہ شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں اتر گئی۔۔۔۔ اسے آج شہاب صاحب کی نظروں کی حقارت نے یاد دلایا تھا کے وہ اس گھر اور منان کی ایک معمولی سی ملازمہ ہے۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔" شہاب صاحب کے کہتے ہی منان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

"اوووو۔۔۔ تو بچی میرے ساتھ کھانا نہیں کھاسکتی۔۔۔ پر کیا بوڑھے بابا میں ایک معصومانہ سوال کر سکتا ہوں ؟؟" اس کے کہتے ہی شہاب صاحب منہ بسور کر۔۔۔

"میرے منع کرنے پر کون سہ تم چپ ہو جاؤ گے۔۔۔" ان کے کہتے ہی منان پیاری سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے۔۔۔

"شکر آپ نے میری شخصیت کو اتنا تو پہچانا۔۔۔۔ تو بات دراصل یہ ہے بوڑھے بابا۔۔۔ ہم جس نبی کے ماننے والے ہیں وہ تفریق کو پسند نہیں فرماتے۔۔۔ اور آپ کی نظروں کی حقارت اور لہجے کی چبن مجھے زہر لگ رہی ہے اس وقت۔۔۔ تو پلیز شازمہ کو آئیندہ کمتری کی نگاہ سے مت دیکھ ئے گا۔۔۔۔ آئی ی تھنک۔۔۔ اتنا ڈوس آج کے ل ئے کافی ہے۔۔۔" منان نے کڑوی گولی کو مانو شہد میں ڈبو کر پیش کیا تھا۔۔ لہجہ اتنا میٹھا جیسے شہد ٹپک رہا ہو۔۔ باتیں اتنی کڑوئ یں کے شہد سے بھی نگلنا ممکن نہ ہو۔۔۔

اگر واقعی تفریق ختم کر دی جائے اس دنیا سے۔۔۔ تو امیر اپنی دولت پر کیسے آکڑے۔۔۔

نسل قومیت کلیسا۔۔۔ سلطنت، تہذیب، رنگ۔۔۔ خواجگی نے خوب چُن چُن کے بنائے مُسکِرات۔۔۔۔۔

ہائے معاشرے نے بڑے چن چن کر بنائے ہیں مسکرات۔۔۔۔ جنھیں یہ بڑے لوگ سالوں سے قائ م رکھے ہوئے ہیں اپنی شان کے طور پر۔۔۔۔

پر عجیب بندہ تھا۔۔۔ معاشرے کے تفرقات بنانے والوں کو ایک مثال میں ہی لاجواب کر گیا۔۔۔

کے حضور ﷺ سے زیادہ نہ اعلی کوئ ی۔۔۔

نہ حضور سے زیادہ اجمل کوئی ی۔۔۔

نہ ان سے زیادہ اکمل کوئی ی۔۔

نہ ان سے زیادہ افضل کوئی ی۔۔۔

نہ ان سے زیادہ ارفع کوئی ی۔۔۔

نہ ان سے زیادہ انور کوئی ی۔۔۔۔

سب سے ابہا۔۔۔۔

سب سے آعلم۔۔۔

سب سے احسب۔۔۔

سب سے انصب۔۔۔۔۔

"چلو بیٹھو" منان نے شہاب صاحب کے غصے کو مکمل اگنور کیا تھا۔۔زبردستی شازمہ کو ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر میں بیٹھالیا۔۔

"تمھیں مزا آتا ہے ناں۔۔لوگوں کے سامنے اس طرح مجھے ذلیل کرنے میں ؟؟؟" شہاب صاحب غصے سے بپھر کر۔۔۔۔۔۔ کھڑے ہو کر بولے۔۔۔

"چلو جی۔۔۔بوڑھے بابا کا لیکچر اسٹارٹ۔۔۔" منان منہ ہی منہ بڑبڑایا۔۔۔

"سر۔۔۔پلیز۔۔۔ آپ غصہ نہ کریں۔۔۔ میں آئی یندہ خود خیال رکھوں گی" شازمہ ان کا پارا ھائے ہوتا دیکھ۔۔۔فورا کھڑی ہو کر التجائی یہ انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

"مس شازمہ۔۔۔ کل سے آپ کو جاب پر آنے کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔" شہاب صاحب اپنا سارا غصہ مظلوم شازمہ پر اتارنے لگے۔۔۔۔

"پر سر۔۔۔۔ میرا تو کنٹریکٹ ہے ایک سال کا" شازمہ بیچارگی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

"آپ بے فکر رہیں۔۔۔ وہ کینسل ہو جائے گا۔۔۔ میرے آفس آکر اپنا حساب کر لیجئے گا" شہاب صاحب نے اس کی ایک نہ سنی۔۔۔

"یہ کیا ہو گیا" شازمہ ان کے جاتے ہی اپنا سر پکڑ بیٹھی تھی۔۔۔

جس پر منان کے چہرے پر ایک پُر سرار مسکراہٹ بکھر آئی ی تھی۔۔۔۔

"چلیں بے۔بی سیٹر جی۔۔۔۔ ٹاٹا۔۔۔" منان مسکرا کر کہتا ہوا چ ئی یر سے کھڑا ہوا۔۔۔

"کہا تھا ناں۔۔۔ دیکھتی جاؤ۔۔۔ تمھیں کیسے چلتا کرتا ہوں۔۔۔۔ اپنے مقابل کو کبھی ہلکا نہیں لینا چائی یے۔۔۔ میری بھولی بے۔بی سیٹر جی۔۔۔۔" منان نے اس کے کان میں ہلکے سے سرگوشی کی تو وہ حقا بقا نگاہوں سے اس کی شیطانی مسکراہٹ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"تم نے آپ جان کر کیا یہ سارا تماشہ ؟؟؟" وہ معصوم لڑکی حیرت سے منان کا چہرہ تک رہی تھی۔۔۔۔۔

"ہمممم۔۔۔۔۔۔ میں بوڑھے بابا کی دوکھتی نبض سے اچھی طرح واقفیت رکھتا ہوں۔۔۔" وہ مفاہمانہ انداز میں۔۔۔۔ ایک آنکھ دبا کر اُسے دیکھ۔۔۔۔۔۔ مسکرا کر چل دیا۔۔۔۔

"منان میں تمھیں سمجھ نہیں پاتی۔۔۔۔ تم کبھی کبھی مجھے شیطان لگنے لگتے ہو" شازمہ کدروت سے بھری نگاہ اس کے وجود پر گڑائے گویا ہوئی ی

”اگر اتنی آسانی سے سمجھ میں آجاؤں۔۔۔تو عبد المنان کیسے ؟؟“ وہ معنی خیز انداز میں مسکراتا ہوا کہہ کر چل دیا۔۔۔۔

******--------******

”سر پلیز اٹھ جائیں۔۔۔دوپہر کے تین بج چکے ہیں“ سرونٹ نواب صاحب کو جگانے کی ناکام کوشش کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

”جاؤ بچی تنگ نہ کرؤ“ معمول کے مطابق منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔۔تو ذہن نے کام کیا۔۔۔کہ اس بیچاری کو تو وہ کل رات ہی جاب سے نیکل وا چکا ہے۔۔۔۔

”یہ کیا بات ہوئی۔۔۔میں اسے یاد کر رہا ہوں ؟؟“ منان اچانک سے کہتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔

وہ اپنے دل کی اس انجانی کیفیت پر کافی تعجب میں تھا۔۔۔۔

اسی لمحے سیل رنگ ہوا۔۔۔نعمان کی کال دیکھ منہ بسورنے لگا۔۔۔۔

”سرو تمھیں پتا ہے مجھے سب سے زیادہ کس چیز سے نفرت ہے ؟؟“ وہ اپنے سرونٹ سے ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔جس پر اس نے جواباً لاعلمی میں نفی میں گردن کو جمبش دی۔۔۔۔۔

”ان مطلبی لوگوں سے۔۔۔“ وہ سیل پر کدروت بھری نظر ڈالے۔۔۔۔نعمان کی تصویر جو موبائل اسکرین پر شو ہو رہی تھی اسے دیکھ بولا۔۔۔۔

”او۔نووو۔۔۔۔اب یہ آدھا گھنٹہ دماغ چبائے گا۔۔۔منان منان کر کے“ منان بے زاری سے منہ بسور کہنے لگا۔۔۔

”ہیلو“ منان نے بے دلی سے کال ریسیو کی۔۔۔۔

"ہمارے یہاں سلام کرتے ہیں۔۔۔ یہ ہیلو ہائے انگریزوں کا طریقہ ہے" نعمان نے ٹوکتے ہوئے کہا۔ تو منان کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

"ہمارے یہاں خلوص سے ملتے ہیں۔۔۔ یہ مطلبی بن کر ملنا بھی انگریزوں کا طریقہ ہے" اس نے بھی ٹکا کر ذلیل کیا تھا۔۔

"یار۔۔۔ تو کیا برا مان گیا؟؟" نعمان اس کا جواب سن شرمندہ سہ ہو گیا تھا۔۔۔ اپنی جھجک مٹانے کے لیے پوچھنے لگا۔۔۔

اس گمان سے کے منان سامنے سے دل رکھنے کے لیے انکار ہی کرے گا۔۔۔

"اب تیرے جیسوں کی باتوں کا بھی برا مانے گا منان۔۔۔ سوری۔۔۔۔ اتنا لیول لو نہیں ہے۔۔۔" منان نے تو اچھا خاصہ ذلیل کر ڈالا تھا۔۔۔ اس کا جواب دینے کا انداز بھی نہایت حقیرانہ تھا۔۔۔

نعمان اس کا جواب سن شرمندگی کی اتھا گہرائیوں میں گڑ گیا تھا۔۔۔

"چھوڑ یار۔۔۔ ایک دسرے کی ٹانگ کھینچنا تو لگا ہی رہے گا۔۔۔ جس کام کے لئے فون کیا ہے پہلے وہ کر لیتے ہیں۔۔۔" نعمان اب ڈارئی ک اصل موضوع پر آ گیا تھا۔۔۔

"بولو۔۔۔ سن رہا ہوں" منان بےزاری سے

"مجھے ایک حویلی مل گئی ی ہے۔۔۔ میں اسے رینڈ پر لینے کی سوچ رہا ہوں۔۔۔ بس وہ تھوڑی ٹوٹی پھوٹی ہے۔۔۔۔۔ اگر تو آ کر ہمارے ساتھ آج وہ حویلی دیکھ لے تو اچھا رہے گا۔۔۔" نعمان کی بات سن منان فورا بول پڑا۔۔۔

"چل ٹھیک ہے۔۔۔ لوکیشن اور ٹائم میسج کر دے میں پہنچ جاؤں گا"

نعمان کو یقین نہیں آرہا تھا کے منان اتنی آسانی سے مان گیا حویلی دیکھنے کے لئے۔۔۔۔ بغیر کوئی منت سماجت کے۔۔۔

"چل ٹھیک ہے۔۔۔ میں بھیجتا ہوں۔۔۔ اور۔۔۔" نعمان ابھی بول ہی رہا تھا کے منان نے کال کاٹ دی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ منان۔۔۔ یار۔۔۔۔ کال کاٹ دی۔؟؟؟۔۔" نعمان اپنا سیل دیکھ تعجب سے۔۔۔۔

پھر منہ بیگاڑتے ہوئے "بات تو پوری سن لیتا"۔۔۔

*****------*****

"بچی تم یہاں؟؟" منان حیران تھا شازمہ کو سوئمنگ پول کے پاس کھڑا دیکھ۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ کیوں نہیں آسکتی؟؟؟۔۔۔۔" شازمہ نے مسکراتے ہوئے پُر امید نظروں سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

"بولنا تو چاہتا ہوں کے نہیں آسکتیں۔۔۔۔ پر۔۔۔۔ کم بخت دل کہنے نہیں دے رہا" منان شوخ نگاہوں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔

"فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟؟؟" شازمہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔۔ ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔

"ہہہہہہہ۔۔۔۔۔۔۔" وہ کافی کھینچتے ہوئے۔۔۔۔۔ "بچی تم میرے ٹائپ کی نہیں۔۔۔۔" منان نے ذرا اکڑ کر۔۔۔۔ اسی کی طرح دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔۔ بے نیازی سے کہا۔۔۔۔

"پر تم چاہو۔۔۔۔ تو میں تمھیں یہ شرف بخشنے کی سوچ سکتا ہوں" اس نے بے نیازی سے کہا تھا۔۔۔۔۔ شازمہ کے چہرے کے قریب آکر۔۔۔۔۔

اس کی بات سن شازمہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔۔

"تم" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔

"ہاں میں۔۔۔۔ کافی ہینڈسم ہوں ناں۔۔۔" منان اترا کر آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے۔۔۔اس کے بھولے سے چہرے کے مزید قریب آکر چھیڑنے لگا۔۔۔۔

"ہینڈسم اور تم۔۔۔۔ شکل دیکھو جا کر آئینے میں۔۔۔۔ بندر کہیں کے۔۔۔۔" شازمہ نے برا سہ منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔ تو جواباً منان مسکراتے ہوئے۔۔۔

"آئینے میں تو ہر روز دیکھتا ہوں۔۔۔ آج دل کو چاہ ہے۔۔۔ان گھنی پلکوں کے سائے میں جو شہد رنگ آنکھیں ہیں۔۔۔۔ان میں اپنا عکس دیکھنے کی۔۔۔۔" وہ رومانس بھری نگاہوں سے شازمہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کل تم نے مجھے جاب سے نیکلوایا۔۔۔ اور آج مجھ سے فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ تمھیں ذرا سی بھی شرم آتی ہے ؟؟" وہ غصے سے بولی۔۔۔۔

"ھائےئےئےئے۔۔۔۔۔ مجھے بڑی شرم آتی ہے قسم سے" منان شازمہ کا دوپٹہ ہاتھ میں لے کر۔۔۔۔۔اس سے اپنا خوبصورت رخسار چھپاتے ہوئے۔۔۔ شرمانے کی اداکاری کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔ جیسے دیکھ شازمہ نے فوراً اپنا دوپٹہ اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا۔۔۔۔

"کیوں اچھا نہیں لگ رہا شرماتے ہوئے ؟؟؟" منان اسے چڑتا ہوا دیکھ خوب مزے لے رہا تھا۔۔۔۔

"زہر لگ رہے ہو" وہ غراتے ہوئے بڑی بڑی آنکھیں کر۔۔۔۔۔ کافی جتاتے ہوئے بولی۔۔۔۔ جس پر وہ مزید مسکرانے لگا

"مس شازمہ۔۔۔۔ آپ یہاں ؟؟" ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کے شہاب صاحب وہاں آکر اسے دیکھ تعجب سے گویا ہوئے۔۔۔۔

"یس سر۔۔۔ وہ آپ سے معافی مانگنے آئی ی تھی۔۔۔ سوچا ایک بار پرسنلی معافی مانگ لوں۔۔" شازمہ نے نظریں جھکائے معافی طلب کی۔۔۔

"معافی کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔ اس الو کے پٹھے نے میری ذھنیت سے کھیلا ہے کل رات۔۔۔ آپ نے اچھا کیا کے مجھے ریکارڈنگ سینڈ کر دی۔۔۔۔" شہاب صاحب کی بات سن منان کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ اب اس کی باری تھی حیرت کے غوطے کھانے کی۔۔۔۔

"جتنا تم ان فالتوہ حرکتوں میں اپنے ذہن استعمال کرتے ہو۔۔ اگر اس کا صرف آدھا حصہ کاروبار میں استعمال کر لو تو آج ہمارا بزنس آسمانوں کی اونچائیوں کو چھو رہا ہو۔۔" شہاب صاحب منان پر بھڑک کر بولے۔۔۔

"بوڑھے بابا مجھے ڈر لگتا ہے" منان نہایت معصومانہ چہرہ بنائی ے خوفزدہ ہو کر بولا۔۔۔

منان نے اس قدر سنجیدگی سے کہا۔۔۔ کہ شازمہ بھی تجسس میں پڑ گ ئی ی۔۔۔۔

"کس بات سے ڈر لگتا ہے تمھیں ؟؟؟" شہاب صاحب کافی نرمی سے استفسار کرنے لگے۔۔۔

"کے۔۔۔۔کے۔۔۔۔۔۔" وہ بولنے میں کافی ہچکچا رہا تھا۔۔

"بولو منان۔۔۔ ایسی کیا بات ہے جو تمھیں خوفزدہ کر رہی ہے ؟؟؟" شہاب صاحب بے صبری سے بول اٹھے۔۔۔

"کے۔۔۔ کہیں آپ کی کمپنی میں دماغ لگانے سے۔۔۔ میرا دماغ ہی ختم ہو گیا تو" اس نے جذباتی ہونے کی ایسی اداکاری کی۔۔۔ کے اس کے کہے پورے جملے کو شازمہ اور شہاب صاحب نے سنجیدگی سے سنا تھا۔۔۔۔

اس کی بات سن شہاب صاحب کا دل چاہا اپنا سر دیوار سے دے ماریں۔۔۔۔

شازمہ کا حال بھی جدا نہ تھا۔۔ اس نے اپنا ہاتھ زور سے اپنی پیشانی پر دے مارا۔۔ ۔۔۔

"منان۔۔۔۔ میں اپنا بلڈ پریشر ہائی نہیں کرنا چاہتا تم سے لڑ کر" شہاب صاحب غصے سے دانت پیستے ہوئے چلے گ ئ ے تھے۔۔۔

"ایک پر ایک۔۔۔ تمھیں بھی اپنے مقابل کو ہلکا لینے کی غلطی نہیں کرنی چاہئ یے۔۔۔۔" شازمہ نے اس کے کان کے پاس اپنا چہرہ لا کر اسمارٹ مسکراہٹ لبوں پر سجائے سر گوشی کی۔۔۔ "سو سنار کی ایک لوہار کی" وہ کہتے ہوئے اسے ناک منہ چڑھا کر ابھی ایک قدم اترا کر چلی ہی تھی کے منان نے اس کا ہاتھ پکڑ۔۔۔۔ اسے اپنی جانب کھینچا۔۔۔

اگلے لمحے وہ منان کے کشادہ سینے سے لگی تھی۔۔۔۔۔۔ اس کے کان کی لو کے قریب اپنا خوبصورت چہرہ کر ۔۔۔ ہلکے سے سر گوشی کی۔۔۔ "نہیں ڈارلنگ۔۔۔ ایک پر دو" یہ کہتے ہی اس نے شازمہ کو ایک لمحہ بھی سوچنے کا موقع نہ دیا۔۔۔

اور اسے بے دھڑک سوئمنگ پول میں دھکا دے دیا۔۔۔۔

"آہہہہ۔۔۔ منان۔۔۔ میں تمھیں چھوڑو گی نہیں۔۔۔" وہ پوری بھیگ گ ئ ی تھی۔۔۔ پانی پر غصے سے ہاتھ پٹکتے ہوئے منان کو دیکھ کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔ جس پر منان اطمینان سے سوئمنگ پول کے پاس بیٹھ کر۔۔۔

"میں نے تو پہلے ہی ون کیا تھا بچی۔۔۔ منان سے پنگا۔۔ تمھیں بڑا مہنگا پڑنے والا ہے۔۔ ابھی بھی وقت ہے ۔۔۔ خود ی دست بردار ہو جاؤ" منان نے لاسٹ وارننگ دیتے ہوئے کہا۔۔۔ تو شازمہ غصے سے "میں نے بھی

تمھیں چھٹی کا دودھ یاد نہ دلا دیا تو میرا نام بھی شازمہ نہیں" اس نے جواب بڑے بھرم سے دیا تھا۔۔۔ جس پر وہ مسکراتے ہوئے اس پر پانی اچھالنے لگا۔۔۔

"منان۔۔۔" پہلے تو وہ اپنا چہرہ کور کر رہی تھی پانی سے بچنے کے ل ئے۔۔۔

"تم بھی لو۔۔۔" اب شازمہ نے بھی جوابی کارروائی شروع کر دی تھی۔۔۔

"سردی لگ جائے گی۔۔۔ چلو باہر آؤ" منان نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔

"تمھیں لگتا ہے۔۔۔ میں تمھارا ہاتھ تھامنے کی بے وقوفی کرؤں گی؟؟" شازمہ طنزیہ کہ کر خودی ہاہر آگ ئی ی تھی۔۔۔

منان کی نظر جب اس کے گیلے وجود اور اس میں جھلکتی ہوئی ی اس کی دودھیا رنگت پر پڑی۔۔۔ تو فورا نظریں جھکا لیں۔۔۔۔۔

وہاں رکھا ٹاول اس کے سر پر ڈالتا ہوا۔۔۔ نظریں جھکا کر چل دیا۔۔۔

اس کا نظریں جھکا کر جانا شازمہ کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکان لے آیا تھا۔۔۔

******--------******

وہ میسج پر بھیجی ہوئی لوکیشن پر جا پہنچا۔۔۔۔۔

اچانک سے بارش شروع ہو گ ئی ی تھی۔۔۔

وہ خود کو بھیگنے سے بچانے کے لیے بھاگتا ہوا حویلی کے اندر پہنچا۔۔۔۔

"کہاں ہو نعمان؟؟؟ میں حویلی پہنچ گیا ہوں اور عجیب بات یہ ہے کہ دروازہ پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا" منان نے کال کر کے اسے اطلاع دی تھی۔۔۔۔

"یار۔۔۔ میں راستے میں ہوں۔۔۔ اور میں نے ہی حویلی کے چوکیدار سے کہا تھا کے دروازہ کھلا رکھنے کو۔۔۔"

"پر۔۔۔ مجھے تو یہاں کوئی ی چوکیدار نظر نہیں آرہا" منان حویلی کے بڑے سے لانچ میں نظر دوڑاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"اچھا۔۔۔ ہو سکتا ہے کہیں کونے میں پڑا سو رہا ہو۔۔۔ تو وہاں رک۔۔۔ میں بس آرہا ہوں" نعمان نے کہا تو منان نے اثبات میں سر ہلا کر "اوکے۔۔۔ جلدی آ"۔۔۔

"دیکھ کر تو لگتا ہے۔۔۔ کافی سالوں سے بند پڑی ہے۔۔۔" حویلی میں گپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔ اس نے اپنے موبائل کی فلش لائٹ اون کی۔۔۔ تو لاونج میں موجود فنیچر پر سفید چادر بچھی ہوئی نظر آئی۔۔۔ جس پر مٹی کی طے جمی ہوئی ی تھی۔۔۔

وہ حویلی سے باہر گارڈن کی جانب آیا تو اسے وہاں موجود درخت کے پاس ایک لڑکی بارش میں بھیگتی ہوئی ی نظر آئی ی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو" منان نے دو تین آوازیں لگائی یں۔۔۔ اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے۔۔۔ پر دور ہونے کے سبب اس لڑکی تک وہ آواز پہنچ نہ سکی۔۔۔ وہ لڑکی دور سے سفید لباس اور کھلے ہوئے بالوں میں نظر آرہی تھی۔۔۔۔

"افففف۔۔۔ پاگل تو نہیں ہے یہ لڑکی۔۔۔۔ سردی کی بارش میں بیٹھ کر بھیگ رہی ہے۔۔۔" منان چھتری لے کر اس کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔کب سے آوازیں لگا رہا ہوں تمھیں۔۔۔تم سنتی کیوں نہیں؟؟؟؟۔۔۔اوپر سے سردی کی بارش میں بھیگ رہی ہو۔۔۔پاگل تو نہیں ہو؟؟؟؟۔۔۔"منان نے اپنی چھتری کے حصار میں جب اس لڑکی کو لیا۔۔۔تو اس نے اپنا جھکا ہوا چہرہ اٹھا کر منان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

اس حسین و پُرکشش لڑکی کا نظر اٹھا کر منان کے چہرے کی جانب دیکھنا تھا کے وہ چند ثانیوں تک تو بے حس و حرکت کھڑا اسے بے وقوفوں کی طرح ٹکر ٹکر دیکھنے لگا۔۔۔اس کے قیامت خیز حسن نے منان کے دل پر پہلی ہی نظر میں بجلیاں گرائی یں تھیں۔۔۔اس لڑکی کے انگ انگ سے نور جھلک رہا تھا۔۔۔اس کا حسن مدہوش کن تھا۔۔۔آبشار کی طرح گرتے ہوئے چمکدار سیاہ بال۔۔۔چمکدار سبز آنکھیں۔۔۔ہونٹ گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند۔۔۔اس کا لباس نہایت باریک۔۔۔۔اوپر سے وہ پوری بھیگی بھیگی سی تھی۔۔۔

منان اس کے حسن کے طلسم میں ایسا کھویا کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گیا۔۔۔۔

"زرمین تم آگ ئی ی؟؟؟۔۔۔"وہ لڑکی بلک کر بولی۔۔۔اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسوں موتیوں کی طرح بہہ رہے تھے۔۔۔۔آنکھوں میں آنسوں کے سبب اسے دھندلا نظر آ رہا تھا۔۔۔اس نے گمان کیا۔۔۔۔زرمین آئی ی ہے۔۔۔

اس کی دلکش آواز نے منان کا طلسم توڑا تھا۔۔۔

"تمھیں سردی لگ جائے گی۔۔۔"منان نے چھتری اس کی جانب بڑھائی ی تو اس نے فوراً تھام لی۔۔۔اب وہ حسین لڑکی دونوں کو چھتری سے ڈھانپ رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ منان کو سر سے پاؤں تک بغور دیکھ رہی تھی۔۔۔

منان نے تیزی سے اپنا کوٹ اتار کر اس لڑکی کی جانب بڑھایا۔۔۔

"لاؤ چھتری مجھے دو۔۔۔اور یہ پہنو۔۔۔" منان نے چھتری اس کے ہاتھ سے لی۔۔۔۔وہ لڑکی یہ دیکھ مسکرا دی کے منان ایک بار بھی اس کی جانب نظر نہیں اٹھا رہا۔۔۔ مسلسل اپنی نظریں زمین پر جمائے ہوئے ہے۔۔۔۔

"منان۔۔۔۔ منان۔۔۔کب سے آواز لگا رہا ہوں۔۔۔ کہاں گم ہو؟؟؟" وہ لڑکی کوٹ پہنے لگی تو منان چھتری پکڑ کر نظریں جھکائے کھڑا ہو گیا۔۔۔اتنے میں کسی نے پیچھے سے اپنا بھاری سہ ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔۔۔وہ پلٹا تو نعمان کھڑا تھا۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔میں نے سنا نہیں۔۔۔" منان نے اس کی جانب مکمل متوجہ ہو کر جواب دیا۔۔۔

"یہاں گارڈن میں کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔وہ بھی اتنی تیز بارش میں؟؟" نعمان کے استفسار پر۔۔۔

"کچھ نہیں یار۔۔۔اس لڑکی کی وجہ سے آیا تھا" منان کے جواب دیتے ہی نعمان تعجب سے پیچھے کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔

"کون سی لڑکی؟؟" نعمان مضحکہ خیز انداز میں۔۔۔

"یار۔۔۔یہ" جیسے ہی منان کہتے ہوئے پیچھے پلٹا۔۔۔اس کے الفاظ مارے حیرت کے منہ میں ہی پھنس گ ئی ے۔۔۔

وہ حیران و پریشان پورے گارڈن میں نظر دوڑانے لگا۔۔۔

"کہاں گ ئی ی وہ لڑکی؟؟" منان حیران ہو کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"کون سی لڑکی؟؟؟۔۔۔۔میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا تیرے ساتھ" نعمان کے کہتے ہی اس نے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔

"تو نے اس سفید فراک والی کو نہیں دیکھا؟؟؟" منان ہکا بکا ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

”نہیں تو۔۔۔“ اس کے مسکرا کر جواب دیتے ہی منان پھر سے ایک بار پورے گارڈن کا معائنہ کرنے لگا۔۔۔

”ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔وہ یہیں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ میں نے اسے اپنی چھتری بھی دی تھی۔۔۔اور اپنا کوٹ بھی۔۔۔“ منان پریشان تھا کے وہ حسین لڑکی یوں اوجھل کیسے ہو گئی۔۔۔

”اندر چل یار۔۔۔اس لڑکی کو بعد میں ڈھونڈ لیں گے“ نعمان کے کہنے پر وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اس کے ساتھ حویلی کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔

”بابا اٹھو۔۔۔لائٹ اون کرؤ حویلی کی“ نعمان کی نظر حویلی کے بوڑھے چوکیدار پر پڑی۔۔۔جو زمین پر صوفے سے ٹیک لگائے سو رہا تھے۔۔۔

”کیسے غائب ہو گئی وہ؟؟“ منان ابھی تک الجھا ہوا تھا۔۔۔

”شکر۔۔۔“ لانچ کے ساری بتیاں فانوس روشن ہوئے تو نعمان ایک گہرا سانس لیتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

حویلی نہایت بوسیدہ حالت میں تھی۔۔۔سامان پر جمی ہوئی مٹی کی طے دیکھ کر یہ اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا تھا کہ وہ سالوں سے بند پڑی ہے۔۔۔۔

”تو کیسی لگی؟؟؟“ نعمان ابرو اچکا کر۔۔۔

”ٹھیک ہے بس“ منان منہ بیگاڑتے ہوئے پورے لانچ میں نظر گھماتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

”تجھے اچھی نہیں لگی؟؟؟“ نعمان تعجب سے پوچھ اٹھا۔۔۔

”میں نے کون سہ اس حویلی سے شادی کرنی ہے۔۔۔جو مجھے اچھی لگنی ضروری ہے۔۔۔۔ تیری فلم ہے۔۔۔تو دیکھ۔۔۔ سمجھ آ رہی ہے۔۔۔تو لے لے رینٹ پر“ منان کے کہنے پر وہ سر اثبات میں ہلانے لگا۔۔۔

”اصل میں۔۔۔یہ فلم تیری بھی ہے۔۔۔و۔۔وہ“ اس کا ہچکچاہٹ سے کہنا۔۔۔۔ منان کا دماغ کھٹکا گیا تھا۔۔۔

"پلیز یہ مت کہنا۔۔۔کے میری سکرپٹ جو چوری ہو گئی تھی وہ تیرے پاس ہے۔۔۔" منان نے اسے کھا جانے والی نگاہ سے غرا کر کہا۔۔

"تو۔۔تو ویسے بھی جلا رہا تھا اسے۔۔" نعمان کے جواب پر اس کا خون کھول گیا تھا۔۔۔

"میں تو تجھے صرف مطلبی سمجھتا تھا تو، تو سالے دھوکے باز بھی نکلا۔۔۔" منان نے ایک زوردار مکا اس کے منہ پر دے مارا تھا۔۔۔

منان کے ایک جاندار مکے نے ہی اس کے منہ سے خون نیکال دیا۔۔۔

"مطلبی میں نہیں" نعمان نے شہادت کی انگلی اٹھا کر اس کی جانب کی "تو ہے عبدالمنان۔۔۔ اور ہمیشہ سے رہا ہے۔۔۔ تو نے کبھی میرے بارے میں نہیں سوچا۔۔بس چھوڑ دی یہ فیلڈ۔۔۔۔ یہ سوچ بغیر کے ایک فلم بنانے کا خواب ہم دونوں نے ساتھ مل کر دیکھا تھا۔۔۔۔ تو نے اکیلے نہیں۔۔۔۔ میں جانتا ہوں تو بہت مشکل وقت سے گزر رہا تھا۔ یقین مان مجھے بہت ہمدردی تھی تجھ سے۔۔۔۔ میرا دل بھی خون کے آنسو روتا تھا تجھے تڑپتا ہوا دیکھ۔۔۔۔ پر یار۔۔۔۔ یہ زندگی ہے۔۔۔۔ اور یہ ایسے ہی چلتی ہے۔۔۔۔ تجھ سے ہمدردی میں۔۔۔ میں اپنے خواب نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔ خاص طور پر اپنے خوابوں کے اتنے قریب آ کر۔۔۔۔" نعمان نے اپنے دل کی ساری بھڑاس ایک ساتھ ہی نکال دی تھی۔۔۔۔ جو سالوں دل میں لیے گھوم رہا تھا۔۔۔

"ہمدردی؟؟؟۔۔۔ منان نے طنزیہ کہا۔۔۔۔ "مجھے کسی کی ہمدردی نہیں چاہیے۔۔۔۔ نفرت ہے مجھے اس لفظ سے۔۔۔۔ بوڑھے بابا نے ہمدردی میں مجھے پالا۔۔۔۔ تو ہمدردی میں دوستی رکھ رہا تھا۔۔۔ افففف۔۔۔۔ یہ سارے ہمدردوں کو کسی نے میرا پتہ دے دیا ہے کیا؟؟؟۔۔۔۔ میں عبدالمنان ہوں۔۔۔ اور مجھے کسی کی ہمدردی

کی ضرورت نہیں۔۔۔یہ بات تو اور بوڑھے بابا اچھی طرح سمجھ لیں۔۔"منان کی آنکھیں غصے سے سرخ انگارے کی طرح لال ہو گئی تھیں۔۔۔

اس ہمدردی کے لفظ سے منان کو نفرت ہو گئی تھی۔۔۔اتنی کدروت کے جب کوئی یہ لفظ ادا کرتا منان کو تیر کی طرح سینے میں پیوست ہوتا ہوا گمان ہوتا۔۔۔

"منان" وہ حسین لڑکی اوپر سیڑھیوں پر کھڑی ان دونوں کی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔اس نے منان کی آنکھوں میں شدید کرب محسوس کر لیا تھا۔۔۔"اتنا درد کیوں ہے ان آنکھوں میں؟؟؟۔۔۔۔کیا اس نے بھی کسی اپنے کو کھویا ہے؟؟؟" وہ لڑکی منان کے وجود پر نظریں جمائے آہستہ سے ہمکلام ہوئی۔۔۔۔وہ ابھی بھی منان کا کوٹ پہنے ہوئے تھی۔۔۔۔

"تمھارا مسئلہ پتا ہے کیا ہے؟؟؟۔۔۔تم بچوں کی طرح روتے رہتے ہو۔۔۔زندگی نے یہ نہیں دیا۔۔۔زندگی نے وہ نہیں دیا۔۔۔تمہارے شکوے ہی ختم نہیں ہوتے۔۔۔دادا کے پیسوں پر پلنا بڑا آسان ہے۔۔۔کبھی خود محنت و مزدوری کر کے دیکھو تو پتا چلے کہ زندگی کتنی مشکل ہے۔۔۔۔"نعمان نے اسے جب دادا کے پیسوں پر پلنے کا طعنہ دیا تو منان کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔اس نے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے۔۔۔

"زندگی آسان ہے یا مشکل۔۔۔یہ سبق میں پھر کبھی سیکھ لوں گا۔۔۔ابھی تجھے تو پورا سبق سیکھا دوں۔۔۔" یہ کہ کر منان نے اگلا مکا پھر چہرے پر رسید کیا تھا۔۔۔

منان نے اسے مار مار کر دنبہ بنا ڈالا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟؟" چوکیدار نے بڑی مشکل سے منان کو اس کے اوپر سے ہٹایا تھا۔۔۔

"چل اٹھ۔۔" منان نے خود اٹھتے ہی نعمان کو اٹھانے کے ل ئی ے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

"سالے مار مار کر۔۔۔سارا میرا خوبصورت چہرہ بیگاڑ ڈالا۔۔" اس نے منان کا ہاتھ فورا تھام کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"بھڑاس پوری ہوئی ی یا ابھی اور باقی ہے ؟؟" نعمان اتنی مار کھانے کے بعد بھی مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔جس پر منان مسکراتے ہوئے۔۔۔

"اگر عروسہ کا خیال نہ ہوتا تو قسم سے لہولہان کر ڈالتا تجھے" منان کے کہتے ہی وہ حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگا۔۔۔

"تجھے پتا ہے ؟؟؟" نعمان کے چہرے پر تعجب بھی تھا اور مسرت بھی۔۔۔

"تیری زندگی کی پوری خبر رکھتا ہوں میں۔۔۔" اس کے کہتے ہی نعمان مسکرا کر گلے لگا تھا۔۔۔

"اووو۔۔۔زیادہ سینٹی نہ ہو۔۔۔" منان نے ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔جس پر نعمان نے مسکراتے ہوئے مزید مضبوطی سے اپنے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔

"منان" وہ حویلی میں داخل ہوتے ہی چیخی۔۔۔اس کی آواز پوری حویلی میں گونج اٹھی تھی۔۔۔

"یہ کون ہے ؟؟؟" نعمان ایک بھولی سی لڑکی کو حویلی میں چیختا ہوا داخل ہوتا دیکھ۔۔۔ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"یہ بچی" منان نے اسے دیکھتے ہی اپنی پیشانی پر زور سے ہاتھ مار کر چھوڑا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے چلتے ہوئے ڈائریکٹ منان کے پاس آئی ی۔۔۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی ی۔۔۔مجھے باتھ روم میں بند کر کے بھاگنے کی" اس نے آتے ہی۔۔۔نہ آؤ دیکھا۔۔۔نہ تاؤ۔۔۔اور زور سے ایک مکا منان کی ناک پر دے مارا۔۔۔

نعمان کا تو اس کی جرت پر منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔ البتہ منان اپنی ناک پکڑ کر "ہائے ہائے ظالم حسینہ میری ناک توڑ دی" کہہ کر زور سے دہائیاں دے رہا تھا۔۔۔

"یہ مجھے باتھ روم میں بند کر کے بھاگنے کے لئے ہے۔۔۔ "شازمہ نے یہ کہتے ہی اس کی ایک ٹانگ پر زور سے لات ماری جس سے وہ اپنا بیلنس برقرار نہ رکھ سکا اور زمین پر دھڑم کر کے گرا۔۔۔

اگلے لمحے وہ زمین پر چت پڑا تھا۔۔۔

"اور یہ مجھے چھوڑ کر آنے کے لئے ہے "شازمہ نے آتے ہی منان کا فل بینڈ بجا ڈالا تھا۔۔۔

"آپ کی تعریف؟؟؟ "نعمان اس کی خطرناک انٹری دیکھ۔۔۔ ذرا گھبرا کر پیچھے ہٹتے ہوئے دھیمے لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

"میں شازمہ ہوں۔۔۔ منان کی۔۔۔ "ابھی وہ اپنا تعارف کروا ہی رہی تھی کے منان نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔۔۔

"آآآآآآآآ۔۔۔۔۔"

منان اپنے دل میں۔۔۔ "بوڑھے بابا۔۔۔ یہ کیا آفت پیچھے چھوڑ دی ہے میرے۔۔۔ اگر اس نے نعمان کو بتا دیا کے یہ میری بے۔بی سیٹر ہے۔۔۔ تو مجھ بیچارے غریب کی بچی کچی عزت کا بھی فالودہ بن جانا ہے۔۔۔"

"منان اب زیادہ ناٹک مت کرؤ۔۔۔ اور اٹھو "شازمہ اب آہستہ آہستہ اس کی شخصیت کو سمجھنے لگی تھی۔۔۔

"کتنی ظالم ہو تم؟؟؟۔۔۔ بیچارا ہینڈسم وڈیشنگ لڑکا زمین پر گرا پڑا ہے۔۔۔ بجائے اسے اٹھانے کے۔۔۔ کھڑے ہو کر۔۔۔ "وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے شازمہ اس کے منہ میاں مٹھو بننے پر اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔۔۔

"ہینڈ سم اور تم ؟؟؟۔۔۔لگتا ہے آئی ینہ نہیں دیکھا کبھی "شازمہ نے حقارت سے طنز بھرے لہجہ میں کہا تو منان مسکراتے ہوئے۔۔۔

"پپو پانی ڈال۔۔۔دیکھ لوگ جل رہے ہیں میرے حسن سے "منان کے اترا کر کہتے ہی شازمہ نے اسے زبان نکال کر منہ چڑھایا تھا۔۔۔جس پر وہ مزید مسکرا کر "اچھا ہاتھ تو دو۔۔"منان نے نہایت معصومانہ چہرہ بنا کر اپنا ہاتھ اس کے آگے بڑھایا تھا۔۔۔پُر امید نظروں سے تکتے ہوئے۔۔
اس کی آنکھوں میں بھری امید نے شازمہ کو مجبور کر دیا تھا اس کی مدد کرنے کے ل ئی ے۔۔۔
"تم بھی کیا یاد رکھو گے۔۔۔۔بگڑے ہوئے نواب "وہ اکڑ کر کہتی ہوئی اس کا اپنی جانب بڑھایا ہوا ہاتھ تھام کر اٹھانے کے ل ئی ے فورس لگاتی ہے۔۔۔
"آہ "منان پہلے تو بڑی پیاری سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے رکھتا ہے پر جیسے ہی شازمہ اسے اٹھانے کے ل ئی ے اپنی طاقت کا استعمال کرتی ہے۔۔۔اسی لمحے منان ایک ہی جھٹکے سے اسے۔۔۔اپنی جانب۔۔۔نیچے کی طرف کھینچتا ہے۔۔۔کیونکے وہ اس حملے کے لیے ذہنی طور پر تیار نہ تھی۔۔۔اس ل ئی ے خود کو بچا نہ سکی۔۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ خود کو زمین پر گرا پاتی ہے۔۔۔اور منان بڑے مزے سے کھڑا ہو کر مسکرا کر اسے دیکھنے لگتا ہے۔۔۔
"تم۔۔۔منان کے بچے۔۔۔تم نہایت کمینے ہو "شازمہ اسے دیکھ کر غصے سے دانت پستے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کر رہی تھی۔۔۔

"دو پر تین۔۔۔ابھی بھی میرا پلہ بھاری ہے بچی۔۔۔۔"وہ شازمہ کو غصے سے آگ بگولہ ہوتا دیکھ خوب مزے لیتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"چلیں۔۔۔ ہم یہ حویلی رینٹ پر لینا چاہتے ہیں" نعمان نے پوری حویلی منان اور شازمہ کو دیکھانے کے بعد چوکیدار سے کہا۔۔۔۔

"صاحب۔۔۔ اس حویلی کے مالک لندن میں ہوتے ہیں۔۔۔ میں ان سے بات کر کے آپ کو جواب دے دوں گا" چوکیدار نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

"چوکیدار بابا۔۔۔۔ یہاں کوئی ی لڑکی رہتی ہے ؟؟؟" منان کے سوال پوچھتے ہی اس چوکیدار کے چہرہ کا رنگ مارے خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔۔۔۔

"تم نے اس لڑکی کو دیکھا ہے ؟؟؟" چوکیدار نے بڑی بڑی آنکھیں گھماتے اور اپنے چہرے کو پُراسرار بناتے ہوئے آہستہ سے پوچھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ باہر گارڈن میں دیکھا تھا۔۔۔ پر عجیب بات یہ ہے کے وہ اچانک سے غائی ب ہو گ ئی ی۔۔۔۔" منان ابھی بھی الجھا ہوا تھا اس حسین و جمیل لڑکی کے اچانک غائی ب ہو جانے پر۔۔۔۔

"وہ لڑکی نہیں ہے۔۔۔۔ وہ ایک روح ہے۔۔۔۔ زرمین کی روح۔۔۔۔۔۔۔" چوکیدار کے کہتے ہی شازمہ اور نعمان حیرت سے مبہوت ہو گ ئی ے۔۔۔۔۔۔۔

ایک ناقابل بیان خوف کا احساس شازمہ اور نعمان کے رگ و پے میں سرایت کر رہا تھا۔۔۔۔

"کیا کہا زرمین کی روح ؟؟؟" منان نے تعجب سے پوچھا۔۔۔۔

اسے فوراً ہی اس لڑکی کا کہا جملہ یاد آیا تھا۔۔۔ "زرمین تم آگ ئی ی"

"ہاں بچوں۔۔۔۔ مجھے مالک نے منع کیا ہے زرمین کی روح کے متعلق کسی کو بتانے کے ل ئی ے۔۔۔۔ پر یہ سچ ہے۔۔۔۔ بہت سے لوگوں نے زرمین کی روح کو خود دیکھا ہے۔۔۔۔ اتنا ہی نہیں۔۔۔ دو تین لڑکوں کو تو اس

نے مرنے کی حالت میں پہنچا دیا تھا۔۔۔۔ وہ اس حویلی میں زیادہ دن کسی کو رہنے نہیں دیتی۔۔۔" چوکیدار کی بات سن شازمہ کا خوف و دہشت کے مارے پورا بدن لرزنے لگا۔۔۔۔

وہ اس بات پر یقین دلانے پر تلا تھا کے زرمین کی روح اس حویلی میں ہے۔۔۔

"بابا۔۔۔ کیا کفریات بکتے ہو۔۔۔ ہم مسلمان ہیں۔۔۔ الحمد اللہ۔۔۔ اگر زرمین ایک روح ہے تو وہ عالَم برزخ میں ہو گی۔۔۔ اس طرح حویلی میں نہیں گھوم سکتی" منان نے پُر اعتماد لہجے میں چوکیدار کو ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔

"یہ عالَم برزخ کیا ہے ؟؟" شازمہ تجسس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

" دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالَم ہے۔۔۔ جس کو بَرزخ کہتے ہیں۔۔۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس و جن کو حسبِ مراتب اس میں رہنا ہوتا ہے اور یہ عالَم اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔۔۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو۔۔۔۔ برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔۔۔۔" منان نے جب عالَم برزخ کے متعلق بیان کیا تو چوکیدار فورا بول پڑا۔۔۔

"زرمین کی روح واقعی ہے۔۔۔ بہت لوگوں نے دیکھا ہے۔۔۔ اس کے گواہ تو تم خود بھی ہو۔۔۔ وہ لوگوں کے جسموں میں گھنس کر ان سے عجیب عجیب حرکتیں کرواتی ہے" وہ اپنے دعوے پر قائم تھا۔۔۔

"ہم مسلمان ہیں بابا۔۔۔ یہ خیال کے روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے۔۔۔ خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا۔۔۔۔ محض باطل۔۔۔۔ اور اس کا ماننا کفر ہے۔۔۔" منان کا علم ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر کی مانند تھا۔۔۔ وہ پُر اعتماد اور پورے یقین سے دعویٰ کر رہا تھا کہ زرمین کی کوئی روح یہاں نہیں ہے۔۔۔

"اگر وہ زرمین کی روح نہیں تو پھر کون ہے ؟؟؟۔۔۔میں نے ایک دو بار خود دیکھا ہے اسے۔۔۔وہ زرمین جیسی دیکھتی ہے۔۔۔"چوکیدار کے کہنے پر شازمہ نے مارے خوف کے منان کا بازو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔۔۔

"کیوں بچی کو ڈرا رہے ہو بابا؟؟؟۔۔۔۔۔میں نے کہاناں۔۔۔روحیں عالم برزخ میں ہوتی ہیں۔۔۔مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسبِ مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے۔۔۔بعض کی قبر۔۔۔۔بعض کی چاہِ زمزم شریف (زم زم شریف کے کنویں)...میں۔۔۔۔بعض کی آسمان وزمین کے درمیان۔۔۔بعض کی پہلے، دوسرے، ساتویں آسمان تک۔۔۔اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی روحیں زیرِ عرش قندیلوں میں۔۔۔اور بعض کی اعلی علیین (جنت کے نہایت ہی بلند وبالا مکانات) میں۔۔۔

جبکہ کافروں کی خبیث روحیں۔۔۔بعض کی ان کے مرگھٹ (ہندؤں کے مردے جلانے کی جگہ) یا قبر پر رہتی ہے۔۔۔بعض کی چاہِ برہُوت میں کے یمن میں ایک نالہ ہے۔۔۔بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک۔۔۔بعض کی اس کے بھی نیچے سجین (جہنم کی ایک وادی کا نام) میں۔۔۔وہ کہیں آنے جانے کا اختیار نہیں رکھتیں۔۔۔وہ قید ہیں۔۔۔۔اس لئے پلیز بابا۔۔۔ایسی فالتوہ باتیں مت کرؤ۔۔۔"منان نے تفصیلی جواب دیا تھا۔۔۔اس کا یقین کامل تھا۔۔۔کے ایک روح لوگوں کے بدن میں نہیں داخل ہوسکتی۔۔۔اور نہ ہی روحیں یوں دھڑلے سے لوگوں کو مارتی پھر سکتی ہیں۔۔۔

"پھر وہ لڑکی کون ہے؟؟؟۔۔۔جیسے تم نے بھی دیکھا ہے ؟؟"چوکیدار نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہا تو ۔۔۔منان کے لبوں کو ایک پیاری سی مسکراہٹ چھو گئی۔۔۔

"شاید کوئی ی پری ہو۔۔" منان کی آنکھوں کے سامنے اس حسین لڑکی کا سراپا حُسن لہرایا تھا۔۔ جیسے دیکھ وہ شوخی سے گویا ہوا۔۔۔۔

"منان مجھ۔۔۔ مجھ۔۔۔ مجھے گھر لے چ۔۔۔ چلو۔۔۔" شازمہ بہت خوفزدہ ہوگئی تھی۔۔۔ اس نے منان کا بازو کھینچتے ہوئے بمشکل یہ جملہ ادا کیا تھا۔۔۔۔

"منان میں سوچ رہا ہوں کوئی ی اور لوکیشن ڈھونڈ لوں۔۔۔" نعمان کا خون ٹھنڈا ہو گیا تھا چوکیدار کی باتیں سن سن کر۔۔۔۔

"افففف۔۔۔ اتنا بڑا میں نے علمی بیان دے ڈالا۔۔۔ مانو علم کے دریاں بہا دیے۔۔۔ پر تم دونوں کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔۔۔ ابھی بھی ڈر رہے ہو۔۔۔۔۔" منان جھنجھلا کر گویا ہوا۔۔۔

"منان۔۔۔ مجھے یہاں سے لے چلو" شازمہ کا چہرہ مارے خوف کے سفید پڑ گیا تھا۔۔۔ وہ روہانسہ آواز میں بازو کو کھینچتے ہوئے منتی انداز میں کہہ رہی تھی۔۔۔

"ویسے یہ تو ہسٹری میں پہلی بار ہو رہا ہے" منان نے نہایت سنجیدگی سے اشتیاق پھیلانے والے انداز میں کہا۔۔۔

"کیا؟؟؟" شازمہ تجسس سے ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

نعمان بھی بڑی دلچسپی سے منان کا جواب سنے کے ل ئے بیٹھا تھا۔۔۔

"کے۔۔۔ ایک چڑیل۔۔۔ پری سے خوفزدہ ہو رہی ہے" منان نے ایک آنکھ دبا کر شرارت سے کہا تو شازمہ غصے سے آگ بگولہ ہو کر۔۔۔

"دفع ہو تم۔۔۔ یہاں میری جان نکل رہی ہے مارے خوف کے۔۔۔ اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے۔۔۔ میں خود چلی جاؤں گی" شازمہ نے اس کے کندھے پر دھپ مارتے ہوئے شکوہ کیا۔۔۔ اور پاؤں پٹختی ہوئی باہر کی جانب جانے لگی۔۔۔

"بچی۔۔۔ اووو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ مجھے چھوڑ کر جاؤ گی تو میں بوڑھے بابا سے تمھاری شکایت لگادوں گا۔۔۔ سوچ لو۔۔۔" منان نے بیچاری شازمہ کی ڈائریکٹ دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

اس کے قدم منان کی دھمکی سنتے ہی اپنی جگہ تھم گ ئ ے تھے۔۔۔ وہ بھولی سی لڑکی کُڑکڑا کر رہ گ ئ ی تھی۔۔۔۔

۔ پر نوکری چلے جانے کے ڈر سے ایک قدم آگے نہ بڑھی۔۔۔

"تم نہایت اعلی قسم کے کمینے ہو" شازمہ دل جلے انداز میں منان کو دیکھ بولی۔۔۔ جس پر اس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو ہونٹوں میں دبایا۔۔۔۔

"یہ نیا لائی ی ہے مارکیٹ میں۔۔۔ اعلی قسم کے کمینے۔۔۔ ویسے مجھ پر کافی سوٹ کر رہا ہے۔۔۔ سنے میں بھی مزے دار ہے۔۔۔ مجھے فخر ہے اپنی اس اعلی قسم کی کمینی شخصیت پر۔۔۔ افففف۔۔۔ بولنے میں بھی کافی بھرم دار ہے۔۔۔ کیوں ہے ناں؟؟؟" منان نے شرارت بھرے انداز میں نعمان کو دیکھ پوچھا۔۔۔۔

لیکن یہ دیکھ وہ اپنی ہنسی نہ روک سکا کہ نعمان کی حالت بھی شازمہ سے کچھ زیادہ الگ نہ تھی۔۔۔۔

"منان۔۔۔ مجھے لگتا ہے بچی صحیح کہ رہی ہے۔۔۔ ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے" نعمان کہ کر تیزی سے باہر کی جانب قدم بڑھانے لگا۔۔۔

"منان۔۔۔ چل یار" نعمان اسے پلٹ کر آواز لگانے لگا۔۔۔

"اچھا چوکیدار بابا۔۔۔۔ میں چلتا ہوں۔۔۔ ویسے تم نے اچھا ڈرایا میری بچی اور دوست کو۔۔۔۔" منان کے لہجے میں طنز کا تیر تھا۔۔۔ جیسے سنتے ہی۔۔۔ اس حسین لڑکی کے بھرے گلابی ہونٹوں پر تبسم رقصاں تھی۔۔۔۔

"منان" اس کے کہتے ہی مانو منان کے پورے جسم نے جھرجھری لی ہو۔۔۔ چلتے چلتے اس کے قدم اچانک سے رکے۔۔۔ وہ پلٹ کر اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگا۔۔۔

آنکھوں پر مانو کوئی پردہ تھا۔۔۔ وہ سامنے ہوتے ہوئے بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟۔۔۔ رک کیوں گ ئی ے۔۔۔ چلو" شازمہ نے کہا تو وہ سر جھٹک کر مسکراتا ہوا کہنے لگا۔۔۔۔ "مجھے لگا اس پری نے میرا نام پکارا"

"وہ نام نہیں پکارتی۔۔۔ ڈائریکٹ مارتی ہے۔۔۔ چوکیدار بابا کی بات۔۔۔۔ سنی نہیں تم نے۔۔۔ چلو اب۔۔۔ باقی اپنے ٹھنڈے جوکس گاڑی میں مار لینا" شازمہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہوئی ی لے کر جانے لگی۔۔۔۔۔

"ارے کیا میرا ہاتھ توڑو گی۔؟؟؟۔۔۔۔۔۔ چھتری تو کھول لینے دو۔۔۔ باہر بارش ہو رہی ہے" منان چلتے چلتے ایک ہاتھ سے چھتری کھولتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"میں تم لوگوں کے ساتھ ہی چلتا ہوں۔۔۔ اپنی کار میں کل صبح آ کر لے جاؤں گا۔۔۔" نعمان کو پھر سے ڈر کا دورہ پڑا تھا۔۔۔ اس کی بات سنتے ہی شازمہ تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔ تاکہ اسے اکیلے پیچھے نہ بیٹھنا پڑے۔۔۔۔

"ووووو۔۔۔۔۔ حد ہوتی ہے ڈرنے کی بھی یار۔۔۔۔" منان اس کا مزاق اڑاتے ہوئے کار میں بیٹھنے لگا۔۔۔۔

"کیا وہ بہت خوبصورت تھی؟؟" شازمہ نے تجسس بھرے انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

"بہت زیادہ۔۔۔۔۔ میں نے اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی۔۔۔" منان مسکراتے ہوئے سو سو جان فدا ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

ناجانے کیوں اس لڑکی کی تعریف شازمہ کو اپنے دل میں چبھتی ہوئی ی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

"ویسے بچی۔۔۔۔۔۔ تم نے بتایا نہیں تم منان کی کون ہو؟؟؟" نعمان بڑے اشتیاق سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"پہلے بات میں بچی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ پورے بیس سال کی ہوں میں" شازمہ منہ بیگاڑتے ہوئے فورا بول پڑی۔۔۔۔۔۔

"اور دوسری بات میں منان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" شازمہ نے جیسے ہی بتانا چاہا منان نے اپنا ہاتھ ہارن کے بٹن پر رکھ دیا۔۔۔۔ شور کے سبب نعمان سن ہی نہ سکا۔۔۔۔۔

"کیا کہا؟؟؟۔۔۔۔ مجھے آواز نہیں آئی" نعمان پوری جان سے چیختے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔

"منان فالتو میں ہارن کیوں بجا رہے ہو؟؟" شازمہ اپنے دونوں کانوں پر شور کے سبب ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"کیونکہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے تم دونوں کی باتیں سن سن کر۔۔۔۔۔" منان نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔ تو دونوں خاموش ہو کر بیٹھ گ ئی ے۔۔۔۔۔ منان اپنی ہوشیاری پر خود ی کو داد دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"جلد سے جلد اس بچی کو چلتا کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کے کسی کو پتا چلے کہ یہ بچی میری بے۔بی سیٹر ہے" منان اسے جلد سے جلد بھگا دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

"چلو۔۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔۔ دیھان سے جانا" نعمان کو چھوڑنے کے بعد جب وہ دوبارا کار میں بیٹھا تو اس کی نظر سوتی ہوئی ی شازمہ پر پڑی۔۔۔۔۔۔

"سوتے ہوئے تو بلکل بھی خطرناک نہیں لگتی۔۔۔۔۔۔" منان مسکراتے ہوئے اس کے حسین وجود کو تک رہا تھا۔۔۔۔اس کی گردن اچانک سے لٹک گ ئی ی تھی۔۔۔۔۔

منان اسے چھونے میں ہچکچاہٹ محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔۔"چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ مانو خود سے ہی لڑ رہا تھا کہ شازمہ کی گردن ٹھیک کرے یا نہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔

پہلی بار احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔کے کہیں اس کی گردن میں درد نہ ہو جائے یوں لٹکے رہنے سے۔۔۔۔۔

آخر کار بہت دیر سوچنے کے بعد ہاتھ بڑھایا تھا اس کی جانب۔۔۔۔۔۔

"بچی۔۔۔۔آرام سے سو۔۔۔۔" اس نے بہت آرام سے۔۔۔۔اس کی گردن کو سیٹ سے ٹیک لگا کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

"عبد المنان اٹھو۔۔۔کب تک سوتے رہو گے؟؟؟۔۔۔۔" شازمہ اس کے کان پر کھڑے ہو کر زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔جس پر بجائے اٹھنے کے اس لاڈ صاحب نے اپنے منہ اور کانوں کو تکیے سے کور کر لیا تھا۔۔۔

"اٹھو۔۔۔اور کتنا سوگ ئی ے؟؟؟۔۔۔۔۔" شازمہ تکیہ چھیننے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے؟؟؟۔۔۔۔کیوں سکون سے سونے بھی نہیں دیتی ہو؟؟؟۔۔۔۔" عبد المنان جھنجھلا کر کہتا ہوا اٹھ بیٹا تھا۔۔۔

"ٹائی م دیکھو ذرا۔۔۔۔۔کون تین تین بجے تک بستر پر پڑا سوتا ہے۔۔۔۔" شازمہ نے جواباً غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں۔۔۔۔" منان نے اترا کر پیاری سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا۔۔۔۔ جیسے نا جانے کون سہ ماہان کارنامہ انجام دیتا ہو۔۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے بے ست سہ دوبار بیڈ پر گر گیا۔۔۔

"عبد المنان اٹھو۔۔۔ میرے صبر کا مزید امتحان مت لو۔۔۔ ورنہ میں۔۔۔" وہ ابھی انگلی دیکھا کر ون کر ہی رہی تھی کے شہاب صاحب کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

"عبد المنان اٹھو۔۔۔ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے" شہاب صاحب شازمہ کے برابر میں کھڑے ہو کر سختی سے گویا ہوئے۔۔۔

"کیوں۔۔۔ پھر کوئی ی بھاگ گیا ہے کیا؟؟؟۔۔۔" عبد المنان ایک آنکھ کھول کر شہاب صاحب کو دیکھ لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ فرح تم سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔۔" شہاب صاحب کا کہا جملہ جیسے ہی عبد المنان کی کانوں کی سماعت سے ٹکرایا۔۔۔ آنکھیں خود بہ خود کھل گ ئی یں۔۔۔ اس کے چہرے کے تاثرات لمحہ لمحہ بدل رہے تھے۔۔۔ مانو کہنا تو بہت کچھ چاہتا ہو پر لب بھینچ ل ئی ے ہوں۔۔۔۔

شازمہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ مسلسل دیکھ رہی تھی۔۔۔

"چلو اٹھو" شہاب صاحب کے دو تین بار کہنے کے باوجود اس کے کان پر جوں تک نہ رینگی تھی۔۔۔۔

"عبد المنان کیا سنائی دینا بند ہو گیا ہے؟؟" شہاب صاحب اسکی ڈھٹائی ی پر غصے سے بولے۔۔۔۔

"ہائے ئے۔۔۔۔ چاہتا تو یہی ہوں پر کم بخت ان کانوں کی سماعت کو نہایت اعلی صلاحیت سے نوازا گیا ہے۔۔۔" وہ منہ بسور کہتا ہوا۔۔۔۔ کانوں میں انگلی ڈال کر مسلنے لگا۔۔۔

"تم سیدھے سیدھے اٹھ رہے ہو؟؟؟۔۔۔۔۔۔یا میں اپنے طریقے سے اٹھاؤں؟؟؟" شہاب صاحب دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔

"پہلی بات۔۔۔۔میں نہیں ملنا چاہتا۔۔۔کہ دیں اس فرح کو۔۔۔دوسری بات جو کرنا ہے کرلیں۔۔۔" اس کا لہجہ نہایت بے نیاز و لاپراہ تھا۔۔۔۔۔۔آنکھوں میں بغاوت جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔"او۔کے۔۔۔بوڑھے بابا۔۔۔اب جائیں مجھے سونے دیں۔۔۔۔۔" شہاب صاحب کے غصے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے وہ اسمارٹ سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ایک بار پھر لیٹ گیا۔۔۔

"تم سمجھتے کیوں نہیں۔۔۔تمھارا اس سے ملنا تمھیں ہی فائدہ پہچائے گا۔۔۔" شہاب صاحب اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے اسے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئے۔۔۔

"بوڑھے بابا کمرے کا دروازہ سامنے ہے" اس نے دال کا جواب چنا دیا تھا جو ظاہر کرنے کے لئے کافی تھا۔۔۔کے وہ اس موضوع پر مزید بات کرنا ہی نہیں چاہتا۔۔۔

"ایک بار سوچ لو۔۔۔کہیں بعد میں تمہیں پچھتانا نہ پڑے اپنے فیصلے پر۔۔۔" شہاب صاحب کے کہتے ہی وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔

"ان پچھتاؤں سے میرا پرانا رشتہ ہے بوڑھے بابا۔۔۔" اس کی باتوں میں چھپا ہوا رنج و غم۔۔۔آج پہلی بار شازمہ کو شدت سے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"فرح کون ہے؟؟" شہاب صاحب کے جاتے ہی شازمہ نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

"ادھر کان لاؤ۔۔۔بتاتا ہوں" ماحول کافی سنجیدہ سہ تھا۔۔۔ابھی ابھی دادا پوتے کی بحث ہو کر چکی تھی۔۔۔اس نے جب سنجیدگی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔تو شازمہ اپنا کان فوراً ہی اس کے منہ کے مقابل لے آئی۔۔۔

"آآآآآآآآآآآآ" عبدالمنان اتنی زور سے چیخا تھا کے شازمہ کو لگا آج تو وہ بہری ہی ہو جائے گی۔۔۔

"تم نہایت ہی اعلی قسم کے کمینے ہو۔۔۔" وہ دانت کچکچاتے ہوئے عبدالمنان کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورتی ہوئی ی بولی۔۔۔

"افففف۔۔یہ کیا حُسنِ کنول؟؟؟۔۔مجھے تو لگا تھا کے اب غصے میں مجھے کوئی ی ن ئی ے لقب سے نوازا جائی ے گا۔۔۔پر یہ تو وہی پرانا ڈائیلاگ بول رہی ہے۔۔۔۔۔۔مزا نہیں آیا۔۔۔" عبدالمنان اوپر کی جانب دیکھتے ہوئے منہ بسور رائی ٹر سے شکوہ کرنے لگا۔۔۔

"کیا بولے جا رہے ہو؟؟۔۔۔دماغ تو ٹھیک ہے تمھارا؟؟" شازمہ اس کی بات سن الجھ کر بولی۔۔۔۔

"پگلی یہ باتیں تم نہیں سمجھوگی۔۔۔یہ چھوڑو۔۔۔میر ال ئی ے ناشتہ لگاؤ۔۔۔بھوک لگ رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔صبح ہی صبح اٹھا دیا" وہ منہ بیگاڑتے ہوئے کہ کر واش روم کی جانب لپکا۔۔۔۔

دوپہر کے تین بج رہے ہیں۔۔۔بڑے آئی ے صبح ہی صبح اٹھنے والے" شازمہ طنزیہ کہ کر منہ چڑھا کر جانے لگی ۔۔۔۔

"سنو" اس کے آواز دینے پر شازمہ پلٹی تھی۔۔۔

"بولو" اس نے ابرو اچکا کر

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں" شاید کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔۔پر ہمت نہ کر سکا۔۔۔

"اچھا سنو" شازمہ جانے لگی تو اس نے پھر آواز دی۔۔۔وہ پلٹ کر "کیا ہوا؟؟؟"

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔تم جاؤ۔۔۔" وہ مسلسل نیچے کے ہونٹ کو دانتوں میں دبا رہا تھا۔۔۔۔شازمہ کے لبوں کو پُراسرار مسکراہٹ چھو گ ئی ی۔۔۔

"اب یہ مسکراہٹ کیوں ؟؟؟" وہ الجھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"اتنا مشکل ہے اگر بتانا تو چھوڑ دو۔۔۔ مجھے نہیں جاننا کے فرح کون ہے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر جانے لگی۔۔۔ منان حیرت سے اسے تکتہ سہ ہی رہ گیا۔۔۔ کے بن کہے اس نے کیسے دل کی بات جان لی۔۔۔۔

"یہ بچی تو مجھے اب حیران کرنے لگی ہے۔۔۔۔ میرے بولنے کے باوجود لوگ میری بات اور احساسات نہیں سمجھ پاتے۔۔۔ یہ بن کہے سمجھ گئی۔۔۔۔ عجیب" شازمہ کا اس کی ان کہی بات کو سمجھ لینا منان کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔

ایک پیاری سی مسکراہٹ لبوں پر بکھر آئی تھی۔۔۔

********----- --*****

نعمان کے لاکھ انکار کے باوجود منان اس بات پر اڑا رہا کے فلم کی شوٹنگ حویلی میں ہی ہو گی۔۔۔

"یار۔۔۔ تو کیوں بضد ہے ؟؟۔۔۔ میں کوئی اور لوکیشن ڈھونڈتا ہوں۔۔۔ جو اس سے بھی اچھی ہو گی۔۔۔" نعمان کے استفسار پر منان ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے۔۔۔

"کیونکے دل آگیا ہے میرا اس حویلی پر۔۔۔" اس کا شرارت سے ٹھنڈی آہ بھر کر کہنا شازمہ کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔

"دل پھینک عاشق کہیں کا" وہ دل جلے انداز میں منہ ہی منہ بڑبڑائی۔۔۔

"میں خوب جانتا ہوں تیرے دل کو" وہ مضحکہ خیز انداز میں۔۔۔

"جانتا ہے ناں۔۔۔ پھر کیوں میرے اس ننھے منے پیارے سے دل پر ظلم ڈھ رہا ہے۔۔۔۔" اس نے شوخی سے ہنستے ہوئے کہا تو شازمہ کا دل جل کر خاک ہونے لگا۔۔۔

"تو بھی کمال ہے۔۔۔ اتنی پیاری لڑکی چھوڑ کر تجھے وہ چڑیل ہی ملی ہے دل لگانے کے ل ئ ے۔۔۔ اپنی جان پیاری نہیں ہے کیا؟؟" نعمان کے کہتے ہی وہ تعجب سے۔۔۔

"کون پیاری سی لڑکی؟؟؟۔۔"

"وہ بچی۔۔۔ کیانام تھااس کا۔۔ہاں شازمہ" نعمان اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"پیاری؟؟؟۔۔۔ کہاں سے پیاری لگی ہے تجھے وہ؟؟؟۔۔۔۔۔ مجھے تو خون پینے والی ڈائن گمان ہوتی ہے۔۔۔۔۔" وہ شازمہ کو دور سے ہی کچن میں کھڑا کھانا پکاتا دیکھ مزاق اڑاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

"ڈائن؟؟۔۔۔ اتنی پیاری اور معصوم سی لڑکی کو تو ڈائن بول رہا ہے۔۔۔ تھوڑی تو شرم کر" نعمان نے فوراہی ٹوکا تھا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی منان نے اپنا دل تھاما تھا۔۔۔" اتنی تعریف مت کر۔۔۔ مجھ سے ہضم نہیں ہو رہی"

"فلحال یہ باتیں تو چلتی رہیں گی۔۔۔ آج سے ہی مزدور بھیج دے حویلی میں۔۔کام شروع کروادے۔۔۔۔ ہم ساتھ مل کر فلم بنائی یں گے۔۔۔۔۔" عبدالمنان سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

"واقعی؟؟" نعمان مسرت بھرے لہجے میں بے یقینی سے پوچھ اٹھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔" اس کے تصدیق کرتے ہی نعمان کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔

"ہیلومانی" ایک خوبصورت سی لڑکی مسکراتے ہوئے کہ کر گھر میں داخل ہوئی ی تھی۔۔۔

"تم؟؟۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟" عبدالمنان اسے دیکھتے ہی کھڑا ہو کر ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"بے۔بی۔۔۔ آئی مس یو سو مچ۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ عبدالمنان کے گلے لگی تھی۔۔۔

شازمہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان دونوں کو گلے ملتاہوا دیکھنے لگی۔۔۔

"اب یہ کون سی ن ئی ی بلا ہے ؟؟" شازمہ اپنی جگہ کھڑے کھڑے اس لڑکی کا سر سے پاؤں تک بغور جائزہ لیتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔جو ویسٹن کپڑوں میں نظر آرہی تھی۔۔۔

"کہاں غائب ہو مانی ؟؟۔۔۔۔۔سب بتا رہے ہیں تم کلب بھی نہیں آتے اب۔۔۔۔میں کیا گ ئی ی۔۔۔تم نے تو سب سے ملنا جھلنا ہی چھوڑ دیا۔۔" اس کی باتیں سن شازمہ کو محسوس ہوا کے وہ لڑکی عبد المنان کی کوئی ی خاص ہے۔۔۔

"شاید اس کی گرل فرینڈ ہے" شازمہ نے اس کی باتوں سے اندازہ لگایا تھا۔۔۔

"بے۔بی کچھ بول کیوں نہیں رہے ؟؟" جب اس لڑکی نے اپنا ہاتھ اس کے خوبصورت چہرے پر رکھا تو شازمہ کے دل کو عجیب سی تکلیف محسوس ہوئی ی۔۔۔اس نے اپنی نظریں جھکا کر کام میں ذہن لگانا چاہا۔۔۔

پر دل و دماغ تو ان دونوں پر اٹک گیا تھا۔۔۔کام میں اب کیا لگتا۔۔۔۔

"سوری یسرا۔۔۔۔" عبد المنان نے اس کا ہاتھ فورا اپنے چہرے سے ہٹایا اور کچن کی جانب بڑھا۔۔۔

"چلو" اس نے شازمہ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

"کہاں ؟؟۔۔۔کہاں لے جا رہے ہو ؟؟۔۔۔میرا سالن جل جائے گا۔۔۔چولہا تو کم کرنے دو" منان نے اس کی ایک نہ سنی اور کھینچتا ہوا لاؤنج میں اس لڑکی کے سامنے لے آیا۔۔۔

"یہ ہے شازمہ۔۔۔۔میری وائی ف۔۔۔" منان کا شازمہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کہنا تھا کے وہ حیرت سے ہکا بکا ہو کر اس کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔۔

"کیا ؟؟؟۔۔۔۔وائی ف ؟؟۔۔۔۔یہ کیا بول رہے ہو ؟؟" وہ لڑکی مارے شاکڈ کے ایک قدم پیچھے لیتے ہوئے بولی۔۔۔اس کے لہجے سے بے یقینی جھلک رہی تھی۔۔۔

”جو تم سن رہی ہو۔۔۔“ منان نے پیاری سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا تو وہ لڑکی نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔۔

دوسری طرف شازمہ بھی ابھی تک شاکڈ میں تھی۔۔۔

”مانی پلیز۔۔۔۔ مزاق کی حد ہوتی ہے۔۔۔“ وہ لڑکی ابھی تک اس بات پر اعتبار کرنے کے لئے تیار نہ تھی کہ شازمہ اس کی بیوی ہے۔۔۔

”یسرا پلیز۔۔۔ کنٹرول یور سلف۔۔۔“ منان نے نہایت سنجیدگی سے کہ کر شازمہ کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔

”ڈارلنگ یہ ہے یسرا۔۔۔ جس کے بارے میں۔۔۔ میں نے تمھیں بتایا تھا۔۔۔“ وہ نہایت پیار سے گویا ہوا منان نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا تھا اثبات میں سر ہلانے کے ل ئے۔۔۔

”اچھا۔۔۔ یہ ہے یسرا۔۔۔ اچھا لگا آپ سے مل کر“ شازمہ نے یسرا کے آگے مسکراتے ہوئے مصافحہ کے ل ئے ہاتھ بڑھایا تو وہ لڑکی بجائے ہاتھ ملانے کے منان کو شکوئے بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے بغیر کچھ کہے وہاں سے پاؤں پٹکتی ہوئی چلی گ ئی۔۔۔

اس کے جاتے ہی شازمہ نے عبدالمنان کا ہاتھ فورا جھٹک دیا تھا۔۔۔

”اب یہ کیا تماشہ تھا؟؟۔۔۔ تم نے جھوٹ کیوں بولا اس لڑکی سے؟؟۔۔“ شازمہ الجھ کر سوالیہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

”تمھیں تو خوش ہونا چاہیے کہ میں نے تمھیں اتنے ہینڈسم لڑکے کی بیوی بننے کا شرف دیا۔۔ ورنہ چاہتا تو گرل فرینڈ کہہ کر بھی ملوا سکتا تھا۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے آنکھ دبا کر کہنے لگا۔۔۔

”شرف؟؟۔۔۔ اور وہ بھی تمھاری بیوی بننے کا؟؟؟۔۔۔۔“ اس نے نہایت حقارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ ”تم دنیا کے آخری مرد بھی ہوتا تو بھی میں تم سے شادی نہ کروں۔۔۔ کریکٹر لیس“ کہہ کر وہ اکڑ کر جانے لگی۔۔۔

"اتنے بڑے بڑے دعوے نہیں کرنا چاہیے۔۔۔ کیونکے یہ دل بڑی کتی چیز ہے۔۔۔" اس نے شوخی سے شازمہ کے چہرے کے مقابل جھک کر آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کتنا بھی کتا ہو۔۔۔ تم پر پھر بھی نہیں آئے گا۔۔۔" وہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔۔ بھرم سے کہہ کر واپس کچن کی جانب جانے لگی۔۔۔۔۔

"تمھیں کیا لگتا ہے۔۔ میں مرا جا رہا ہوں؟؟" وہ ہاتھ پکڑ کر شرارت بھری نگاہوں سے اسے دیکھ استفسار کرنے لگا۔۔۔

"مجھے کیا پتا؟؟؟۔۔۔" شازمہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔لاعلمی میں کندھے اچکا کر۔۔۔۔۔

"شاید ہاں۔۔۔۔ ورنہ بیوی کیوں بناتے؟؟؟۔۔۔۔" پھر اس کے حسین چہرے کے قریب اپنا چہرہ کر۔۔۔۔ بھرم سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سہ غرور تھا۔۔۔جو عبدالمنان کو اپنی جانب تیزی سے راغب کر رہا تھا۔۔۔

اس لمحے عبدالمنان لاجواب ہو گیا۔۔۔۔

خودی مسکراتے ہوئے آہستہ سے ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔وہ اتراتے ہوئے چڑھا کر جانے لگی۔۔۔

ابھی دو قدم چلی بھی نہ تھی کہ واپس پلٹ کر آئی۔۔۔

"آآآآہ" عبدالمنان کی ناک پر اس نے ایک زوردار مکا دے مارا تھا۔۔۔۔ جس پر وہ بے ساختہ چیخ اٹھا۔۔۔۔

"یہ مجھے ٹچ کرنے کے لئے۔۔۔۔ آئندہ اگر دوبارا یہ حرکت کی تو تمھاری گرل فرینڈ کے سامنے ہی ناک توڑ دوں گی" شازمہ نے بڑی بڑی آنکھیں کر۔۔۔۔ آخری وارننگ جاری کی۔۔۔

"ہائے ہئے اللہ۔۔۔۔۔میری حسین ناک کی دشمن۔۔۔۔۔کیوں میری ناک توڑنے کے پیچھے پڑھ گ ئی ی ہو۔۔۔"وہ اپنی ناک پکڑ دہائی ی دینے لگا۔۔۔جیسے شازمہ مکمل اگنور کر۔۔۔۔وہاں سے چلی گ ئی ی۔۔۔۔۔

"تین پر تین" وہ اپنی ناک مسلتے ہوئے بولا

*****--- ---*****

"بچی۔۔۔۔بچی۔۔۔۔کہاں ہو یار؟؟؟۔۔۔۔میری سفید شرٹ کہاں ہے؟؟؟"عبد المنان نے صرف دو منٹ لیٹ ہونے پر شور مچا مچا کر پورا گھر سر پر اٹھا لیا تھا۔۔۔۔

"آرہی ہوں۔۔۔کیوں شور مچا رہے ہو بچوں کی طرح؟؟؟"شازمہ تیزی سے چلتی ہوئی ی آئی ی تھی۔۔۔

"کہیں جا رہے ہو کیا؟؟؟"اسے سامان پیک کرتا دیکھ شازمہ نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔حویلی۔۔۔۔"اس نے سرسری سہ شازمہ کی جانب دیکھ کہا۔۔۔۔

حویلی کا نام سنتے ہی اس کا خون خشک ہوا تھا۔۔۔

"ح۔۔۔حو۔۔۔حویلی۔۔۔۔پر کیوں؟؟"وہ پھنسی پھنسی آواز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

"انجان بنے کی اداکاری بند کرؤ۔۔۔میں نے دیکھ لیا تھا تمھیں کان لگا کر باتیں سنتے ہوئے۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھ فولٹ کر اسمارٹ مسکراہٹ لبوں پر سجائے۔۔۔۔اس کے معصومانہ چہرے کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہاں میں نے سنا تھا۔۔۔پر۔۔۔۔"وہ روتو سہ چہرہ بنا کر۔۔۔۔

"میں نہیں جانا چاہتی وہاں"اس نے روہانسہ لہجہ میں کہا۔۔۔

"تو مت جاؤ۔۔۔ کون تمھارے ہاتھ پاؤں جوڑ رہا ہے کے پلیز شازمہ میڈم آپ چلیں۔۔۔ آپ کے بغیر تو فلم کا مکمل ہونا محال ہے۔۔۔" اس نے ٹکا کر طنز کا تیر مارا تھا۔۔۔

"پر میری جاب ہی تمھارے ساتھ رہنا ہے۔۔۔ اور تم اس بات سے بخوبی واقف ہو۔۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔ اس کے چہرے پر خوف کے سائ ے ابھی سے نظر آرہے تھے۔۔۔

"بچی یہی تو میرا پلین ہے۔۔۔ ایک تیر سے دو شکار۔۔۔ نہ اس فرح سے ملنا پڑے گا۔۔۔ اور نہ ہر روز تمھاری شکل دیکھنی پڑے گی۔۔۔ آرام سے حویلی میں رہوں گا۔۔۔ بوڑھے بابا کی روک ٹوک سے بھی کچھ مہینوں کے لئے جان چھوٹ جائے گی۔۔۔۔ آرام سے اپنی خود کشی کا نیا فل پروف پلین بناؤں گا۔۔" وہ ابھی انہی سوچوں میں گم سم کھڑا تھا کے شازمہ اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجا کر۔۔۔ اسے حواسوں میں واپس لائی ی تھی۔۔۔

"تم صرف اس لڑکی کی خاطر جا رہے ہو ناں؟؟؟" شازمہ دل جلے انداز میں ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔

"ہائے ئے ئے۔۔۔۔ کیا یاد دلا دیا۔۔۔" اس نے ایک گہری ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔۔۔۔ تو شازمہ کی ٹھیک ٹھک تپی تھی۔۔۔

"ہائے ئے ئے ئے ئے۔۔۔ کتنا مزا آئے گا ناں۔۔۔ جب وہی حسین پری تمھارا گلا دبائے گی" شازمہ نے دانت پیستے ہوئے دونوں ہاتھ سے اس کی گردن کا حصار لیتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کے تپنے پر وہ خوب محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔

"افففف۔۔۔نہ پوچھو ڈارلنگ۔۔۔ایسی موت تو قسمت والوں کو ملتی ہے۔۔۔۔ آآہ۔۔۔کیا حُسنِ سراپا ہے۔۔۔کیا آنکھیں ہیں۔۔۔کیا۔۔۔"ابھی وہ اس حسین لڑکی کی شان میں قصیدے سنا ہی رہا تھا کے زور سے دروازہ بند ہونے کی آواز پر۔۔۔

وہ چونک کر پیچھے پلٹا۔۔۔

شازمہ سارا غصہ بے جان دروازے پر اتار کر چلی گئی تھی۔۔۔یہ دیکھ اس کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

"میں نے سے اپنی وائی ف کیوں کہا؟؟؟۔۔۔میں گرل فرینڈ بھی تو کہہ سکتا تھا۔۔۔"نیند کی گہرائیوں میں ڈوبنے سے قبل یہ اس کا آخری خیال تھا۔۔۔

عبدالمنان ابھی تک الجھا ہوا تھا۔۔۔کے آخر اس نے شازمہ کو اپنی وائی ف کیوں بتایا۔۔۔

************--- ---******

وہ بڑا خوش خوش آکر کار میں بیٹھا۔۔۔اس اطمینان کے ساتھ۔۔۔کے شازمہ کبھی بھی اس کے ساتھ حویلی نہیں جائے گی۔۔۔

"شکر ہے خدا کا۔۔۔اس بچی سے جان چھوٹی۔۔۔"وہ گھر کی جانب ایک نظر دیکھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

"پر۔۔۔۔ایسا کیوں لگ رہا ہے۔۔۔میں مِس کروں گا اس آفت کو۔۔۔۔چلو۔۔۔عبدالمنان۔۔۔یہ سینٹی ہونے کا وقت نہیں۔۔۔"اس نے اپنے بکھرتے ہوئے جذبات پر فوراً ہی قابو پا لیا تھا۔۔۔

اس بھولی بھالی بچی نے ایک انجانی ڈوری سے باندھ دیا تھا۔۔۔

”ہیلو بچی۔۔۔ کب تک سوتی رہو گ ئی ی۔۔۔ چلو اٹھو“ وہ جانا چاہتا تھا۔۔۔ پر نا جانے کیوں شازمہ کو چھوڑ کر جا نہ سکا۔۔۔ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر۔۔۔ اپنا بنا بنایا پلین خود ہی خراب کر ڈالا۔۔۔

”میں نہیں جانے والی حویلی۔۔۔“ شازمہ نے نیند میں کہ کر کال کاٹ دی۔۔۔

”کال کیوں کاٹی؟؟۔۔۔ تیار ہو جاؤ جلدی۔۔۔ میں لینے آ رہا ہوں“ عبدالمنان نے دوبارا کال ملا کر تیزی سے کہا۔۔۔

”میں نہیں جانے والی اس حویلی میں“ اس کی آنکھوں میں ابھی بھی نیند کا خمار تھا۔۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

”بچی۔۔۔ میرے پاس اور بھی کام ہیں تمھارے نخرے اٹھانے کے سواء۔۔۔ چلو تیار ہو جاؤ جلدی۔۔۔ اور سامان پیک کر لینا۔۔۔ تم وہیں حویلی میں رہو گ ئی ی میرے ساتھ“ اس کی بات سنتے ہی مارے خوف کے ایک ہی جھٹکے میں ساری نیند چھو منتر ہو گ ئی ی تھی۔۔۔

”میں اس حویلی میں ہرگز نہیں رکنے والی۔۔۔ اور میرے والدین بھی اجازت نہیں دیں گے۔۔۔ اس طرح ایک لڑکے۔۔۔ مطلب۔۔۔“ شازمہ کہنے میں ہچکچا رہی تھی۔۔۔

”اففف۔۔۔ تم سے کس نے کہا کے وہاں تم میرے ساتھ اکیلے رہو گ ئی ی۔۔۔ بچی۔۔۔ وہاں پوری ٹیم ہو گی۔۔۔ جن میں لڑکیاں بھی ہیں۔۔۔ اب پلیز۔۔۔ مزید بحث نہیں۔۔۔ میں آ رہا ہوں۔۔۔ تیار ہو جاؤ“ منان نے بغیر اس کی بات سنے کال کاٹ دی۔۔۔

"اب میں کیا کروں۔۔۔ایک آفت کم تھی کیا میری زندگی میں۔۔۔جو اب ایک چڑیل بھی آگ ئی ی ہے۔۔۔اللہ۔۔۔مجھے بچالے۔۔۔اس عبد المنان اور اس چڑیل سے" شازمہ روتو سہ چہرہ بنا کر۔۔۔دوہائی یاں دے رہی تھی۔۔۔

******--- ---******

ایک مہینے کے عرصے میں حویلی اور ارد گرد پھیلے ہوئے وسیع باغ اور گھاس کے لمبے چوڑے تختوں کی حالت کافی سدھر چکی تھی۔۔۔

کام تیز رفتار سے جاری تھا۔۔۔

وہ الماری میں فائی ل تلاش کر رہا تھا۔۔۔

اس حسین لڑکی کی نگاہ کام میں مصروف عبد المنان پر ٹکی تھی۔۔۔۔

کل سے شوٹنگ اسٹارٹ ہونی تھی۔۔۔۔

"چلو منان۔۔۔دیکھتے ہیں کس قدر درندگی چھپی ہے اس معصوم چہرے کے پیچھے۔۔۔" وہ حسین لڑکی آہستگی سے کہ کر مسکرائی ی۔۔۔۔

آج عبد المنان اس کا شکار تھا۔۔۔

وہ حسین لڑکی عبد المنان کے دل میں چھپی خواہشات کی صورت میں۔۔۔۔بدل گ ئی ی۔۔۔

یہ دیکھ وہ خود بھی حیران و پریشان تھی کے اس بار اس کا روپ کسی حسین و جمیل لڑکی میں تبدیل نہیں ہوا تھا۔۔۔بلکے وہ ایک عمر رسیدہ خاتون میں بدل گئی تھی۔۔۔

اچانک اسے محسوس ہوا کے کوئی ی وجود اس کے پیچھے موجود ہے۔۔۔

وہ جیسے ہی پلٹا۔۔۔۔

ایک دو لمحوں کے ل ئ ے مانو سانسیں ہی تھم گ ئ یں۔۔۔۔ ذہن و دل خوشی و غمی کی ملی جھلی کیفیت میں تھے۔۔۔۔ وہ ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مما"۔۔۔۔ بس منہ سے اتنا ہی لفظ بمشکل ادا ہو سکا۔۔۔۔ آنکھوں سے آنسوں جھر جھر موتیوں کی طرح زمین پر گرنے لگے۔۔۔۔۔

"مما آپ آگ ئ یں" بلک کر کہتا ہوا وہ اس حسین لڑکی کے گلے لگ گیا۔۔۔ جو اس کی ماں کے روپ میں اس کے سامنے آگ ئ ی تھی۔۔۔۔۔

"مما۔۔۔ مما۔۔۔۔" وہ بس رو رو کر یہی کہ رہا تھا بار بار۔۔۔۔ اس کا گرم جوشی سے سینے سے آلگنا۔۔۔ اس حسین لڑکی کی روح تک کو ہلا گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئ یں تھیں۔۔۔ عبدالمنان نے اسے مضبوطی سے اپنے حصار میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔

یہ زندگی میں پہلی بار ہوا تھا کے کسی کا چھونا اسے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔ اسی اپنی حالت غیر ہوتی محسوس ہوئ ی۔۔۔

"آپ مجھے چھوڑ کر کیوں گ ئ یں؟؟؟۔۔۔۔ کیا میں اتنا برا تھا؟؟؟۔۔۔۔ ایسی کیا غلطی کی تھی میں نے ۔۔۔ جس کی اتنی بڑی سزا دی؟؟؟۔۔۔۔۔ مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔" عبدالمنان اپنے حواس کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

اس حسین لڑکی نے انجانے میں عبدالمنان کے دل میں ڈھیروں مٹی دفن ہوئی خواہش کو آج پھر سے زندہ کر دیا تھا۔۔۔

وہ اپنی ماں کو دیکھ پوری جان سے تڑپ اٹھا۔۔۔

کسی کے کمرے کی جانب آنے کی آواز اس لڑکی کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے "اس حسین لڑکی نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔اس کی آنکھیں اچانک سفید رنگ میں بدل گ ئی یں۔۔۔۔

"نہیں میں آپ کو جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔مجھے آپ سے بہت سارے سوال کرنے ہیں۔۔۔اپنے سوالوں کے جوابات لیے بغیر میں آپ کو کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔"عبد المنان مزید اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔وہ بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔۔۔

"میں نے کہا چھوڑو "اس کے گرج دار آواز میں کہتے ہی عبد المنان خود بہ خود ہوا میں اُڑ کر ٹیبل سے جا ٹکرایا۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ خود کو سمبھال کر کھڑا ہوا وہ لڑکی جو اس کی ماں کے روپ میں تھی۔۔۔۔او جھل ہو چکی تھی۔۔۔

عبد المنان حیران و پریشان اپنی ماں کو دیوانا وار تلاش کرنے لگا۔۔۔۔

"یہ خون کیسے نکلا؟؟۔۔"شازمہ جب کمرے میں داخل ہوئی ی تو عبد المنان کے سر سے خون بہتا دیکھ اسکی جان نکلی تھی۔۔۔۔

پر وہ تو مانو اپنی تکلیف سے بے نیاز تھا۔۔۔۔

"میری مما کہاں گ ئی یں۔؟؟؟۔۔شازمہ وہ یہاں آئی یں تھیں۔۔۔؟؟؟۔۔۔پھر وہ اچانک سے مجھے چھوڑ کر کیوں چلی گ ئی یں۔۔وہ کیوں گ ئی یں؟؟۔۔۔۔۔۔کیا میں اتنا برا ہوں کے وہ مجھے پھر سے چھوڑ

گ ئی یں۔۔۔بولو" عبد المنان اپنے حواسوں میں نہ تھا۔۔۔۔بے ترتیب الفاظ مسلسل اس کے منہ پر جاری تھے۔۔۔۔۔

"مانی یہاں کوئی ی نہیں ہے۔۔۔۔۔ تمھیں ضرور وہم ہوا ہے۔۔۔۔"شازمہ اسے سمجھانے اور حواس میں لانے کی پُرزور کوشش کررہی تھی۔۔۔۔۔

"کیا میں بہت برا ہوں؟؟۔۔۔۔وہ مجھے پھر چھوڑ گ ئی یں۔۔۔وہ مجھے پھر چھوڑ گ ئی یں"عبدالمنان زمین پر گر کر بلک بلک کر روتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

"مانی سنبھالو خود کو۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔میں کسی کو بلا کر لاتی ہوں"شازمہ کہ کر ابھی کھڑی بھی نہ ہوئی ی تھی کے عبدالمنان نے فوراً اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔۔

"تم بھی مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو؟؟"اس کا رنجیدہ لہجے میں استفسار کرنا شازمہ کے دل کو لگا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ بلکل نہیں۔۔۔۔میں کیوں تمھیں چھوڑ کر جانے لگی۔۔۔"وہ محبت سے چور لہجے میں جواب دیتی ہے۔۔۔۔اس کا اتنا جواب سنتے ہی عبدالمنان غش کھا کر زمین بوس ہوتا ہے۔۔۔۔۔

"یہ دل بڑی کُتی چیز ہے"اس کے کہے الفاظ اب کانوں میں گونجتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔وہ بے ست سہ بیڈ پر پڑا تھا۔۔۔ ہر گزرتا ہوا لمحہ نا جانے کیوں دل پر بڑا گراں گزر رہا تھا۔۔۔وہ ایک لمحے کے ل ئی ے بھی اس کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔ بھوکی پیاسی اس کا ہاتھ تھامے پوری رات بیٹھی رہی۔۔۔ آنکھوں سے نیند کوسوں دور معلوم ہوتی تھی۔۔۔

”کیامانی کی یہ حالت اس زرمین نے کرئی ی ہے ؟؟“نعمان بھی عبد المنان کی اچانک طبعیت خراب ہونے پر کافی پریشان تھا۔۔۔وہ صبح ہوتے ہی کمرے میں آکر بیٹھ گیا۔۔شازمہ کا سوال سن وہ دو تین ثانیوں کے لئے خاموش ہو گیا۔۔۔پھر اپنی خاموشی توڑتے ہوئے۔۔۔

”مجھے نہیں معلوم۔۔۔۔پر عبد المان کی حالت کا یوں اچانک خراب ہونا۔۔۔اس کے سر پر اتنی گہری چوٹ کا آنا۔۔۔یہ سب غیر معمولی چیزیں ہیں۔۔۔۔“نعمان گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

”تو میں کیا سمجھوں۔۔۔ہاں یا نہ ؟؟؟“

”مجھے ابھی کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔تو میں کیسے رائے دوں اس معاملے میں۔۔۔“نعمان بھی الجھا ہوا دیکھائی ی دے رہا تھا۔۔۔

”بچی۔۔۔ایک کام کرؤ۔۔۔تم تھوڑی دیر آرام کر لو۔۔۔میں عبد المنان کے پاس بیٹھ جاتا ہوں۔۔۔پوری رات ہو گئی ی تمھیں جاگتے جاگتے“شازمہ کو آج نعمان کا رویہ کافی سنجیدہ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اس نے سرد لہجے میں کہا تو شازمہ کو ناگوار گزرا۔۔۔

”جاؤ بچی۔۔۔میں ہوں عبد المنان کے ساتھ“اس کا لہجہ اس بار مزید سخت تھا۔۔۔الفاظ بھی کافی جما جما کر ادا کر رہا تھا۔۔۔۔

”او۔کے“شازمہ اثبات میں سر ہلا کر عبد المنان کا ہاتھ چھوڑنے لگی۔۔۔۔ناجانے کیوں دل راضی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اس کے ساتھ عبد المنان کو اکیلا چھوڑنے پر۔۔۔۔

”جاؤ“اس نے کھڑے ہو کر عبد المنان کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بھاری آواز میں کہا۔۔۔۔

وہ قریب آیا۔۔۔تو جیسے کوئی ی عجیب سی مہک تھی آج نعمان میں۔۔۔ جس نے شازمہ کو اپنے حصار میں لیا تھا

۔۔۔

جب سے وہ حویلی میں آئی ی تھی۔۔۔ یہ مہک اسے اکثر اپنے ارگرد محسوس ہوتی۔۔۔وہ تعجب سے نعمان کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو بچی؟؟؟۔۔۔ جاؤ۔۔۔ اپنے کمرے میں جاکر آرام کرلو" نعمان نے اسکی آنکھوں کے الجھے پن کو پڑھ لینے کے باوجود مکمل اگنور کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی عبدالمنان کو اکیلا اس کے پاس چھوڑ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی ی۔۔۔

"یہ آج۔۔۔ نعمان اتنا بدلا بدلا سہ کیوں تھا؟؟؟۔۔۔ اور مجھ سے اتنے سخت لہجے میں کیوں بات کر رہا تھا۔۔؟؟؟۔۔۔ ہو سکتا ہے شاید پریشان ہو۔۔مانی کی اچانک طبیعت خراب ہونے کے سبب سارا کام اسی پر آن پڑا ہے۔۔۔۔" شازمہ ابھی انہی سوچوں میں الجھی ہوئی ی اپنے کمرے کا لاگ کھول ہی رہی تھی۔۔۔

"بچی۔۔۔" کسی کے پکارنے کی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔وہ سر گھما کر اس شخص کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔جو اسے پکار رہا تھا۔۔۔

"تم؟؟۔۔۔ تم یہاں کیسے؟؟" نعمان مسکراتا ہوا اس کے پاس آکر کھڑا ہوا تو شازمہ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔

کیونکے ابھی کچھ لمحے قبل ہی وہ نعمان کو عبدالمنان کے پاس چھوڑ کر آئی ی تھی۔۔۔

اور اب نعمان بلکل برعکس سمت سے۔۔۔ اس کے سامنے سیڑھیوں سے چڑھتا ہوا اوپر آیا تھا۔۔۔۔

"تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔ جیسے تم نے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔۔" وہ مضحکہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"وہ مہک "شازمہ نے اگلے ہی لمحے اس کے پرفیوم کی خوشبو کو۔۔۔۔کمرے میں موجود نعمان کی مہک سے مختلف محسوس کیا۔۔۔

"کون سی مہک ؟؟۔۔۔"نعمان نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔۔۔

"تم ابھی عبد المنان کے کمرے میں آئے تھے ناں۔۔ تم نے مجھ سے کہا کے تم اس کے ساتھ۔۔۔"وہ ابھی بوکھلا کر تیز تیز بول ہی رہی تھی کے نعمان بیچ میں بات کاٹتے ہوئے

"کیا بول رہی ہو؟؟۔۔۔میں تو صبح سے امریکہ سے جو ٹیم آئی ی ہے۔۔ان کے ساتھ ہوں۔۔۔"

نعمان کے کہتے ہی شازمہ کا سر چکرا گیا تھا۔۔۔خوف کی سرد لہر اسکے پورے جسم میں دوڑ گئی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ کیسے ممکن ہے کے نعمان کمرے میں صبح سے آیا ہی نہیں۔۔۔

"پھر۔۔۔"شازمہ کے الفاظ مارے خوف کے منہ میں ہی پھنس گ ئ ے تھے۔۔۔۔اس کے چہرے کا رنگ سفید پڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"مانی۔۔۔مانی"سب سے پہلے اس کا ذہن عبد المنان پر گیا تھا۔۔ کیونکے وہ نعمان کے ساتھ۔۔۔۔اسے اکیلا چھوڑ آئی ی تھی۔۔۔

"کہاں بھاگے جا رہی ہو؟؟۔۔۔ کیا ہوا ہے ؟؟"نعمان کچھ نہ سمجھ آنے والے انداز میں اسے بھاگتا ہوا جاتے دیکھنے لگا۔۔۔

وہیں دوسری طرف۔۔۔۔

"سوری۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا کے تمھیں اتنی بری طرح چوٹ لگ جائے گی۔۔۔۔میں مارنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ تو تم مجھے چھوڑ نہیں رہے تھے۔۔۔۔تو میں کیا کرتی۔۔۔۔"شازمہ کے کمرے سے نیکلتے ہی وہ اپنے

اصل روپ میں آگ ئی ی تھی۔۔۔اس کے حسین ہونٹوں کو جمبش ہوئی ی تو جملے کچھ یوں ترتیب پائے۔۔۔۔

وہ رنجیدہ لہجے میں عبد المنان کے ماتھے پر بندھی ہوئی پٹی کو چھوتے ہوئے شرمسار لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

عبد المنان کا شفاف و پاکیزہ دل کے ساتھ گلے آلگنا۔۔۔

اس حسین و جمیل لڑکی کو ایک انوکھے جادوئی ی سحر میں قید کر گیا تھا۔۔۔

"سوری۔۔"

"اٹس۔۔۔او۔کے "اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی یں تھیں۔۔۔عبد المنان کو اس کا ماتھے پر رکھا ہوا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولتا دیکھ۔۔۔۔

"تم۔۔۔تم جاگ رہے تھے؟؟"وہ حسین و جمیل لڑکی مارے حیرت کے پوچھ اٹھی۔۔۔۔جس پر عبد المنان مسکراتے ہوئے اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔تم معافی مانگ رہی تھیں تو آنکھ کھل گ ئی ی۔۔۔۔"

عبد المنان کے کہتے ہی اس نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔۔۔

"کون ہو تم؟؟؟؟۔۔۔۔"عبد المنان اس کے نازک ہاتھ کو مضبوطی سے گرفت میں ل ئی ے ابرو اچکا کر استفسار کر رہا تھا۔۔۔

"میں زرمین ہوں۔۔"۔۔۔۔مانو اپنا تعرف دیتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جلال اتر آیا تھا۔۔۔۔ایک ایک لفظ کافی جماؤ سے ادا کیا تھا اس نے۔۔۔۔

"ووو۔۔۔۔تو تمھارا نام زرمین ہے۔۔۔لیکن اس دن اچانک سے غائ ب کیسے ہو گ ئی یں تھیں تم؟؟"

"ہاتھ چھوڑو میرا "عبد المنان کے ہاتھ پکڑتے ہی اسنے کھا جانے والی نگاہ سے گھور کر کہا۔۔

"غصہ کیوں ہو رہی ہو مجھ ننھی سی جان پر ؟؟؟۔۔۔ ایسے مت دیکھو۔۔۔ میں ڈر جاتا ہوں "عبد المنان نے فوراً ہی اس کا ہاتھ چھوڑ کر معصومانہ چہرہ بنا کر۔۔۔ اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔

"اب کہاں چلیں۔۔۔ میرے کسی ایک سوال کا ہی جواب دے دو۔۔۔ اچھا یہ ہی بتا دو۔۔۔ سوری کیوں بول رہی تھیں۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔ زرمین۔۔۔ "عبد المنان اس حسین پہیلی میں مزید الجھ کر رہ گیا۔۔۔ وہ بنا کسی سوال کا جواب دی ئی ے وہاں سے چلی گ ئی ی تھی۔۔۔

"مانی "شازمہ بھاگتی ہوئی ی کمرے میں آئی ی۔۔

"کیا ہوا؟؟؟ "اسے بھاگتا ہوا اپنے پاس آتا دیکھ عبد المنان ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔ شازمہ کی آنکھیں ہراساں تھیں۔۔۔

"تم ٹھیک ہو ناں ؟؟؟ "شازمہ کا فکر سے چور لہجہ میں استفسار اوپر سے آنکھوں میں جھلکتی ہوئی ی محبت۔۔۔۔ عبد المنان کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئی ی تھی۔۔۔

"کہا تھا ناں۔۔۔ یہ دل بڑی کُتی چیز ہے۔۔۔ "وہ اکڑ کر دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔۔ بے نیاز انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"بکواس بند کرؤ۔۔۔ میں جو پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو "وہ سرد لہجے میں فکر مند ہو کر گویا تھی۔۔۔ اس کی روشن پیشانی عرق آلود تھی۔۔۔ سانسیں بھی کافی تیز چل رہی تھیں۔۔۔

عبد المنان اس کی بے تابی و اضطراب سے خوب محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

"مسکرا کیوں رہے ہو؟؟؟۔۔۔ کچھ تو بولو" وہ اپنے کانوں سے سنا چاہتی تھی کے وہ ٹھیک ہے۔۔۔ پر عبد المنان اس کے چہرے کے رنگ اپنی فکر میں اڑے دیکھ دل ہی دل خوش ہو رہا تھا۔۔۔

"مجھ پر ترس کھا رہی ہو؟؟" وہ بڑا خوش تھا اسے اپنی پرواہ میں گھلتا ہوا دیکھ۔۔۔ پر اگلے ہی لمحے دل میں خیال آیا کہیں وہ بھی سب کی طرح ترس تو نہیں کھا رہی۔۔۔

بس اس خیال کا دل میں آنا تھا۔۔۔۔ چہرے کی مسکراہٹ سنجیدگی میں بدل گ ئی ی۔۔۔۔

"میں تم سے کیا پوچھ رہی ہوں؟؟؟ پہلے میرے سوال کا جواب دو" وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو۔۔۔۔ کیا یہ فکر بھیگ میں دے رہی ہو" وہ اچانک بیڈ سے کھڑا ہو کر اس کا بازو اپنی گرفت میں لے کر جھنجھوڑتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اس کا لہجہ برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے جواب کا بے صبری سے منتظر تھا۔۔۔

"کبھی کبھار مجھے سمجھ نہیں آتی تمھاری۔۔۔ فلحال لگتا ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔" اُس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑنا شازمہ کو طیش دلا گیا تھا۔۔۔ وہ اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

"اووو۔۔۔ تو اب یہ وقت آ گیا ہے عبد المنان تجھ پر۔۔۔ کے بچی بھی تجھ پر ترس کھا رہی ہے" اس نے بازو پر پکڑ ڈھیلی چھوڑ کر۔۔۔ خود سے بلند آواز میں ہمکلام ہو کر حقارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ اس کی آنکھیں شعلہ بار تھیں۔۔۔۔

"تم کیا بولے جا رہے ہو؟؟؟۔۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔" شازمہ سمجھنے سے قاصر تھی کے آخر وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔۔۔۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔" اس نے باآواز بلند سخت لہجے میں کہا۔۔

"مانی"۔۔۔۔ یہ پہلی بار تھا۔ جو وہ شازمہ سے اتنی بدتمیزی سے بات کر رہا تھا۔۔ شازمہ کو انتہائی ی تذلیل محسوس ہوئی ی۔۔ ننھہ سہ تو دل تھا اس بھولی سی لڑکی کا۔۔۔

عبدالمنان کے چیخنے کے سبب آنکھ اور دل دونوں بھر آئے۔۔

"سوری سر۔۔۔ میں بھول گ ئی ی تھی کے آپ کی ملازمہ ہوں۔۔۔۔ مجھے آپ سے سوال کرنے کا کوئی ی حق نہیں۔۔۔ چاہے پھر میں صرف طبیعت ہی کیوں ناں معلوم کر رہی ہوں۔۔۔۔ سوری۔۔" کوشش تو پوری تھی کے اس سنگ دل کے سامنے نہ روئے۔۔۔۔۔ پر کمبخت آنسوں نہ مانے۔۔۔ ناجانے کیوں اسی کے سامنے ہی جھر جھر بہ کر زمین بوس ہونے لگے۔۔۔۔

اس کا طنزیہ ہی صحیح۔۔۔ پر خود کو ملازمہ کہنا عبدالمنان کے دل کو نشتر کی طرح چبا تھا۔۔۔

"سوری بچی۔۔۔" اس کے آنسوں سارا غصہ بہا لے گ ئی ے تھے۔۔۔۔ اپنا سر جھٹک کر۔۔۔ تیزی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا آیا۔۔۔

ہاتھ تھامنا چاہتا تھا پر یہ سوچ کر ہمت نہ کی۔۔۔۔ کے کہیں وہ مزید بپھر نہ اٹھے۔۔۔

"آپ کیوں سوری کر رہے ہیں سر؟؟" وہ انجان بن کر۔۔۔ طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے استفسار کرنے لگی۔۔۔

"کیونکے۔۔۔۔ میں شرمندہ ہوں۔۔۔ اور پلیز آئندہ خود کو ملازمہ مت کہنا" وہ حیران تھی اس کے لمحہ لمحہ بدلتے ہوئے رویے کو دیکھ۔۔۔

پہلے مسکرانا۔۔۔ پھر غصہ کرنا۔۔۔ اور اب شرمساری کے ساتھ نظریں جھکا کر کھڑے ہونا۔۔۔۔

"تکلیف اس بات کی نہیں کے میں ملازمہ ہوں۔۔۔تکلیف اس بات کی ہے عبد المنان۔۔۔کے تم نے میری سخصیت کو حقارت سے دیکھا۔۔۔مجھے کمتر گمان کیا۔۔مجھ پر چیخے۔۔۔"وہ اپنے آنسو ہاتھوں سے پونچھتے ہوئے روہانسہ آواز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"بچی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔میں تو صرف اس ل ئی ے غصہ ہوا کیونکے تم میرے سوال کا جواب نہیں دے رہی تھیں۔۔۔۔"وہ سمجھانے والے انداز میں کہنے لگا۔۔۔

"پلیز مانی۔۔۔اب بات بنانے کی کوشش نہ کرؤ۔۔۔"وہ قطعی انداز میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔

"میں بات نہیں بنا رہا۔۔میں صرف ہماری بیچ کی غلط فہمی کلیئر کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"عبد المنان کا سنجید گی سے کہنا اسے مجبور کر رہا تھا کے وہ اپنی ناراضگی کو ختم کرے۔۔۔

"او۔کے۔۔۔اگر آپ کی ساری باتیں کلیئر ہو گ ئی یں۔۔۔تو میں جاؤ ں"وہ سرد مہری سے کہتی ہوئی ی دروازہ کھولنے لگی۔۔۔

"سنو۔۔"

"اب کیا ہے؟؟؟"شازمہ پلٹ کر بے زاری سے پوچھنے لگی۔۔۔

"شکریہ"وہ نیچے کے ہونٹوں کو دانتوں میں دباتے ہوئے۔۔آہستگی سے گویا ہوا۔۔

"ضرورت نہیں۔۔۔تمھاری بے۔بی سیٹر ہوں میں۔۔۔"وہ سرسری سہ اس پر نظر ڈال کر کہنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ساری بے۔بی سیٹرز اتنی ہی جان چھڑکتی۔۔۔اور پرواہ ظاہر کرتی ہیں۔۔۔۔جتنا تم کرتی ہو؟؟؟"عبدالمنان اس کے چہرے کے مقابل جھک کر آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔معصومانہ سوال کرنے لگا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔پر۔۔۔م۔۔۔میں ا۔۔اپنا۔۔کا۔۔کام پوری ایمانداری سے کرتی ہوں"اس کا نزدیک آکر آنکھوں میں جھانک کر سوال کرنا۔۔۔شازمہ کو نروس کر گیا تھا۔۔۔وہ جھجھکے انداز میں نظریں چرا کر جواب دینے لگی۔۔۔اس کی زبان کی لڑکھڑاہٹ عبدالمنان کے چہرے پر پُراسرار مسکراہٹ بکھیر رہی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔برا نہ مانو تو پانی پیلا دو گی۔۔۔پیاری بے۔بی سیٹر جی۔۔۔۔۔۔۔وہ کیا ہے ناں تم سے لڑ لڑ کر میرا گلا خشک ہو گیا ہے۔۔۔۔"وہ اپنے گلے پر ہاتھ رکھ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

رونے کے سبب آنکھوں میں سرخی نمایا تھی۔۔۔۔چہرہ نہایت بھولہ سہ۔۔۔دوپٹہ تمیز سے سر پر اوڑھے ہوئے۔۔۔لائیٹ گرین رنگ کے سوٹ میں۔۔۔۔۔۔وہ کوئی حور معلوم ہو رہی تھی۔۔۔عبدالمنان کی نگاہیں اس کے وجود کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔

"یہ لو۔۔۔"اس نے پانی کا گلاس عبدالمنان کی جانب بڑھاتے ہوئے مدھم آواز میں کہا۔۔۔۔

"ویسے مانی۔۔۔مجھے تمھیں کچھ بتانا تھا"اس کا غصہ اب کافی ٹھنڈا ہو گیا تھا۔۔۔اور اس بات کا ثبوت اس کا دیھما لہجہ تھا۔۔۔

"بتاؤ۔۔"شازمہ کے چہرے پر خوف عیاں تھا۔۔۔اس نے اپنے ساتھ ہونے والا پورا واقعہ عبدالمنان کو جوں کا توں بیان کر دیا۔۔۔جسے سن کر بجائے سنجیدہ ہونے کے اس نے ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔

"میں سچ کہ رہی ہوں۔۔۔" شازمہ خاصہ زور دیتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

"ڈارلنگ تمھیں وہم ہو گیا ہے۔۔۔ اور کچھ نہیں ہے۔۔۔ بھلا ایک ہی شخص دو جگہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔" عبد المنان نے اس کی بات پر ذرا سہ بھی یقین نہ کیا۔۔۔۔

اس کی جگہ کوئی ی اور ہوتا تو یقیناً وہ بھی نہ کرتا۔۔۔

"مانی۔۔۔ اس نے مجھے کمرے سے نیکالا تھا۔۔۔ وہ باقاعدہ یہاں آکر کھڑا ہوا تھا۔۔۔ میں نے اس سے بات کی ہے۔۔۔ اتنا سب کچھ وہم نہیں ہو سکتا" شازمہ بے ترتیب جملے ادا کر رہی تھی۔۔۔ وہ اپنی بات پر یقین دلانے پر تلی تھی کے اس نے دو نعمان دیکھیں ہیں۔۔۔

"اچھا بابا۔۔۔ میں اگر تمھاری بات مان بھی لوں۔۔۔ تو کیا لوجک نکلتا ہے؟؟؟۔۔۔۔ اگر اس نے تمہیں کمرے سے باہر نکالا۔۔۔ تو پھر اس نے مجھے کچھ کیا کیوں نہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔ میں تو بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔ بلکے جب میری آنکھ کھلی۔۔۔ تو زرمین میرے کمرے میں تھی۔۔۔ نعمان نہیں۔۔۔" اس کے کہتے ہی شازمہ کے کان کھڑے ہو گ ئ ے تھے۔۔۔

"کیا؟؟؟۔۔۔۔ زرمین؟؟۔۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ رو۔۔۔ روح ت۔۔۔ تمھارے پ۔۔۔ پاس آئی ی تھی؟؟" شازمہ کا پورا جسم خوف و دہشت سے لرزنے لگا۔۔۔ وہ حواس و طاقت مجتمع کر کے پوچھنے لگی۔۔۔

"کتنی بار کہوں۔۔۔ روحیں عالَم برزخ میں ہوتی ہیں۔۔۔" عبد المنان جھنجھلا کر بولا۔۔۔

"اگر روحیں عالَم برزخ میں ہوتی ہیں تو زرمین تمھارے پاس نعمان کی شکل میں کیسے آئی ی؟؟" وہ لرزتی ہوئی ی آواز میں سوال کرنے لگی۔۔۔

"افففف۔۔۔۔۔۔یا میرے خدا۔۔۔ کیا ہو گا ان مسلمانوں کا۔۔۔۔ جن بیچاروں کو اپنے عقائد کا بھی نہیں پتا۔۔۔ اللہ کی بندی۔۔۔ یہ روحوں اور پریت آتماؤں کا تصور غیر مسلموں سے ہم تک پہنچا ہے۔۔۔ میری دادی کہتی تھیں۔۔ پوری دنیا دو عقیدوں میں بٹی ہے۔۔۔ ایک مسلم۔۔۔ ایک غیر مسلم۔۔۔۔ ہم مسلمان بہت بہادر رہیں۔۔۔ خوف تو مانو ہمیں چھو کر بھی نہ گزرا ہو۔۔۔۔ یہ غیر مسلم ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے ۔۔۔۔ کیونکے یہ بہت ڈرپوک ہوتے ہیں۔۔۔۔

مسلمانوں کے بہادر ہونے نے ان غیر مسلموں کو یہ خوف لاحق کر دیا کے کہیں یہ مسلمان ایک ہو کر پوری دنیا پر قابض نہ آجائیں۔۔۔۔ تو انھوں نے ایک پلین بنایا۔۔۔ مسلمانوں کی نئی آنے والی جنریشن میں خوف پھیلانے کا۔۔۔۔ اس کے لئے انہوں نے یہ من گھڑت فلمیں اور ڈرامے بنانا شروع کئے۔۔۔۔ خوف کے ساتھ ساتھ وہ غلط عقائد بھی سپلائے کرنے لگے۔۔۔ جیسے روحوں کا آنا۔۔۔ اپنے خون کے بدلے لینا۔۔۔۔ لوگوں کے جسموں میں گھس جانا۔۔۔۔ کسی کی جان لے لینا۔۔۔۔۔ شکلیں بدلنا۔۔۔۔۔۔

جبکے ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے روحیں کسی دوسرے کے بدن میں نہیں گھس سکتیں۔۔۔۔ خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی جانور کا۔۔۔"

"چلو میں تمھاری بات مان لیتی ہوں۔۔۔۔ کے روحیں عالَم برزخ میں ہیں۔۔۔ پھر وہ زرمین الگ الگ روپوں میں کیسے آرہی ہے؟؟" شازمہ ابھی بھی الجھی ہوئی سی تھی۔۔۔ اسے یقین تھا کے جیسے اس نے نعمان کے روپ میں دیکھا ہے وہ زرمین ہی ہے۔۔۔۔

”ویسے تو وہ لڑکی ہے۔۔۔۔۔۔ چلو فرض کرؤ۔۔۔۔ اگر میں تمھاری بات پر یقین کر کے یہ مان لوں کے وہ روپ بدلتی ہے۔۔۔ تو ہو سکتا ہے وہ کوئی ی جنی ہو۔۔۔۔“

”جنی؟؟۔۔۔“ وہ تعجب سے

”ہاں۔۔۔۔۔ جنی۔۔۔۔۔۔ یہ جن آگ سے پیدا ک ئی ے گ ئی ے ہیں۔۔۔ ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائی یں۔۔۔۔ ان کی عمر بھی بہت طویل ہوتی ہیں۔۔۔ یہ ہم انسانوں کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہوتے ہیں۔۔۔“ شازمہ اس کی بات سن گھمبیر لہجے میں سوچتے ہوئے۔۔۔۔

”تو اس کا مطلب وہ جنی ہے۔۔۔“ شازمہ کے پُر اعتماد لہجے میں کہتے ہی۔۔۔

”جی نہیں۔۔۔ وہ کوئی ی جنی نہیں ہے۔۔۔۔ وہ ایک نارمل لڑکی ہے۔۔۔ تمھاری طرح۔۔۔ بس خوبصورت بہت ہے۔۔۔ پریوں جیسی“ عبد المنان کا شوخی سے کہنا تھا کے شازمہ نے فوراً اس کے کندھے پر دھپ لگائی ی تھی۔۔۔

”ٹھرکی۔۔۔“ وہ منہ چڑھاتے ہوئے۔۔۔

”کیا؟؟؟۔۔۔ ٹھرکی؟؟۔۔۔ حد ہو گ ئی ی یہ تو۔۔۔ مجھ جیسے شریف لڑکے پر یہ تہمت لگاتے ہوئے تمھیں شرم آنی چاہیے۔۔۔۔“ وہ دنیا جہاں کی مظلومیت خود پر طاری کرتے ہوئے دہائی ی دینے لگا۔۔۔

”بس رہنے دو۔۔۔ تم اور شریف۔۔۔ کیوں ہم شریفوں کی بے عزتی کر رہے ہو۔۔۔“ شازمہ نے فوراً ہی جوابی کاروائی کی تھی منہ بسورتے ہوئے۔۔۔

”ہائے۔۔۔ ایک تم شریف۔۔۔ ایک میں شریف۔۔۔ کیوں ناں شریفوں کی قوم کو کچھ آگے بڑھایا جائے“ وہ شرارت سے کہتا ہوا شازمہ کے قریب ہوا۔۔۔

وہ اس کی شریر سرگوشی پر۔۔۔بدک کر چار قدم پیچھے ہوئی ی۔۔۔

"مانی سدھر جاؤ تم۔۔۔فلرٹ کرنا بند کرؤ۔۔۔میں پٹنے والی نہیں ہوں۔۔۔"اس نے چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے بھرم سے کہا۔۔۔تو عبدالمنان مسکراتے ہوئے۔۔۔

"ابھی عبدالمنان پر اتنا برا وقت بھی نہیں آیا۔۔۔کے تم جیسی بچی کو پٹائے۔۔البتہ اگر ڈارلنگ تمھاری خواہش ہے مجھ۔۔۔"ابھی وہ شرارت بھری نگاہوں سے کہتا ہوا اس کے قریب قدم بڑھا ہی رہا تھا۔۔۔کے شازمہ بیچ میں بول پڑی۔۔۔

"دل کُتی چیز ہے یا نہیں۔۔۔میں نہیں جانتی۔۔۔پر یہ بات میں دعوے سے کہ سکتی ہوں۔۔۔تم نہایت ہی کمینی اور بے شرم چیز ہو۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔

"۔۔۔بس جی۔۔۔یہ تو نوازش ہے آپ کی۔۔۔آپ کی حُسنِ نگاہ کا کمال ہے سارا۔۔۔۔جو اس نیک صفت انسان کو کمینا بنا رکھا ہے۔۔۔"عبدالمنان شوخی سے ایک آنکھ دبا کر گویا ہوا۔۔۔جس پر وہ دانت کچکچاتے ہوئے۔۔۔

"بڑے ہی بے شرم ہو مانی تم۔۔۔قسم سے"وہ کہ کر منہ چڑھا کر جانے لگی۔۔۔

وہ اسے جاتا ہوا دیکھ مسکرا کر۔۔

"زرمین تم یہاں؟؟"بس یہ جملا شازمہ کے کان کی سماعت سے ٹکرانا تھا۔۔۔اسے گمان ہوا۔۔۔اس کا سینہ مارے خوف کے شق ہو جائے گا۔۔۔اور ننھا سہ دل باہر نکل آئے گا۔۔۔

وہ بے حواسی کے عالَم میں۔۔۔بھاگتی ہوئی ی عبدالمنان کے پیچھے آکر اس کا بازو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ خوف و دہشت کے مارے آنکھیں میچ کر"مانی مجھے بچاؤ۔۔پلیز بچاؤ۔۔۔۔۔۔پلیز"بلک کر کہنے لگی۔۔۔

عبد المنان کا بے ساختہ قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔ تم نے میری جان نیکال دی تھی۔۔۔ میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں" شازمہ نے یہ کہ کر تکیہ اٹھا کر جیسے ہی حملہ کرنا چاہا۔۔

"ارے ارے۔۔۔ کچھ تو خیال کرؤ ظالم حسینہ۔۔۔ میرے لگی ہوئی ی ہے پہلے سے ہی" عبد المنان مظلوم سہ چہرہ بنا کر تکیہ اس کے ہاتھ سے چھینے کی مسلسل کوشش کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

دونوں کی لڑائی ی جاری تھی کے سیل کی بیل رنگ ہوئی ی۔۔۔

"بوڑھے بابا۔۔۔ او۔۔ نو وو۔۔۔ یہ تو بہت پکانے والے ہیں۔۔" وہ سیل پر شہاب صاحب کی تصویر دیکھ بے زاری سے گویا ہوا۔۔

"ایک منٹ۔۔۔ کیا تم نے کل ہونے والا واقعہ انہیں بتایا ہے؟؟؟" عبد المنان غرا کر شازمہ کو دیکھ سوال کر رہا تھا۔۔

اس کے جواب میں۔۔۔

شازمہ نے اپنی آنکھیں زور سے میچیں تھیں۔۔۔

"وہ میں ڈر گ ئی ی تھی۔۔۔ اس ل ئی ے" شازمہ نے اپنا دوپٹہ لبوں سے لگا کر۔۔۔ دبی دبی آواز میں جواب دیا۔۔۔۔

اس لمحے شازمہ کے بھولے چہرے کا بھی عبد المنان پر کوئی ی اثر نہ تھا۔۔۔ اس نے دانت پیستے ہوئے کال ریسیو کی۔۔۔

"ہم معذرت خواہ ہیں آپ کا ملایا ہوا نمبر اس وقت مصروف ہے۔۔۔۔ برائے مہربانی کچھ دیر بعد کوشش کریں۔۔۔ شکریہ "عبد المنان کال آپریٹر کے انداز میں کہ کر ابھی کال کاٹنے ہی لگا تھا۔۔

"عبد المنان "شہاب صاحب نے سخت لہجے میں اس کا نام لیا۔۔ تو وہ زبان دانتوں میں دبا کر۔۔

"بوڑھے بابا۔۔۔ عبد المنان معذرت خواہ ہے۔۔۔ آپ کا ملایا ہوا نمبر اس وقت شازمہ کی کلاس لینے میں مصروف ہے۔۔۔ برائے مہربانی ہو سکے تو پھر کبھی کال نہ کریں۔۔۔ شکریہ "اس نے آپریٹر کی طرح لب ولہجہ بنا کر جب یہ جملے آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے ادا کئے تو بدلے میں شہاب صاحب نے نہایت ہی خوبصورت و دلکش القابات سے نوازنا شروع کر دیا۔۔ جیسے سن کر وہ اعلی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔۔

"میری بات کان کھول کر سنو۔۔۔ تم ابھی کے ابھی گھر آؤ۔۔۔ اور کل کی میٹنگ میں تم میرے ساتھ آفس جاؤ گے۔۔۔ "ان کی بات سن۔۔۔۔ عبد المنان کے ماتھے پر چند بل نمودار ہو گئے تھے

شہاب صاحب نے ریش انداز میں کہ کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔

"شکر کرؤ۔۔۔ قتل حرام ہے۔۔۔ ورنہ آج میرے ہاتھوں تمھارا ہونا تھا "وہ پیچ و تاب کھاتے ہوئے شازمہ کو دیکھ گویا ہوا۔۔۔۔

جس پر شازمہ بھولہ سہ چہرہ بنا کر سوری سوری کرتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے باہر کی جانب دوڑ گئی۔۔۔۔۔۔

****----*****

"چھوڑو مجھے۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ ارے تھوڑا میری عزت کا ہی خیال کر لو۔۔۔ آخر اتنی بڑی سوپر ہٹ ہونے والی فلم کا ڈائریکٹر اور رائٹر ہوں میں۔۔۔"عبد المنان کی چیخوں سے پوری حویلی گونج رہی تھی۔۔۔ پر شہاب صاحب کے بھیجے ہوئے گارڈ پر اس کی کسی بھی بات کا کوئی اثر نہ تھا۔۔۔ وہ بوری کی طرح اسے آج پھر اپنے کندھے پر ٹنگائے سیڑھیوں سے نیچے تیزی سے اتر رہا تھا۔۔۔

"ابے سالے۔۔۔ دیکھ لی تیری دوستی۔۔۔۔۔ یہ نہیں کے بچانے کی ایک کوشش ہی کر لے۔۔۔"نعمان بھی سب کی طرح کھڑے ہو کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ابے۔۔ ایک ہوتا تو کوشش کر بھی لیتا۔۔۔ تجھے لینے تو پوری بارات آئی ہے۔۔۔"نعمان نے بیچارگی والا چہرہ بنا کر۔۔۔ بغیر جنگ میں شرکت کئے ہی۔۔۔ دشمنوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے تھے۔۔۔۔

"ابے۔۔۔۔ بزدل۔۔۔ تھوڑی تو ہمت دیکھا۔۔۔ آخر بچپن کا دوست ہوں تیرا"عبد المنان نے جاتے جاتے اس کی غیرت کو جگانے کی مکمل کوشش کی تھی۔۔۔

"سوری بھائی صاحب میں آپ کو نہیں جانتا"نعمان بجائے اسے بچانے کے۔۔۔۔ الٹا پہچاننے سے بھی انکار کر رہا تھا۔۔۔۔

"آآہ۔۔۔"عبد المنان کو کندھے پر ٹنگائے ابھی وہ دروازے سے باہر نیکلا ہی تھا کے ایک زور دار ڈنڈا کسی نے اس کے سر پر کھینچ مارا تھا۔۔۔

اگلے لمحے وہ سر پکڑے۔۔۔ اور عبد المنان زمین بوس پڑا تھا۔۔۔

"ہائے ظالم۔۔۔ بچے کی کمر توڑ ڈالی"عبد المنان اپنی کمر سہلاتے ہوئے دوہائی دینے لگا۔۔۔۔۔۔

"بچوں کی طرح بعد میں رو لینا۔۔۔ ابھی بھاگو"شازمہ تیزی سے ڈنڈا پھینک کر اسے اٹھانے آئی ی۔۔۔

"واہ بچی۔۔۔ آج تو دل جیت لیا"عبد المنان کو ذرا بھی توقع نہ تھی کے شازمہ جیسی نازک صفت لڑکی اس کی خاطر ایک لمبے چوڑے پہلوانی جسمانیت رکھنے والے گارڈ سے پنگا لے سکتی ہے۔۔۔

"تم ویسے بھی دل پھینک عاشق ہو۔۔۔ اب تیز بھاگو۔۔۔ اس سے پہلے تمھارے سارے باراتی اندر آئیں۔۔۔"شازمہ اس کا ہاتھ خود تھام کر اسے تیزی سے بھاگتے ہوئے حویلی کے پیچھے کی سائٹ لے گئی تھی۔۔۔۔

"یہاں تو راستہ ختم ہو گیا۔۔۔۔ اب کیا کریں؟؟۔۔۔۔ سب تمھاری غلطی ہے۔۔۔ کیا ضرورت تھی پیچھے کے دروازے پر تالا لگانے کی"شازمہ سر پکڑ۔۔۔۔ گھوری سے نوازتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"چلو"۔۔۔۔ پہلے اس نے تھاما تھا۔۔۔ اب عبد المنان نے مضبوطی سے ہاتھ پکڑ کر درخت کی جانب کھینچا۔۔۔

"کیا کر رہے ہو؟؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

"نظر نہیں آتا؟؟۔۔۔۔ درخت پر چڑھ رہا ہوں۔۔۔۔ یہاں سے باہر جانے کا یہی ایک راستہ ہے۔۔۔۔ اب چلو"وہ تیزی سے بولا۔۔۔

"مانی تم چلے جاؤ۔۔۔۔ مجھے درخت پر چڑھنا نہیں آتا"وہ ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ہر گز نہیں۔۔۔۔ ساتھ جائیں گے۔۔۔ چلو بے۔بی سیٹر جی۔۔۔۔"عبد المنان نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر اپنی گرفت اس کے ہاتھ پر مزید سخت کرتے ہوئے کہا۔۔

شازمہ کو اچانک اپنے پیچھے کوئی وجود محسوس ہوا۔۔۔ اس نے سر گھما کر پیچھے کی جانب دیکھا۔۔۔ تو کوئی بھی موجود نہ تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟۔۔"وہ شازمہ کے اچانک رک کر اِدھر اُدھر دیکھنے پر پوچھنے لگا۔۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں"وہ نفی میں سر جھٹک کر عبد المنان کا ہاتھ تھامے اوپر کی جانب چڑھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"اللہ۔۔۔۔۔۔ یہ تو بہت اونچائی ہے۔۔۔۔ میں یہاں سے جمپ نہیں لگانے والی۔۔۔ اگر میں مر گ ئی ی تو۔۔۔ ہائے اللہ میری تو ابھی تک منگنی بھی نہیں ہوئی ی ہے" جیسے تیسے کر کے وہ دونوں درخت کے سہارے سے دیوار کے اوپر چڑھ گ ئی ے تھے۔۔۔۔ اب اگلا مرحلہ کافی مشکل تھا۔۔۔۔ حویلی کی دیوار کافی اونچی بنی ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔ اب باہر کی جانب اترنے کے ل ئی ے اونچائی ی سے جمپ لگانا ضروری تھا۔۔۔

"بول تو ایسے رہی ہو۔۔۔ جیسے میری تو تین چار ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔ لو آگ ئی ے میرے باراتی۔۔۔۔ یہ سالے تو ہاتھ دھو کر پیچھے پڑیں ہیں۔۔۔ بوڑھے بابا تو بچے کی جان لے کر ہی چھوڑیں گے" وہ منہ بسور کہنے لگا۔۔۔

"چلو جمپ" عبدالمنان کے کہتے ہی اس نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

"پاگل ہو گ ئی ے ہو کیا؟؟؟؟ ۔۔۔۔۔ یا مجھے جیمز بانڈ کی اولاد سمجھ لیا ہے۔؟؟؟ ۔۔۔ اونچائی ی تو دیکھو ذرا ۔۔ کم از کم سات فٹ ہو گی۔۔۔۔ کچھ تو خدا کا خوف کرؤ۔۔۔۔ اب سوچ رہی ہوں غلطی ہو گئی تمہیں بچا کر ۔۔۔ ایک کا مر نا دو کہ مرنے سے بہتر تھا۔۔۔" وہ اپنے فیصلہ پر اب خود کو ہی کوس رہی تھی۔۔۔۔

"سات نہیں دس ہو گ ئی ی تقریبا" عبدالمنان کے کہتے ہی اس کا دل چاہا وہ اپنا سر کسی دیوار سے دے مارے۔۔۔۔۔

"شکریہ۔۔۔ میری معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے" شازمہ نے طنزیہ کہا۔۔۔ جس پر کھسیانا ہو کر معذرت طلب کرنے لگا۔۔۔

"سر آپ کے لگ جائے گی۔۔۔ نیچے آجائی یں" شہاب صاحب کے گارڈز کے کہتے ہی اس نے ایک بار شازمہ کی جانب دیکھ کر کہا

"کیا واپس چلیں؟؟"

”چھوڑو۔۔۔۔جمپ کرتے ہیں۔۔۔۔پھر جو ہو گا۔۔۔۔دیکھا جائے گا“اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

اس لمحے عبد المنان کو شدید احساس ہوا۔۔۔۔وہ بچی اس کے ل ئ ے بہت خاص ہے۔۔۔۔

”چلو“ یہ کہ کر بجائے جمپ کے۔۔۔اس نے اپنا آپ گارڈز کے حوالے کر دیا۔۔۔۔

شازمہ اس کے فیصلے پر الجھ کر رہ گ ئ ی تھی۔۔۔۔

”وہ پورے راستے یہی سوچتی رہی کے عبد المنان کیوں نہیں کودا۔۔۔

شہاب صاحب کے سامنے وہ مجرم بنی کھڑی تھی۔۔۔جبکے عبد المنان آتے ہی ان کے غصے کو مکمل اگنور کر۔۔۔

صوفے پر اوندھے منہ کر کے پڑ گیا تھا۔۔۔

”مس شازمہ۔۔۔یہ میں کیا سن رہا ہوں۔۔۔آپ نے میرے گارڈ پر حملا کیا؟؟؟“۔۔۔ان کے غصے سے کہتے ہی شازمہ نے اپنا تھوک نگلا تھا۔۔۔وہ نظریں جھکائے شرمسار کھڑی تھی۔۔۔

”ہاں۔۔۔بوڑھے بابا۔۔۔اتنا ہی نہیں۔۔۔کیا مارا تھا اس نے۔۔۔زبردست۔۔۔دل جیت لیا“عبد المنان فوراً ہی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے پُرجوش لہجہ میں گویا ہوا۔۔۔اس کا داد دینا شہاب صاحب کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔۔۔

”یہ کیا حرکت تھی مس شازمہ ؟؟۔۔۔کیا آپ کو اس الو کی بے۔بی سیٹر اس ل ئ ے بنایا گیا تھا ؟؟؟۔۔۔آپ نے بہت مایوس کیا ہے مجھے۔۔۔۔“شہاب صاحب کا چہرہ سرخ انگارے کی طرح لال ہو گیا تھا۔۔۔وہ سرد لہجے میں شازمہ کو دیکھ گویا ہوئے۔۔۔

"بوڑھے بابا اتنا ہی نہیں۔۔۔ یہ تو مجھے دس فٹ کی بلندی سے جمپ بھی کرانے لگی تھی۔۔۔ وہ تو میں نہیں کودا۔۔۔ اگر میری بات کا یقین نہ آئے تو جا کر پوچھ لیں اپنے گارڈز سے" شہاب صاحب کا غصہ آسمانوں سے باتیں کرتا دیکھ۔۔۔ عبد المنان نے موقعے پر چوکا لگایا تھا۔۔۔۔۔ بلا کی معصومیت چہرے پر طاری کرے جب اس نے شازمہ کی شکایت لگائی ی تو شازمہ مارے شاکڈ کے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"اللہ۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔ مانی۔۔۔ کچھ تو خدا کا خوف کرؤ۔۔۔۔ یہ سب میں نے تمھارے ل ئی ے کیا تھا۔۔۔۔ کیونکہ میں نے دیکھا تھا تم اس فلم کے لیے دن رات محنت کر رہے تھے۔۔۔ احسان فراموش کہیں کہ۔۔۔۔۔" وہ تپتی۔۔۔ کمر پر ہاں جمع کر جیسے میدان میں آئی۔۔۔

"دیکھا بوڑھے بابا۔۔۔ اس نے ابھی خود آپ کے سامنے قبول کیا ہے۔۔۔" یہ سنہرہ موقع بھلا عبد المنان کیسے چھوڑ سکتا تھا۔۔۔ اس نے فوراً ہی شازمہ کے الفاظ پکڑ ل ئی ے تھے۔۔۔۔۔ جس پر وہ بیچاری بوکھلا کر سر پکڑنے لگی۔۔۔۔

وہ عبد المنان تھا۔۔۔ بلکل پہیلی کی مانند۔۔۔۔

شازمہ کی حالت دیکھ زیر لب مسکرانے لگا۔۔۔۔

"مانی۔۔۔ میں نے سب کچھ تمھارے ل ئی ے کیا تھا۔۔۔" وہ جذباتی ہو کر اس سنگ دل کو جتانے لگی۔۔۔۔۔۔

جس پر وہ بے نیازی سے "تو کس نے کہا تھا کرنے کے ل ئی ے۔۔؟؟؟" ۔۔۔۔۔۔ "اب پلیز۔۔۔۔ خواہ مخواہ اپنی غلطی کا سہرا میرے سر پر ڈالنے کی کوشش نہ کرؤ۔۔۔۔" اس کی بات سنتے ہی شازمہ کا ٹمپریچر ہائی ی ہو گیا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔۔ کمینے۔۔۔ احسان فراموش کہیں کے۔۔۔ تم اس قابل ہی نہیں ہو۔۔۔۔ کے تمھارے ساتھ ہمدردی کی جائے" وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

جس پر عبدالمنان اپنے شرٹ کے کالرز فخرانہ پکڑ کر۔۔۔ "بس جی۔۔۔ کبھی غرور نہیں کرتا اپنی صفات پر۔۔۔" اس نے تپانے کا پورا پورا فرض ادا کیا تھا۔۔۔۔۔

شہاب صاحب ان دونوں کی بحث سن۔۔۔ مزید غصے سے بپھر اٹھے۔۔۔۔

"مس شازمہ۔۔۔" انھوں نے سخت لہجے میں با آواز بلند کہا۔۔۔

"بوڑھے بابا رکیں۔۔۔ آج تو میں اس کا دماغ ٹھیک۔۔" بولتے بولتے اس کے الفاظ منہ میں پھنس گ ئی ے تھے۔۔۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنی زبان دانتوں میں دباتے ہوئے آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔۔

"یہ میں نے کیا بول دیا" وہ دل ہی دل خود کو ملامت کر رہی تھی۔۔۔

جبکے عبدالمنان کا قہقہہ بلند ہوا تھا شازمہ کے منہ سے شہاب صاحب کے ل ئی ے بوڑھے بابا کے الفاظ سن۔۔۔۔ شہاب صاحب کو پہلے تو اپنے کانوں کی سماعت سے ٹکرانے والے لفظوں پر یقین ہی نہ آیا۔۔۔ پر عبدالمنان کا قہقہہ اس بات کا گواہ تھا کے شازمہ نے بوڑھے بابا کا لفظ واقعی ادا کیا ہے۔۔۔۔

"مس شازمہ۔۔۔ اس الو کے پٹھے کی صحبت کا آپ پر گہرا اثر نظر آنے لگا ہے۔۔۔ سو۔۔۔۔ پلیز کل سے یہاں آنے کا تردد نہ کیجیے گا۔۔۔ اپنا حساب کریں۔۔۔ اور جائی یں۔۔۔" شہاب صاحب کے سخت لہجے میں کہہ کر جاتے ہی عبدالمنان فاتحانہ نظر اس پر ڈالتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔

"بائے بائے بچی۔۔۔۔" اس نے پاس آکر ہلکے سے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

"تین پر چار۔۔۔۔" وہ فخرانہ مسکراکر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

"مانی۔۔۔ تم نہایت کمینے ہو۔۔۔ تم جیسا کمینہ شخص میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا" وہ غصے سے دانت کچکچاتے ہوئے۔۔۔

"ہائے ہائے۔۔۔ اور دیکھو گی بھی نہیں۔۔۔ تبھی کہتا ہوں۔۔۔ ظالم حسینہ تھوڑی ہی صحیح قدر کر لو میری" اس کا دل جلے انداز میں کہنا تھا کے عبد المنان پلٹ کر واپس اس کی جانب آیا۔۔۔ شوخی سے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہہ کر مسکرانے لگا۔۔۔

اس لمحے شازمہ کا دل چاہا اس کا خون کر ڈالے۔۔۔

"زہر لگ رہے ہو تم" شازمہ اس کے قریب آکر۔۔۔ کدروت بھری نظر سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے کہنے لگی

۔۔۔۔

"تو تم مجھے کون سہ شہد لگتی ہو۔۔۔" اس نے طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا۔۔۔

"میں تمھیں دیکھ لوں گی مانی کے بچے" وہ غراتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہائے ہائے۔۔۔ کب آئے گا وہ سنہرا وقت؟؟۔۔۔ ہم تو پلکیں بچھائے بیٹھے ہیں اس لمحے کی آس میں

"عبد المنان ایک آنکھ دباتے ہوئے شرارت سے بھرپور نگاہیں اس کے خوبصورت وجود پر ڈالے گویا ہوا۔۔۔۔ جس پر وہ ٹھیک ٹھاک تپی تھی۔۔۔

"تو یہ سب تمھارا پلین تھا۔۔۔ اس لئے تم نہیں کو دے تھے۔۔۔ تا کے مجھے آرام سے جاب سے نکلواسکو

"اس نے روتو سہ چہرہ بنائے۔۔۔ روہانسہ آواز میں کہا۔۔۔ اس کا چہرہ دیکھ عبد المنان اس کے مزید قریب آکر

۔۔

"ہر بار ایک ہی طریقہ۔۔۔بچی۔۔۔اس بار میں پھنسنے والا نہیں۔۔۔"اس نے کان میں ہلکے سے سرگوشی کی۔۔۔اور اسمارٹ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا اسیل دیکھنے لگا۔۔۔جو شازمہ نے بڑی ہوشیاری سے ریکارڈنگ پر لگا دیا تھا۔۔۔

"اس بار چار پر چار کر کے دیکھاؤ تو میں مانوں"وہ کھلا چیلنج دے کر مسکراتے ہوئے جانے لگا۔۔۔جس پر وہ معصوم لڑکی پاؤں پٹکتی رہ گئی ی۔۔۔

"اور ہاں۔۔۔چھوڑو"۔۔۔کچھ کہنا تھا اسے۔۔۔پر نا جانے دل میں کیا سمائی ی۔۔۔بولتے بولتے خاموش ہو گیا۔۔۔پر آنکھوں میں ایک عجیب سی کشش تھی آج۔۔۔

جسے شازمہ اپنے غصے میں محسوس نہ کر سکی۔۔۔

"تبھی اس نے جمپ نہیں کی۔۔۔یہ کمینا تو اوورٹیک کر گیا شازمہ تجھے۔۔۔کیا ضرورت تھی اس احسان فراموش کے ساتھ ہمدردی کرنے کی۔۔۔۔۔اب کیا ہو گا؟؟؟۔۔۔۔۔"شازمہ بڑبڑاتے ہوئے خودی کو ملامتیں کرنے لگی۔۔۔۔۔

****——————****

شہاب صاحب کو جب ان کے گارڈز نے پورا واقعہ بیان کیا تو ان کی آنکھوں میں جگنو جگمگائی ے تھے۔۔۔

"یااللہ۔۔۔میری جاب بچالے۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"وہ ویٹنگ روم میں بیٹھ کر خوب دعائی یں کر رہی تھی۔۔۔

"مس شازمہ۔۔۔آپ اندر جا سکتی ہیں"ریسیپشن پر کھڑی خوبصورت سی لڑکی نے اسے آواز دے کر کہا۔۔۔جس پر وہ نروس ہو کر ناخن منہ میں لینے لگی۔۔۔

"سوری سر۔۔۔میں واقعی بہت شرمندہ ہوں۔۔۔"شازمہ آفس میں داخل ہوتے ہی شرمسار لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔۔آپ بیٹھ جائی یں"شہاب صاحب تحمل سے بولے۔۔۔۔

"یس سر"اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ آکر چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔

"آپ کی فرح کے متعلق کبھی عبدالمنان سے بات ہوئی ی ہے؟؟"وہ تجسس سے استفسار کرنے لگے۔۔۔

"نہیں تو"اس نے فورا نفی میں گردن کو جمبش دی۔۔۔

"ہمممم۔۔۔۔میں آپ کو ایک موقع اور دیتا ہوں اپنی جاب بچانے کا۔۔۔"ان کے چی ئی ر سے ٹیک لگا کر کہتے ہی شازمہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔۔۔۔

"واقعی سر؟؟؟"

"جی بلکل۔۔۔پر آپ کو ایک چھوٹا سہ کام کرنا پڑے گا"شہاب صاحب کے کہتے ہی شازمہ کا ذہن کھٹک گیا۔۔۔

"کام؟؟؟۔۔۔۔وہ کیا سر؟؟؟"شازمہ اشتیاق سے پوچھنے لگی۔۔۔

"کل ایک میٹنگ ہونے جارہی ہے۔۔۔۔۔جس میں عبدالمنان کا شرکت کرنا ضروری ہے۔۔۔اگر آپ اسے منا کرلے آتی ہیں میٹنگ میں۔۔۔تو آپ اپنی بے۔بی سیٹر کی جاب کنٹینیو کرسکتی ہیں۔۔۔ورنہ اپنا حساب کاونٹر سے کلئیر کرلیجئے گا۔۔۔اوکے۔۔۔"ان کا دیا ہوا ٹاسک سنتے ہی شازمہ کے پسینے چھوٹے تھے۔۔۔۔

"پر سر۔۔۔۔یہ کیسے؟؟۔۔۔مطلب۔۔۔آپ اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں اس کی شخصیت سے۔۔۔۔وہ کبھی میرے کہنے پر نہیں آئے گا"شازمہ بیچارگی سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"چھوٹا سہ تو کام ہے۔۔۔ آپ آسانی سے کر لیں گی۔۔ مجھے پورا یقین ہے۔۔" شہاب صاحب پُر اعتماد ہو کر بولے۔۔۔

"سر یہ ناممکن ہے۔۔ وہ عبد المنان ہے۔۔ وہ کبھی نہیں آئے گا۔۔" وہ اپنی بات پر خاصہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔

"وہ آئی ے گا۔۔۔۔" ان کا پر اعتماد لہجہ شازمہ کو الجھن میں ڈال گیا تھا۔۔۔

"عجیب۔۔۔ جاب پر نہیں رکھنا تو صاف صاف بول دیتے۔۔ یہ فالتو میں اس ننھے سے دل کی امید جگانے کی کیا ضرورت تھی۔۔" وہ منہ ہی منہ بڑبڑاتے ہوئے آفس سے نکلی۔۔۔۔

"عبد المنان کو آفس لانا کوئی ی کھیل ہے کیا؟؟۔۔ خود اتنے پاور فل بزنس مین ہو کر بھی اپنے پوتے پر لگام نہیں ڈال پاتے۔۔ اور مجھ بیچاری ننھی سی جان پر اتنا ظلم۔۔" وہ ابھی بڑبڑاتے ہوئے اپنی ہی دھن میں مگن چل رہی تھی کے اچانک کسی سامنے سے آتے ہوئے شخص سے اس کا سر ٹکرا گیا۔۔۔

"آہ" دونوں ایک ساتھ سر پکڑ کر سہلانے لگے۔۔۔

شازمہ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو نہایت ہی خوبصورت و وجیہہ نوجوان اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

"سوری" شازمہ اپنا نچلا ہونٹ سختی سے دانتوں میں دبا کر مدھم لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کا بھولہ سہ چہرہ پہلی ہی نظر میں اس خوبرو نوجوان کے دل میں اتر گیا تھا۔۔ لبوں پر اس کی معصومیت دیکھ پیاری سے مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

"اٹس او۔ کے۔۔۔"

"اچھا سنیں۔۔۔ آپ یہاں جاب کرتی ہیں؟؟" شازمہ جانے لگی تو اس نے آواز دے کر روکتے ہوئے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

"بد قسمتی سے ہاں۔۔۔" شازمہ اس خوبرو نوجوان کے پاس آکر۔۔۔ پہلے اچھی طرح ماحول کا جائزہ لیتے ہوئے کہ کوئی سن تو نہیں رہا۔۔۔

ماحول کو کلیر پا کر۔۔۔ منہ بسور کر گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"بد قسمتی؟؟؟" وہ الجھ کر

"ہاں۔۔۔ اس آفس کے مالک نہایت ہی کھڑوس ہیں۔۔۔ اور ان کا بگڑا ہوا نواب۔۔۔ افففف۔۔۔ میں کیا بتاؤ ں آپ کو۔۔۔" شازمہ کا سر پکڑ۔۔۔ کہنا تھا کے وہ لڑکا اس کے چہرے کے خوبصورت ایکسپریشن دیکھ زیر لب مسکرانے لگا۔۔۔

"اگر آپ یہاں جاب کے سلسلے میں آئی یں ہیں۔۔۔ تو میری صلاح مانیں ابھی بھی وقت ہے۔۔۔۔ پلٹ جائیں۔۔۔ سچ بتاؤ ں۔۔۔ یہ پورا خاندان ہی مجھے پاگل لگتا ہے۔۔۔۔ خود تو اپنا بگڑا ہوا پوتا سنبھلتا نہیں۔۔۔ اور مجھ بیچاری ننھی سی جان سے کہتے ہیں کہ تم اسے کل میٹنگ میں لے آؤ۔۔۔ مطلب کچھ بھی۔۔۔ یار جاب پر نہیں رکھنا تو بندہ صاف صاف بول دے۔۔۔" وہ روتو چہرہ بنا کر اپنے دکھڑے سنانے لگی۔۔۔ جس پر وہ نوجوان اس کی سادگی پر سو سو جان فدا ہونے لگا۔۔۔۔

"اووو۔۔۔ پوری فیملی پاگل ہے" اس نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے سنجیدگی سے شازمہ کا کہا جملہ دہرایا۔۔۔

"بلکل۔۔۔۔ تبھی کہ رہی ہوں سوچ لو۔۔" وہ اپنی خاص رائے سے اسے نوازتے ہوئے۔۔۔

"جی بلکل۔۔۔ بہت بہت شکریہ آپ کا۔۔۔ مس؟؟؟" وہ ابرو اچکا کر

"شازمہ۔۔۔۔میرا نام شازمہ ہے"

"شازمہ۔۔۔۔ہمم۔۔۔۔شکریہ مس شازمہ۔۔۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا

جس پر وہ مسکراتے ہوئے الوداع کہ کر چلی گ ئی ی۔۔۔۔۔

"پوری فیلمی پاگل ہے" یہ کہتے ہوئے وہ لڑکا ایک بار پھر مسکرایا۔۔۔۔۔

****------*****

"مانی۔۔۔میں آجاؤ ں ؟؟"اس نے ہلکے سہ دروازے پر دستک دیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"آجاؤ۔۔۔"اندر سے اجازت ملنے پر وہ داخل ہوئی ی۔۔۔

"میں بیٹھ جاؤ ں"شازمہ کا بھولے پن سے پوچھنا۔۔۔عبد المنان کی پیشانی پر کچھ شکنیں نمودار کر گیا تھا۔۔۔

"بیٹھو"وہ اپنے برابر میں رکھی فائی لیں سمیٹتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"مانی۔۔۔"اس نے اتنے پیار سے کہا کے عبد المنان نے اپنا دل تھاما۔۔۔

اس کا محبت سے چور لہجہ عبد المنان کو خوفزدہ کرنے کے ل ئی ے کافی تھا۔۔۔

"میری ایک بات مانو گے ؟؟"اس کا لچک دار انداز میں پوچھنا تھا کے عبد المنان اپنے دل میں۔۔۔

"افففف۔۔۔کیا چیز ہے یہ ؟؟؟۔۔۔ایک بار اور اتنے پیار سے کہے گی۔۔۔تو جذبات پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا

"شازمہ کی پُر امید نظروں کا اس کے وجود کو تکنا عبد المنان کو نروس کرنے لگا۔۔۔۔

"دیکھو بچی۔۔۔اتنا پیار مت دیکھاؤ۔۔۔مجھ سے ہضم نہیں ہو گا۔۔"اس نے فوراہی ذرا سرد لہجے میں ٹوکا

"اچھاٹھیک ہے۔۔۔"عبد المنان کے ٹوکتے ہی اس نے اپنی ٹون نارمل کرلی۔۔۔"پر۔۔۔"وہ کہتے کہتے رک گ ئی ی۔۔۔

"پر کیا؟؟؟"وہ مکمل اس کی جانب متوجہ ہو کر ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"بوڑھے بابا نے ایک ٹاسک دیا ہے۔۔۔اگر میں نے پورا نہیں کیا تو میری جاب ختم۔۔"اس کے لہجے میں افسردگی جھلک رہی تھی۔۔۔

"کیا ہے وہ ٹاسک؟؟"اس نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

"وہ جو کبھی ہو نہیں سکتا۔۔"اس نے منہ بسور کر جواب دیا۔۔۔

"پھر بھی۔۔۔"

"کل ایک ضروری میٹنگ ہے۔۔۔اور وہ چاہتے ہیں تم اس میں شرکت کرؤ"وہ منہ لٹکائے بتانے لگی۔۔۔

"اس ل ئ ے تم یہ چیپ حرکتیں کر رہی تھیں"

"چیپ؟؟؟۔۔۔میں تو بس ایک آخری کوشش کر رہی تھی اپنی جاب بچانے کی۔۔۔تمھیں مکھن لگا کر۔۔۔"وہ روتو سہ چہرہ بنائے بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔عبد المنان اسے ٹک ٹکی باندھے دیکھتا ہی چلا گیا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔تو یہ بات ہے۔۔۔۔چلو۔۔۔بائے بائے۔۔۔۔بہت اچھا لگا آپ سے مل کر مس شازمہ عرف بچی"اس نے مسکراتے ہوئے الوادع کیا۔۔۔اور سامنے رکھی فائی لوں میں دوبارا اپنا منہ دے دیا۔۔۔مانو اسے کوئ ی فرق ہی نہ پڑا ہو۔۔۔۔

"تمھیں ذراسہ بھی فرق نہیں پڑے گا میرے چلے جانے سے؟؟" شازمہ کی آنکھوں میں یہ سوال کرتے وقت ایک آخری امید تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ کیوں پڑنا چاہ ئی ے؟؟" اس سنگ دل نے آخری امید بھی مانو پاؤں تلے روند دی تھی۔۔۔۔۔ اوپر سے۔۔۔۔ اس کا سوال دل کو گھائل کرتا معلوم ہوا۔۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ بلکل بھی نہیں پڑنا چاہ ئی ے۔۔۔۔" اس کی ستمگری پر دل تو چاہا ماتم کرے۔۔۔۔ پر کیا فائی دہ۔۔۔وہ تو شاید پتھر کا دل رکھتا تھا۔۔۔۔۔

اس کے طنزیہ جواب سن۔۔۔

عبدالمنان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔۔ گویا محظوظ ہو رہا ہو۔۔۔

"میں چلتی ہوں "عبدالمنان کا کوئی ی ری۔ ایکشن نہ دینا اسے سخت ناگوار گزرا۔۔۔ جس پر وہ غصے سے پاؤں پٹکتی ہوئی ی جانے لگی۔۔۔

"سنو" محبت سے چور لہجے میں اس نے پکارا۔۔۔

"کیا ہے؟؟؟" وہ بے دلی سے۔۔۔۔ بغیر موڑے پوچھنے لگی۔۔۔

"تھوڑی دیر میرے پاس بیٹھ جاؤ "اس کی بات سنتے ہی وہ حیرت سے پلٹ کر عبدالمنان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"کیوں؟؟" وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔۔ ابرو اچا کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

"کیونکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں"

"میں کے آگے بھی بول لو" وہ دل جلے انداز میں بول پڑی۔۔۔

"میں سوچ رہا ہوں۔۔۔ تم نے میری خاطر اس گارڈ کو مار کر بوڑھے بابا سے پنگا لیا تھا۔۔۔تو۔۔۔ تھوڑی سی مدد مجھے کر دینی چاہئ یے" وہ احسان کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔

بس اس کا کہنا تھا شازمہ دو دو فٹ خوشی سے اچھل پڑی۔۔۔

"واقعی ؟؟؟۔۔۔ تم سچ بول رہے ہو ناں ؟؟؟" وہ مسرت بھرے لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ تم سے جھوٹ بول کر مجھے کیا ملے گا۔۔۔" وہ لاپرواہی سے فائ ل سامنے شیشے کی میز پر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"شکریہ مانی۔۔۔ تم اتنے بھی کمینے اور خود غرض نہیں جتنا میں نے سوچا تھا۔۔" اس کے کہتے ہی عبد المنان نے سرد نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

جس پر وہ کھسیانا ہو کر معذرت طلب کر کے۔۔۔خوشی خوشی کمرے سے چلی گ ئ ی۔۔۔۔

"ویلکم۔۔۔۔ مجھے خود علم نہ تھا کے میرے سینے میں بھی ایک دل ہے۔۔۔"عبد المنان اپنے دل پر ہاتھ رکھ آہستگی سے ہمکلام ہوا۔۔۔

"غلطی ہو گ ئی ی یار۔۔۔۔۔۔ بچی کو تنگ کرنے کے چکر میں بوڑھے بابا کو انڈر اسٹیمیٹ کر بیٹھا۔۔۔۔ ہمم۔۔۔۔ تو دکھتی رگ پکڑ لی ہے انھوں نے میری۔۔۔۔ افففف۔۔۔ عبد المنان یہ کیا کر دیا تو نے۔۔۔۔" وہ اپنے سر پر فائ ل مارتے ہوئے خود کو ملامت کرنے لگا۔۔۔۔

*****--------*******

کافی دیر سے وہ چینل بدل رہا تھا۔۔۔ اچانک کمرے کے دروازے پر کسی نے ہلکے سے دستک دی۔۔۔

"اس وقت کون ہو سکتا ہے ؟؟؟" یہ سوچتے ہوئے ریموٹ سامنے میز پر رکھ کر دروازے کی جانب لپکا۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی مانو وہ مبہوت ہو گیا۔۔۔

سولہ برس کی بہت حسین اور پُر کشش لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔اس کی اٹھان بڑے غضب کی تھی ۔۔۔اس گداز پر شباب بدن میں جیسے بجلیاں بھری ہوں۔۔۔

شیلون کی ایک چنگھاڑتی ہوئی ی سرخ ساڑھی میں ملبوس تھی۔۔۔اس کا بلاؤ ذرا اس کے جسم کو چھپانے میں ناکام ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اس قدر حسین تھی کے اسے دیکھ کر مرد کے جذبات کا بھڑک اٹھنا فطری تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ رقصاں تھی۔۔۔

"اندر نہیں بلائی یں گے مجھے ؟؟" اس نے بڑے پیار سے کہا تو وقاص نے فورا راستہ چھوڑ دیا۔۔

"آپ کون ؟؟؟" وہ اندر آکر صوفے پر بیٹھ گ ئی ی۔۔۔وقاص کے پوچھتے ہی وہ مسکرا کر۔۔۔"میں زرمین"

"نام تو بہت پیارا ہے" وقاص تھوڑا سے فاصلہ پر بیٹھتے ہوئے اس حسین لڑکی کے نام کی تعریف کرنے لگا۔۔۔۔۔جس پر اس کے حسین چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

"شکریہ۔۔۔آپ عبد المنان ہیں ناں۔۔۔فلم کے ڈائریکٹر ؟؟۔۔۔مجھے فلم میں کام کرنے کا بہت شوق ہے۔۔۔آپ مجھے کوئی ی بھی چھوٹا موٹا رول دے دیں۔۔۔پلیز۔۔۔" وقاص اس کی بات سن مسکرانے لگا۔۔۔

"اوو۔۔۔تو یہ لڑکی فلم کے چکر میں آئی ی ہے۔۔۔لگتا ہے آج کی رات کافی مزے دار ہونے والی ہے۔۔۔سر تو ویسے بھی یہاں نہیں ہیں۔۔۔" اس کی آنکھوں میں شیطانیت ناچ رہی تھی۔۔۔

یہ سنتے ہی وہ اس حسین لڑکی کے قریب آگیا۔۔۔ "تم کافی خوبصورت ہو زرمین۔۔۔۔ پر یار۔۔ ہر چیز کی ایک قیمت ہوتی ہے۔۔۔" وقاص اس کے حسین ہاتھ کو اپنی گرفت میں لے کر مفاہمانہ انداز میں ابھی بول ہی رہا تھا کے اچانک گھپ اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔

"یہ لائی ٹ کو اچانک کیا ہو گیا؟؟" گھپ اندھیرے کے باعث ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا وہ حسین لڑکی کیا دکھائی دیتی۔۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔ میں موبائل کی فلیش اون کرتا ہوں" وقاص یہ کہ کر جیسے ہی فلیش اون کر کے اس لڑکی کے چہرے کی جانب روشنی کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وقاص کی ایک زوردار چیخ کمرے میں بلند ہوتی ہے۔۔۔۔ "تم۔۔۔ تمھ۔۔۔ تمھاری آن۔۔۔ آنکھیں" حواس وطاقت مجتمع کر کے بڑی مشکل سے اس کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔۔۔۔

اس لڑکی کی سبز رنگ آنکھیں اچانک سفید رنگ میں بدل گ ئی یں تھیں۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ چھوڑو" اس حسین لڑکی نے وقاص کا کالر ایک ہاتھ سے پکڑ کر اسے ہوا میں بلند کر دیا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے بے جان گڈے کی طرح زمین پر پٹک دیا۔۔۔

"تم جیسے وحشی درندوں کو جینے کا کوئی حق نہیں" وقاص نے خود کو سمبھال کر بھاگنا چاہا۔۔ مگر اس کی رفتار اس لڑکی کی رفتار کے مقابلے کچھ نہ تھی۔۔۔ وہ بھاگتے ہوئے دروازے پر پہنچا تو اس لڑکی کو وہاں پہلے ہی موجود دیکھ اس کے اوسان خطا ہو گ ئی ے۔۔۔ اس نے چنگھاڑتے ہوئے کہا تو وقاص کا دل اچھل کر حلق میں دھڑکنے لگا۔۔۔

"میں نے تمھارا کیا بگاڑا ہے ؟؟۔۔۔کیوں میرے پیچھے پڑی ہو ؟؟۔۔۔میں۔۔۔۔م۔۔۔میں

عب۔۔۔عبد المنان نہیں ہوں۔۔۔" اس نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا تو اس لڑکی کے چہرے پر خوفناک مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

اس لڑکی کے ایک قدم اس کی جانب بڑھاتے ہی۔۔۔وہ خوف سے لڑکھڑا کر پیچھے کی جانب گرا۔۔۔۔

"کیوں بھاگ رہے ہو مجھ سے ؟؟؟۔۔۔۔میرے پاس آؤ وقاص۔۔۔۔۔۔آج رات تو بہت مزے دار ہونے والی ہے۔۔۔" اس نے قریب آتے ہوئے کہا۔۔۔تو وقاص کنیوں کے بل اپنے وجود کو گھسیٹتے ہوئے پیچھے کی جانب جانے لگا۔۔۔۔

"""آہہہ" اس کے ایک اشارے سے بیڈ کی سائٹ پر رکھا ہوا کانچ کا جگ خود بخود اس کے ہاتھ میں آگیا۔۔۔وہ جگ اس لڑکی نے وقاص کے سر پر زور سے دے مارا۔۔۔۔۔جس کے سبب وہ اسی لمحے سر پکڑ کر بری طرح تڑپنے لگا۔۔۔۔

اس کے سر سے خون تیزی سے بہنے لگا۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسے تڑپ تڑپ کر بے ہوش ہوتا دیکھتی رہی۔۔۔۔

*******————————*********

"بچی ناشتہ کب بنے گا؟؟۔۔۔بھوک لگ رہی ہے مجھے ؟؟" وہ کچن میں چیختا ہوا داخل ہوا۔۔۔

"ابھی تیار ہی کر رہی ہوں۔۔۔تم جا کر بیٹھو" اس کا چہرہ روزانہ کی طرح کھلا کھلا نہ تھا۔۔۔۔اوپر سے اس کی آواز بھی کافی مدھم نکل رہی تھی۔۔۔۔آنکھیں بھی جھکی جھکی سی ہو رہی تھیں۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا؟؟"عبد المنان نے اس کی روشن پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھ کر ٹمپریچر چیک کیا۔۔۔

"اووو۔۔۔بچی۔۔۔تمھیں تو بہت تیز بخار ہے۔۔۔"اس کا ماتھا آگ کی طرح جل رہا تھا۔۔۔

وہ فوراً اسے اپنے ساتھ گیسٹ روم میں لے گیا۔۔۔

"بخار میں کام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟؟۔۔۔اوپر سے کچن میں کام کر رہی ہو چولہے کے پاس کھڑے ہو کر۔۔۔پاگل تو نہیں ہو؟؟"وہ غصے سے بولا۔۔۔پر آج اس کے غصے میں فکر کا عنصر نمایا تھا۔۔

"تمھاری میٹنگ ہے آج۔۔۔۔"

"میں تمھیں اس حالت میں چھوڑ کر کہیں نہیں جانے والا۔۔"اس نے قطعی انداز میں اعلان کیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔تمھیں تو بہانا چاہیے تھا ویسے بھی۔۔۔"وہ ہلکے سے منہ بسور کر بڑبڑائی۔۔۔

"کیا کہا؟؟؟۔۔۔"وہ تیوراچکا کر۔۔۔۔

"تم ویسے بھی مجھے جاب سے نکلوانا چاہتے ہو۔۔۔۔یہ موقع تم کیسے ہاتھ سے جانے دے سکتے ہو"وہ روتو سہ منہ بنا کر۔۔۔۔۔عبد المنان کے روبرو کھڑی ہو کر۔۔۔آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہائے ہائے۔۔۔میری بچی۔۔۔اتنی اچھی طرح جانتی ہو تم مجھے۔۔۔۔۔جب پتا ہے۔۔۔میں نکلوانا چاہتا ہوں تو مجھ سے مدد لینے کل رات کمرے میں کیوں آئی یں تھیں؟؟؟"وہ چہرے کے مقابل جھک کر اس کی حسین آنکھوں میں آنکھیں ڈال ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"بے وقوف ہوں ناں اس لئے۔۔۔"اس کا لہجہ اب غصہ میں بدل رہا تھا۔۔۔خود کو کوس کر۔۔۔پاؤں پٹکتی ابھی ایک قدم بھی نہ چلی تھی۔۔۔

"بچی۔۔۔واپس آؤ۔۔۔۔ آرام کرؤ۔۔۔۔"عبد المنان نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔مجھے نہیں کرنا۔۔۔۔میں یہاں کام کرنے آتی ہوں۔۔ آرام کرنے نہیں"وہ بھی سخت لہجے میں جواب دے کر جانے لگی۔۔۔

"پیار سے کہ رہا ہوں۔۔۔۔ سمجھ نہیں آرہی کیا؟؟۔۔۔۔یہاں آکر آرام کرؤ۔۔۔میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں"اس نے بغیر موڑے کہا تو جواب کی جگہ دروازے کے زور سے بند ہونے کی آواز اس کے کانوں کی ساعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

"اچانک سے دھندلا دھندلا کیوں نظر آرہا ہے؟؟"چولہا اون کرتے ہی اس کا سر بری طرح چکرانا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

"شازمہ تم ہار نہیں مان سکتیں۔۔۔۔ہو سکتا ہے اس ظالم کو ترس آجائے تم پر۔۔۔۔اور یہ آج کی میٹنگ میں خود چلا جائے۔۔۔اگر ایسا ہو گیا تو کرشمے سے کم نہ ہو گا"وہ اپنی ہمت خود بڑھا رہی تھی۔۔۔

"تمھیں سمجھ نہیں آتا؟؟؟۔۔۔۔میں کیا کہ رہا ہوں"وہ اس بار مزید سخت لہجے میں گویا ہوا۔۔اسے تیز بخار میں کام کرتا ہوا دیکھ۔۔۔

"اتنی ہمدردی ہو رہی ہے۔۔۔۔تو میٹنگ میں جاؤ مانی۔۔۔۔یہاں کھڑے ہو کر خواہ مخواہ اپنا وقت ضائع نہ کرؤ۔۔۔۔"اس کے کہتے ہی عبد المنان کا خون کھول گیا تھا۔۔۔۔

"میں آخری بار بول رہا ہوں بچی۔۔۔۔کمرے میں جا کر آرام کرؤ۔۔۔۔ورنہ میں خود اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔پھر شکوہ مت کرنا۔۔۔۔بغیر اجازت ٹچ کرنے کا۔۔۔۔"وہ آخری وارننگ جاری کرتے ہوئے۔۔۔

اسے بخار کی حالت میں چھوڑ کر جانا۔۔۔ عبد المنان کے ل ئی ے محالات میں سے تھا۔۔۔۔ اس کے چہرے پر رنج جھلک رہا تھا لیکن شازمہ اپنے غصے میں یہ دیکھنے سے قاصر تھی

"تو تم ایسے نہیں مانو گی۔۔" وہ شازمہ کو اپنی بات نظر انداز کرتا دیکھ غصے سے بولا۔۔۔

"کیا کر رہے ہو مانی؟؟؟۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔" اس نے تیزی سے آکر اسے اپنی باہوں میں بھر کر گود میں اٹھا لیا تھا۔۔۔۔۔ جس پر وہ پُر زور احتجاج کر رہی تھی۔۔۔ پر اس کے احتجاج کا عبد المنان پر ذرا سہ بھی اثر نہ تھا۔۔۔۔

"آرام سے لیٹو یہاں۔۔۔ میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں" وہ زبردستی اسے بیڈ پر لیٹا کر حاکمانہ انداز میں کہتا ہوا اپنا سیل جیب سے نکالنے لگا۔۔۔

"تمھیں کیا لگتا ہے مجھ میں اتنی ہمت نہیں کے میں اٹھ کر جا سکوں؟؟؟۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اٹھنا چاہا تھا۔۔

"ٹھیک ہے ڈارلنگ۔۔۔ تم اٹھو۔۔۔۔ لیکن اگلی بار بیڈ پر تم اکیلے نہیں ہو گی۔۔۔ خود بھی ساتھ۔۔۔" ابھی وہ سرد لہجے۔ میں۔۔۔ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بول ہی رہا تھا کے شازمہ اس کی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے۔۔۔

"بکواس بند کرؤ۔۔۔۔" وہ گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔۔۔

"تو چپ ہو کر لیٹ جاؤ واپس۔۔۔ ورنہ میں اس بکواس پر عمل بھی کر کے دیکھا دوں گا۔۔" اس نے بھرم سے کہا تو شازمہ نا چاہتے ہوئے بھی اس سر پھرے سے ڈر کر واپس لیٹ گ ئی ی۔۔۔

"یہ لو دوائی ی کھاؤ۔۔۔" اس نے دوائی ی ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا۔۔

دوسرے ہاتھ میں پانی کا گلاس ل ئی ے بیٹھا تھا۔۔۔۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ اپنے ڈرائیور سے کہو۔۔۔ مجھے گھر چھوڑ کر آجائے" اس نے دوائی ی کھاتے ہی عبد المنان سے منتی انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

"کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔۔ یہاں آرام سے رہو۔۔۔۔ تمھارا خیال رکھنے کے ل ئی ے میں ہوں یہاں۔۔۔ گھر پر پتا نہیں کوئی ی ہے بھی یا نہیں" آج تو عبد المنان کا مانو روپ ہی بدلا ہوا تھا۔۔۔ اس کے لہجے میں فکر کا عنصر نمایا جھلک رہا تھا۔۔۔ چہرے سے مسکراہٹ بھی غائی ب تھی۔۔۔۔۔

"تمھیں عادت نہیں ہے کام کرنے کی۔۔۔ مجھے گھر بھیج دو۔۔۔" اس نے پھر اپنی بات التجائی ی انداز میں دہرائی ی۔۔۔۔

"کہ دیاناں۔۔۔۔ کوئی ی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں سارے کام آج خود کر لوں گا۔۔۔ بس تھوڑا سہ گائیڈ کرتی رہنا۔۔۔۔۔"

عبد المنان کا دل ذرا بھی مطمئن نہ تھا اسے گھر بھیجنے پر۔۔۔۔۔

"تمھیں تو چائے تک بنانی نہیں آتی مانی۔۔۔۔ تم کیسے کرؤ گے؟؟۔۔۔۔۔" وہ پریشان ہو کر گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

"اللہ۔۔۔ اتنا پریشان مت ہو۔۔۔۔ میں کر لوں گا۔۔۔۔ تم بس آرام کرؤ" چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسے اطمینان بخش جواب دیا۔۔۔۔

دوائی ی کھاتے ہی وہ تھوڑی ہی دیر میں سو گ ئی ی۔۔۔۔۔۔

عبد المنان اس کے بیڈ کے پاس چی ئی رلگائے بیٹھ گیا۔۔۔۔"بچی سے کہ تو دیا ہے کے سب سمبھال لو گے۔۔۔ پر سمبھالو گے کیسے ؟؟؟۔۔۔۔ عبد المنان تمھیں تو واقعی چائے بنانا تک نہیں آتا۔۔۔۔ تو نے تو کچن کا چہرہ بھی شازمہ کے چکر میں دیکھنا شروع کیا۔۔۔ اب کیا کرے گا؟؟؟۔۔۔۔"وہ خود ی سے ہمکلام تھا۔۔۔

"آئی یڈیا۔۔۔ نیٹ سے پوچھتا ہوں۔۔۔"اس نے ہوا میں چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔

"چلو جی۔۔۔ تو پہلے سوپ بنایا جائے۔۔۔ بچی کے کھانے کے ل ئی ے۔۔۔"وہ کچن میں موبائ ل اپنے سامنے سیٹ کر کے اس میں دیکھ دیکھ کر سوپ بنانے لگا۔۔۔

"آہ"سوپ کے ل ئی ے سبزیاں کاٹتے وقت وہ اناڑی چھری سے اپنا ہاتھ ہی زخمی کر بیٹھا۔۔۔ پر ہار نہ مانی۔۔۔ اپنا کام پھر بھی جاری رکھا۔۔۔

"وووو"۔۔۔ چولھا تیز اون کرنے کے سبب آگ ڈائریکٹ اس کے حسین چہرے پر آئی۔۔ جس کے سبب وہ چونک کر پیچھا ہٹا تھا۔۔

"ہائے۔۔۔ یہ کیسا بنا ہے؟؟۔۔۔ اس میں تو کوئ ی ذائقہ ہی نہیں ہے"اس نے ہلکا سہ پہلے خود چکا تھا۔۔ سوپ نہایت ہی بد ذائقہ بنا تھا۔۔ جس پر وہ منہ بسور کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

"اب کیا کروں؟؟۔۔۔ یہ تو ذرا سہ بھی پینے کے مطلب کا نہیں ہے۔۔۔"وہ منہ بیگاڑتے ہوئے بولا۔۔۔ سیل کافی دیر سے رنگ ہو رہا تھا۔۔ پر اس پر شہاب صاحب کی تصویر دیکھ وہ اگنور کرنے لگا۔۔۔

"ہیلو۔۔ بوڑھے بابا۔۔ کیا کام ہے جلدی بولیں۔۔۔۔ میں بہت مصروف ہوں۔۔۔"اس نے سیل کان پر لگاتے ہی تیزی سے کہا۔۔۔

"تم اور مصروف؟؟۔۔۔۔ اچھا مزاق ہے۔۔۔"عبد المنان کی بات سن وہ طنز ک ئی ے بغیر نہ رہ سکے۔۔۔۔

"مزاق نہیں کر رہا۔۔۔ میں آج سیرس ہوں۔۔" اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔

"اووو۔۔۔ تو کیا میں لاڈ صاحب سے پوچھنے کی گستاخی کر سکتا ہوں کہ وہ کہاں مصروف ہیں؟؟" شہاب صاحب کے پوچھتے ہی وہ سرد لہجے میں۔۔۔۔

"آپ کام کی بات کر رہے ہیں یا کال کاٹ دوں؟؟"

"نالائق شرم نہیں آتی اپنے دادا سے ایسے بات کرتے ہوئے" وہ موبائل پر ہی چیخنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔

"دیکھیں بوڑھے بابا۔۔۔ آپ کے سارے دیئے ہوئے القابات مجھے منہ زبانی یاد ہو چکے ہیں۔۔۔ برائے مہربانی انہیں دہرا کر اپنا اور میرا قیمتی وقت ضائع نہ کریں اور ڈائریکٹ موضوع پر آئیں۔۔۔۔" اس نے سرد لہجے میں کہا تو شہاب صاحب مزید بھڑک اٹھے۔۔۔۔

"عبد المنان" وہ غصے سے بولے۔۔۔۔۔

"جی جی۔۔۔ آپ کا نالائق پوتا ہی بات کر رہا ہوں۔۔۔ آگے تو بولیں۔۔۔" وہ نہایت بے زاری سے گویا ہوا۔۔۔

"کہاں ہو تم اس وقت؟؟۔۔۔۔ میٹنگ اسٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔ کیا مس شازمہ نے تمھیں بتایا نہیں؟؟؟۔۔۔۔" شہاب صاحب کے سخت لہجے میں استفسار کرتے ہی۔۔۔۔

"کچن میں۔۔۔" اس کے کہتے ہی شہاب صاحب مارے شاکڈ کے چیئر سے ٹیک ہٹاتے ہوئے۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔ کچن میں؟؟۔۔۔ تم وہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟"

"میری بچی بیمار ہے۔۔۔ 102 بخار ہے اسے۔۔۔ اس لئے سوپ بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔"

شہاب صاحب کو اپنے کانوں کی سماعت پر ذرا بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"تم سوپ بنا رہے ہو؟؟" وہ حیرت سے دوبارا تصدیق کرنے لگے۔۔۔

"ہاں۔۔۔ بابا۔۔ ہاں۔۔۔۔ پر اس ظالم نے قسم کھا رکھی ہے میرے ہاتھوں سے نہ بنے کی۔۔۔ تین بار بنانے کی کوشش کر چکا ہوں۔۔۔ پر جیسے کامیابی تو مجھے منہ چڑا رہی ہو۔۔ ویسے آپس کی بات ہے بوڑھے بابا ۔۔۔ کبھی آپ نے کچن کی شکل دیکھی ہے؟؟۔۔۔" وہ منہ بسور پوچھنے لگا۔۔۔

عبد المنان جیسے شخص کے منہ سے اس طرح کی باتوں کا تصور کرنا بھی محال کے مترادف ہے۔۔۔ شہاب صاحب بے یقینی سے اپنے کان میں انگلی گھمانے لگے۔۔۔

"کیا ہوا جواب تو دیں؟؟۔۔۔ کبھی دادی کے لئے کچھ بنایا ہے کبھی؟؟" عبد المنان تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ ایک بار چائے بنائی تھی بس۔۔۔۔ وہ بھی بڑی بد ذائقہ بنی تھی"۔۔۔

"اووووووو۔۔۔ تو یہ بد ذائقہ پن آپ سے وراثت میں ملا ہے مجھے۔۔۔"

"یہ چھوڑو۔۔۔ آفس کب آؤ گے یہ بتاؤ؟؟؟" انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

"ابھی بچی کی طبیعت خراب ہے۔۔۔ اسے اکیلا چھوڑ کر نہیں آ سکتا"

"تو اسے گھر بھیج دو" وہ تیزی سے بولے

"ہرگز نہیں۔۔۔۔۔" اس نے قطعی انداز میں نفی کر دی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے تمھاری مرضی۔۔۔ پر مس شازمہ کو بتا دینا کل سے جاب پر آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔" شہاب صاحب کے کہتے ہی اس کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔

"اسکی طبیعت ناساز ہے کم از کم اس کا ہی خیال کر لیں" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

"طبیعت اس کی خراب ہے۔۔۔۔ تمھاری نہیں۔۔۔۔ تم آفس آؤ۔۔۔۔ مس شازمہ کا خیال رکھنے کے لئے میں کسی کو بھیج دیتا ہوں۔۔۔۔"

"جی۔۔ بہت بہت شکریہ آپ کی اس کرم نوازی و احسان کا۔۔۔۔ پر مجھے ضرورت نہیں۔۔۔۔ میں بچی کا خیال خود رکھ لوں گا۔۔۔۔" اس نے سپاٹ سے جواب دیا۔۔۔۔۔

"اور رہی بات آفس آنے کی۔۔۔۔ تو میں آپ سے پہلے بھی کہ چکا ہوں۔۔۔۔ میں اسے چھوڑ کر نہیں آؤں گا۔۔۔۔۔" یہ کہ ابھی وہ کال کاٹنے ہی لگا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ تو ایک ڈیل کر لیتے ہیں۔۔۔"

"ڈیل؟؟؟۔۔۔۔" وہ تعجب سے۔۔۔۔

"ہاں۔۔ ایک چھوٹی سی ڈیل کر لیتے ہیں۔۔۔۔ میں مس شازمہ کو جاب سے نہیں نکالوں گا لیکن بدلے میں تمہیں فرح سے ملنا ہو گا۔۔۔"

ان کے کہتے ہی عبد المنان کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔۔۔

"یہ ناممکن ہے۔۔۔۔۔ میں اس فرح سے کسی قیمت پر نہیں ملنے والا۔۔۔ اور پلیز شازمہ کو اپنی سیاست سے دور رکھیں۔۔۔۔ یہ میری پہلی اور آخری وارننگ ہے۔۔۔۔" اس کے لہجے میں بلا کا بھرم تھا۔۔۔۔

۔وہ دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

"اس میں تمھاری ہی بھلائی ہے۔۔۔۔ سمجھتے کیوں نہیں تم؟؟" انھوں نے پھر ایک بار عبد المنان کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔

"شاید میں سمجھنا ہی چاہتا۔۔۔او۔کے۔۔۔" اس نے سپاٹ سہ جواب دے کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔

"شکر۔۔۔ چلو یہ اس قابل تو ہے۔۔۔کے وہ پی سکے۔۔" آخرکار وہ سوپ بنانے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔ سوپ لے کر شازمہ کے پاس چلا آیا۔۔۔۔

وہ ابھی تک سو رہی تھی۔۔۔

"شکر اللہ کا۔۔۔۔بخار اتر گیا" اس کا ٹمپریچر چیک کیا۔۔۔۔

تو وہ اب نارمل تھا۔۔۔

"بچی اٹھو۔۔۔" اس نے بڑے پیار سے آواز دے کر اٹھایا۔۔۔۔۔

"اٹھ کر بیٹھو۔۔۔" اس کے کہنے پر وہ اپنے وجود میں ہمت جمع کر بڑی مشکل سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

"یہ لو۔۔۔" اس نے سوپ دیا تو ایک چمچہ منہ میں ڈالتے ہی وہ حیرت سے عبدالمنان کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

"یہ تم نے بنایا ہے؟؟" وہ ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

"ہاں۔۔۔نیٹ سے دیکھ کر۔۔۔" اس کے کہتے ہی شازمہ حیرت کے غوطے کھا رہی تھی۔۔۔۔اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کے عبدالمنان خود اس کے لئ ے اپنے ہاتھوں سے سوپ بنا کر لایا ہے۔۔۔۔

"اب ایسے مت دیکھو۔۔۔۔پی لو۔۔۔۔مجھے پتا ہے اچھا نہیں بنا۔۔۔۔پر پہلی بار کے اعتبار سے مجھے تو ٹھیک ٹھاک لگا۔۔۔۔"

"ٹھیک ٹھاک؟؟؟" اس نے حیرت سے کہا۔۔۔۔

اب زیادہ نخرے مت دکھاؤ۔۔۔۔ایک تو میڈم کے لئے پورے دن کچن میں کھڑا رہا۔۔انگلی تک کٹوائی ی۔۔۔۔پر میڈم کے تو نخرے ہی نہیں مل کے دے رہے۔۔" وہ منہ بسور کہنے لگا۔۔۔

اس کے شکوۓ سن شازمہ کے چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔۔

"بہت اچھا بنایا ہے۔۔۔"اس کی تعریف سن پہلے تو عبدالمنان شاکڈ میں آگیا۔۔۔

"واقعی؟؟۔۔۔ تمھیں اچھا لگ رہا ہے؟؟"اس کے لہجے سے ہی اب مسرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ میری امی سے تو اچھا ہی بنایا ہے تم نے"اس کے کہتے ہی عبدالمنان نے خوشی سے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا۔۔

"یس"۔۔۔۔۔

"تم میٹنگ میں نہیں گ ئی ے ناں؟؟"وہ روتو سہ چہرہ بنا کر۔۔۔

"میری بات ہو گ ئی ی ہے بوڑھے بابا سے۔۔۔ اس ل ئی ے تم آرام سے سوپ پیو۔۔۔ اور یہ فکر کا ڈیپارٹمنٹ میرے ل ئی ے چھوڑ دو"اس نے اطمینان بخش انداز میں کہا۔۔۔

شازمہ آج پہلی بار اس کا بلکل مختلف روپ دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو نہایت ہی کی ئی رنگ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم نے کچھ کھایا صبح سے؟؟"اس کے سوال کرنے پر عبدالمنان کو یاد آیا کے وہ تو بہت بھوکا تھا۔۔۔ پر شازمہ کی طبیعت دیکھ اس کی بھوک پیاس دونوں ہی اڑ گئیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں بعد میں کھالوں گا تم فکر مت کرؤ۔۔۔ کہا ہے ناں میں نے۔۔ آج فکر کا ڈپارٹمنٹ میرا ہے۔۔"وہ اپنے کالرز پکڑ کر اتراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔ جس پر شازمہ کے چہرے پر خوبصورت تبسم بکھر آئی ی۔۔۔۔

اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ دیکھ۔۔۔۔ اب جا کر عبدالمنان کے دل کو ذرا قرار آیا تھا۔۔۔۔

"تم بھی یہی پی لو۔۔۔ویسے بھی اچھا بنا ہوا ہے" شازمہ کے کہتے ہی عبدالمنان نے مسکرا کر اس کے ہاتھ سے چمچہ لے لیا۔۔۔

اور اسی کا سوپ پینے لگا۔۔۔۔ جس پر وہ گھور کر دیکھتے ہوئے۔۔۔

"اپنا الگ لے آئو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔اس جیسا مزا اس میں نہیں ہو گا۔۔" وہ مسکراتے ہوئے آنکھ دبا کر بولا۔۔۔

"فلرٹو۔۔۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے بولی۔۔۔ جس کے جواب میں۔۔۔ آج فقط۔۔۔وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

وہ آرام سے بیٹھ کر کھانے میں مگن تھا جبکے شہاب صاحب کی نگاہ باہر کی جانب ٹکی تھی۔۔۔مانو کسی کا انتظار کر رہے ہوں۔۔۔

شازمہ طبیعت خراب ہونے کے سبب گیسٹ روم میں آرام کر رہی تھی۔۔۔

"میں کل جا رہا ہوں" عبدالمنان نے بلند آواز میں اعلان کیا مگر وہ یہ دیکھ حیران تھا کے شہاب صاحب اس کی بات کا کوئی ری۔ ایکشن نہیں دے رہے تھے۔۔۔

بس کھانے کی پلیٹ میں چمچہ ہلا رہے ہیں

"کیا ہوا بوڑھے بابا؟؟۔۔۔ کوئی آنے والا ہے کیا؟؟" عبدالمنان کے ابرو اچکا کر استفسار پر وہ بوکھلا کر نفی میں گردن ہلانے لگے۔۔۔

کوئی وجہ تو تھی۔۔۔۔جو آج وہ اس قدر بے چین تھے۔۔۔۔

ان کی بوکھلاہٹ دیکھ عبد المنان کا دماغ کھٹکا تھا۔۔۔

"ہیلو ڈیڈ" کہتے ہوئے۔۔۔ ایک چالیس سال کا خوبرو مرد گھر میں داخل ہوا۔۔۔ اسے دیکھتے ہی شہاب صاحب مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجائے تیزی سے اس کی جانب بڑھ گ ئی ے۔۔۔

عبد المنان کے کانوں کی سماعت سے جیسے ہی اس شخص کی آواز ٹکرائی ی۔۔

اس نے کانچ کا گلاس مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔۔

وہ آواز زہر کی مانند تھی۔۔۔

جسے سنتی ہی اس کے پورے جسم میں خون کی گردش تیز ہو گئی۔۔۔۔

اس کے مسلسل بولنے اور ہنسنے کی آوازیں عبد المنان کا خون کھولا رہی تھیں۔۔۔۔ وہ گلاس اٹھا کر کھڑا ہوا۔۔۔

"وووو۔۔۔ تو ان کا انتظار کر رہے تھے آپ" وہ شہاب صاحب کی جانب چلتا ہوا آکر سرد لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

عبد المنان کا لہجہ نفرت بھرا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے کدورت ٹپکتی ہوئی ی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

"عبد المنان ایک بار بیٹھ کر تحمل سے بات کر لو۔۔۔۔۔ یہ۔۔" ابھی شہاب صاحب سمجھانے والے انداز میں بول ہی رہے تھے کے وہ غصے سے بھڑک اٹھا۔۔۔

"تحمل سے بات کرؤں۔۔۔ اور وہ بھی کس سے ؟؟؟؟۔۔۔ اس آدمی سے۔۔ جو بچپن میں۔۔۔ مجھے آپ کے پاس پھینک کر چلا گیا تھا۔۔۔ اور اب لوٹا بھی اپنے مقصد سے ہے۔۔۔" اس نے ایک ایک حرف چبا چبا کر فرح پر کدورت بھری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

"کس لہجے میں بات کر رہے ہو تم مجھ سے ؟؟۔۔۔ تمھارے دادا نے تمھیں اتنی تمیز بھی نہیں سکھائی کے بڑوں سے کس طرح بات کرتے ہیں۔۔۔" فرح صاحب نہایت سخت لہجے میں عبد المنان کو دیکھ بولے۔۔۔

"تمیز؟؟۔۔۔۔ ہمم۔۔۔ دیکھیں تو بوڑھے بابا۔۔۔ مجھے آج تمیز کا لیکچر کون دے رہا ہے۔۔۔ "وہ طنز کا تیر فرح پر چلاتے ہوئے مسکرانے لگا۔۔۔

۔۔ "مجھے لیکچر دینے سے کہیں بہتر ہے۔۔۔ آپ اولاد کے حقوق سیکھیں۔۔۔ او۔ کے۔۔۔ "عبدالمنان ان کے قریب آکر اپنی شہادت کی انگلی فرح کے سینے پر رکھتے ہوئے۔۔۔ دنیا جہاں کی نفرت آنکھوں میں سمیٹے تلخ انداز میں کہ کر۔۔۔۔ پلٹ کر گیسٹ روم کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

"تمھارے دادا کے بے جا لاڈ پیار نے تمہیں جانور بنا دیا ہے۔۔۔ جسے نہ بات کرنے کی تمیز ہے نہ۔۔۔ "فرح صاحب اس کی جرات پر غصے سے بپھر کر با آوازِ بلند بول ہی رہے تھے۔۔۔ کے اس نے پوری قوت سے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس ان کی جانب مڑ کر زور سے فرش پر دے مارا۔۔۔

جس پر وہ دونوں چونک کر پیچھے ہٹے تھے۔۔۔۔ شازمہ یہ شور سن تیزی سے گیسٹ روم سے نکل کر آئی ی تھی۔۔۔

"شکر کریں ابھی تک یہ جانور خود کو زخمی کر رہا ہے۔۔۔۔ آپ کو نہیں۔۔۔۔ ورنہ چیر پھاڑ کرنا۔۔۔ جانوروں کا پسندیدہ مشغلہ ہوتا ہے۔۔۔۔ "وہ شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے کہ کر وہاں سے باہر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

"مس شازمہ۔۔۔ جلدی اس کے ساتھ جائیں۔۔۔ کچھ بھی ہو جائے اکیلا مت چھوڑیئے گا اسے۔۔۔ "شہاب صاحب تیزی سے حاکمانہ انداز میں گویا ہوئے۔۔۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر فوراً اس کے پیچھے دوڑی۔۔۔

"مانی۔۔۔ مانی۔۔۔ ہیلو۔۔۔ بات تو سنو میری۔۔۔ مانی۔۔۔ "وہ پیچھے پیچھے کار تک آن پہنچی تھی۔۔۔۔

"دروازہ کھولو۔۔۔ مجھے بھی بیٹھنا ہے "شازمہ نے کار کے شیشے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

مگر تب تک وہ کار اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔ اس نے شازمہ کی ایک نہ سنی۔۔ اور تیزی سے کار چلاتے ہوئے لے گیا۔۔۔

"مانی۔۔۔۔ رک جاؤ پلیز۔۔۔ مانی۔۔۔ میری بات تو سن لو" عبد المنان رنج وغصے کی ملی جھلی کیفیت سے سرشار تھا۔۔۔

دنیا میں سب سے زیادہ نفرت اسے فرح صاحب سے تھی۔۔۔ جو اسے چھوٹی سی عمر میں اس کے دادا دادی کے پاس پھینک کر ہمیشہ کے ل ئی ے لندن شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔۔

جہاں اس کی کار مین گیٹ سے باہر نکل رہی تھی۔۔۔ وہیں سامنے سے سفید رنگ کی کار مین گیٹ سے داخل ہو رہی تھی۔۔۔

اس کار میں بیٹھے ہوئے خوبرو نوجوان کی نظر سب سے پہلے عبد المنان کی کار کے پیچھے بھاگتی ہوئی ی شازمہ پر پڑی۔۔۔ جسے دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں جگنو جگمگائی ے تھے۔۔۔۔۔

"مس شازمہ آپ یہاں ؟؟" وہ تیزی سے اس کی جانب چلتا ہوا آیا۔۔۔

"مانی۔۔۔ رک جاؤ" وہ عبد المنان کے پیچھے زور زور سے ابھی تک آوازیں لگا رہی تھی
جبکے اس کی کار آنکھوں سے اجھل ہو چکی تھی۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ مس شازمہ۔۔۔ میں آپ سے بات کر رہا ہوں" شازمہ کا ذہن مفلوج ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔ اس نے عبد المنان کی آنکھوں میں شدید کرب محسوس کیا تھا۔۔۔۔ اسے خوف لاحق تھا کے کہیں وہ خود کو کوئی ی نقصان نہ پہنچالے۔۔۔۔

"میں کیا کروں ؟؟" وہ اپنا سر پکڑ روہانسہ آواز میں بولی۔۔۔

”کیا ہوا ہے ؟؟۔۔۔ آپ اتنی پریشان کیوں ہیں ؟؟“ وہ خوبرو نوجوان فکر مند لہجہ میں گویا ہوا۔۔

”مانی۔۔مانی کہیں خود کو کچھ کر نہ لے۔۔۔ میں نے اس سے پہلے اُسے اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا۔۔۔۔“ مانو اس کی تو جان نکلے جا رہی تھی۔۔۔

پہلے ہی صبح سے جسم میں بخار شریف فرما تھے۔۔۔۔ اور اب عبد المنان کا غصے سے کار لے کر نکلنا اس کی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ جان ہلکان کر رہا تھا۔۔۔

”آپ اس کی فکر نہ کریں۔۔۔“ شازمہ کو عبد المنان کی فکر میں گھلتا ہوا دیکھ وہ خوبرو نوجوان الجھ گیا تھا۔۔۔۔ اسکے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے دلاسہ دینے لگا۔۔۔

”مس شازمہ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ؟؟۔۔۔ آپ سے کہا تھا ناں اسے اکیلا مت جانے دیجئے گا۔۔۔“ شہاب صاحب آتے ہی اس بیچاری بیمار لڑکی پر برس پڑے تھے۔۔۔۔

”دادا جان مس شازمہ کی کوئی ی غلطی نہیں ہے۔۔۔ یہ بیچاری تو اسے روکنے کی بھرپور کوشش کر رہیں تھیں ۔۔“ وہ خوبرو نوجوان فوراً ہی شازمہ کی سائیڈ لیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

”قاسم تم بیچ میں مت بولو“ فرح صاحب اسے خاموش کرانے لگے۔۔۔

”او۔کے ڈیڈ۔۔۔ اب میں چلتا ہوں۔۔۔“ فرح صاحب یہ کہ کر قاسم کو چلنے کا اشارہ کرنے لگے۔۔۔۔

”اتنی سنگ دلی مت دیکھاؤ۔۔۔۔ تمھارا خون ہے وہ۔۔۔۔“ شہاب صاحب ان کی سنگ دلی پر مزید خاموش رہ سکے۔۔۔

”پلیز ڈیڈ۔۔۔ میں اسے اپنا بیٹا نہیں مانتا۔۔۔ وہ صرف ایک بھاگی ہوئی ی حرام زادی کی اولاد ہے۔۔۔ جسے دیکھ کر بھی میرا خون کھول اٹھتا ہے۔۔۔“ فرح صاحب کے کہتے ہی شازمہ کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

"وہ تمھارا بھی بیٹا ہے۔۔۔ تمھارا خون دوڑتا ہے اس کی رگوں میں۔۔۔اس گھٹیا عورت کے گناہ کی سزا اس بیچارے کو کیوں دے رہے ہو؟؟۔۔اس کا کیا قصور ہے ان سب میں؟؟؟۔۔"شہاب صاحب جذباتی ہو کر فرح کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے اسے احساس دلانے کی کوشش کر رہے تھے کے عبد المنان بے قصور ہے۔۔۔

"مجھے نفرت ہے اس سے۔۔۔جب اسے دیکھتا ہوں۔۔۔اس کی ماں کا چہرہ میری آنکھوں میں گھومنے لگتا ہے۔۔۔یہ تو میں صرف آپ کی ضد پر واپس پاکستان آیا ہوں۔۔۔۔ورنہ میری نظر میں میرا صرف ایک بیٹا ہے۔۔میری پوری جائیداد کا اکلوتا وارث۔۔۔۔۔قاسم۔۔۔"یہ کہتے ہی انھوں نے قاسم کی جانب دیکھا۔۔۔

آج شازمہ کو شدت سے عبد المنان کے کرب کا احساس ہو رہا تھا۔۔

شازمہ کی نگاہوں میں اس کا مسکراتا ہوا چہرہ چھم سے لہرا گیا۔۔۔

"کیسے اتنی تکلیف میں بھی مسکرا لیتا ہے وہ؟؟؟۔۔۔کیسے؟؟؟۔۔"آہستہ سے پلک جھپکی تو دو آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے گرے۔۔۔

"تم نے آج تک عبد المنان کے ساتھ جتنی نا انصافیاں کی ہیں میں نے سب برداشت کر لیں۔۔۔۔۔پر اب جو تم کرنے جا رہے ہو وہ نا انصافی نہیں۔۔۔گناہ ہے۔۔اور یہ میں تمھیں کسی صورت نہیں کرنے دوں گا۔۔۔عبد المنان کا بھی تمھاری جائیداد پر اتنا ہی حق ہے جتنا قاسم کا ہے۔۔۔میں نے تمھیں اس امید میں پاکستان بلایا تھا کے ایک بار اپنے بیٹے کا معصوم چہرہ دیکھ لو گے۔۔۔۔۔تو شاید تمھاری سوئی ہوئی محبت جاگ اٹھے۔۔۔اور تم اس بچے کا حق اسے دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔۔پر نہیں۔۔تم تو آج بھی اتنے ہی پتھر دل ہو جتنے 23 سال پہلے تھے۔۔۔۔"شہاب صاحب تلخ لہجے میں فرح سے کلام کر رہے تھے۔۔۔

"میں نے آپ سے فون پر بھی کہا تھا۔۔۔اور میں اب پھر کہتا ہوں۔۔۔۔عبدالمنان سے میرا کوئی ی تعلق نہیں۔۔۔۔"فرح قطعی انداز میں اعلان کرتے ہوئے قاسم کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"عبدالمنان کو ڈھونڈو۔۔۔اور جلد سے جلد اسے میرے پاس لاؤ"شہاب صاحب کے حاکمانہ انداز میں کہتے ہی ان کے گارڈز عبدالمنان کو ڈھونڈنے نکل پڑے تھے۔۔۔۔

******---　　---******

اس کی کار ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ڈائریکٹ حویلی آیا تھا۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟؟؟"عبدالمنان پوری جان سے تڑپ اٹھا تھا اپنے والد کو دیکھ۔۔۔۔ننھے سے دل پر لگے سارے زخم آج پھر تازہ ہو گ ئ ے تھے۔۔۔۔اسے اپنے وجود سے بھی نفرت ہو رہی تھی۔۔۔۔آج پھر اپنے وجود کو ختم کرنے کی ٹھانی تھی۔۔۔پنکھے سے ابھی وہ رسی باندھ ہی رہا تھا کے نا جانے وہ حسین و جمیل لڑکی کہاں سے نمودار ہو گ ئ ی۔۔۔۔وہ بہت پیار سے عبدالمنان سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔لیکن وہ کوئی ی جواب نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

"خودکشی حرام ہے۔۔۔کیا خبر نہیں تمھیں؟؟"اس حسین لڑکی کی آواز کانوں میں رس گھولتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

پر آج دل اس قدر غم سے نڈھال تھا کے عبدالمنان موت سے کم کسی چیز پر راضی نہ تھا۔۔۔

"میں سکون کا متلاشی ہوں۔۔۔۔اور یہ سکون شاید میری موت میں پوشیدہ ہے۔۔۔۔میں ختم۔۔۔سب دکھ درد ختم۔۔۔"اس نے رسی باندھتے ہوئے روہانسہ آواز میں کہا۔۔۔۔اس کے لہجہ شدتِ کرب کا پتا دے رہا تھا۔۔۔

"سکون کے متلاشی ہو۔۔ تو قرآن پڑھو۔۔۔ ایمان وروح دونوں تازہ ہو جائی یں گے۔۔۔ خودکشی میں اگر سکون پوشیدہ ہوتا تو خدا اسے حرام قرار کیوں دیتا۔۔ نادان لڑکے۔۔۔" اس دلربا کے چہرے پر حسین مسکراہٹ رقصاء تھی۔۔۔۔

اس کی چمک دار سبز آنکھیں عبدالمنان کے وجود کو دیوانوں کی طرح تک رہی تھیں۔۔۔

"میں اس وقت بات کرنے کی حالت میں نہیں ہوں۔۔۔ تو پلیز یہاں سے جاؤ" وہ نہایت سرد لہجے میں دھاڑا

۔۔۔۔

پر وہ تو مانو پتھر کی تھی۔۔۔ کوئی ی اور ہوتی تو بے عزتی گمان کر کے رونے لگتی۔۔۔ پر وہ تو بجائے رونے یا جانے کے۔۔۔ الٹا مسکرا مسکرا کر عبدالمنان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"چلو مجھے بتاؤ۔۔۔۔ کیا غم لاحق ہے اس چھوٹی سی عمر میں تمھیں؟؟" وہ محبت سے چور لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

"مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا تمھیں؟؟؟" وہ سختی سے اس کے وجود کو دیکھ گویا ہوا۔۔۔

"چلو نہ بتاؤ۔۔۔۔ میں ہمزاد سے پوچھ لیتی ہوں" اس نے اطمینان بخش انداز میں کہا۔۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔۔ کس سے پوچھو گی؟؟" وہ اسٹول سے نیچے اترتے ہوئے الجھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"تمھارے ہمزاد سے" وہ مسکراتے ہوئے دوبارہ اپنی بات دہرانے لگی۔۔۔

"تم میرے ہمزاد سے کیسے بات کر سکتی ہو؟؟؟۔۔۔ تم کوئی ی جادوگرنی ہو؟؟۔۔۔ یا کوئی ی عالم ؟؟؟۔۔۔۔" وہ اس حسین و جمیل لڑکی کی بات سن۔۔۔ اپنی خودکشی بھول۔۔۔۔ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"بتاؤ مجھے عبدالمنان کے ہمزاد کیا وجہ ہے اس لڑکے کے اتنے رنجیدہ رہنے کی؟؟؟۔۔۔۔" وہ حسین لڑکی اپنی نظریں عبدالمنان کے وجود پر ٹکائے تجسس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

"کس سے بات کر رہی ہو؟؟؟۔"عبد المنان نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔۔۔

اسی لمحے۔۔۔۔ایک اور عبد المنان حاضر ہوا۔۔۔جو شکل و صورت و جسامت میں بلکل عبد المنان جیسا تھا۔۔۔

یہ الگ بات تھی کے اسے صرف وہ حسین لڑکی دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

گویا عبد المنان کی آنکھوں پر پردہ تھا۔۔۔

"میں عبد المنان کا ہمزاد ہوں۔۔میں پیدائش سے اس کے ساتھ پلا بڑا ہوں۔۔۔کیا جاننا چاہتی ہو مجھ سے؟؟؟"

"کیوں خودکشی کر رہا ہے عبد المنان؟؟؟"اس حسین لڑکی کے پوچھتے ہی عبد المنان کے ہمزاد نے سب بیان کر دیا۔۔۔

اب اس حسین لڑکی کے آگے عبد المنان کی پوری زندگی کھلی کتاب کی مانند تھی۔۔۔۔

"تم پاگل ہو کیا؟؟؟۔۔۔لگتا ہے ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے تمھارا؟؟۔۔۔۔فلحال اگر اپنی عجیب و غریب باتیں کر لیں ہوں تو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔سکون سے مرنے بھی نہیں دیتا یہاں کوئی"یہ کہتا ہوا وہ واپس اسٹول پر چڑھ کر اپنے گلے میں پھندا ڈالنے لگا۔۔۔۔

"عبد المنان عرف مانی۔۔۔۔۔۔بچپن سے آج تک اس جھوٹ کے سے ساتھ بڑا ہوا کے اس کے والدین ایک کار ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے تھے۔۔۔۔جب وہ صرف دو سال کا تھا۔۔۔۔"ابھی اس حسین لڑکی نے اتنا کہا ہی تھا کے عبد المنان کے کان کھڑے ہو گئے مارے شاکڈ کے۔۔۔۔۔

"تمھیں کیسے پتا؟؟؟"وہ تعجب بھری نگاہ سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"دادادادی نے ماں باپ کی کبھی کمی محسوس نہ ہونے دی۔۔۔۔۔وہ اپنے دادادادی کی آنکھوں کا تارا تھا۔۔۔۔۔اسے دیکھ دیکھ کر ہی وہ دونوں جیتے تھے۔۔۔۔۔زندگی بہت خوبصورت گزر رہی تھی۔۔۔۔۔کے اچانک ایک دن دادی کی طبیعت خراب ہو گئی۔۔۔۔عبد المنان نے گمان کیا۔۔۔وہ جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔۔۔کیونکے جان بسی تھی عبد المنان کی ان میں۔۔۔۔پر ایسا نہ ہوا۔۔۔۔۔آخری وقت میں وہ کسی فرح نامی شخص کو دیکھنے کی آخری خواہش ظاہر کرنے لگیں۔۔۔۔۔۔عبد المنان پریشان ہو گیا۔۔۔۔۔یہ نام پہلے تو کبھی نہ سنا تھا۔۔۔۔"

"تمھیں یہ سب کیسے پتا؟؟؟۔۔۔۔"وہ حیران و پریشانی کے عالَم میں اس حسین لڑکی سے الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

"دادی کے جنازے پر ایک فرح نامی شخص آیا۔۔۔جسے دیکھ عبد المنان کے دادا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔۔۔۔اس دن عبد المنان کو علم ہوا کے وہ یتیم نہیں تھا۔۔۔بلکے اس کے ماں باپ دونوں زندہ ہیں۔۔۔۔اس کی ماں دو سال کی عمر میں اپنے عاشق کے ساتھ رات کی تاریکی میں بھاگ گ ئی ی تھی۔۔۔۔جس کی بے وفائی ی کا صدمہ عبد المنان کا باپ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔اس نے عبد المنان کو یہ کہ کر دادا کے پاس پھینک دیا کے اسے یتیم خانے میں چھوڑ آئیں۔۔۔اور خود ہمیشہ کے ل ئی ے لندن سفٹ ہو گ ئی ے۔۔۔۔وہاں دوسری شادی کر لی۔۔۔"

"چپ ہو جاؤ۔۔۔۔چپ ہو جاؤ پلیز۔۔۔۔"عبد المنان کی پوری زندگی اس نے بیان کرنا شروع کر دی تھی وہ چیختا ہوا اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ۔۔۔بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔یہ وہ تلخ حقیقت تھی جس سے عبد المنان پورے ایک سال سے بھاگ رہا تھا۔۔۔۔

جب سے اس حقیقت کا علم ہوا تھا کے اس کی ماں ایک بھاگی ہوئی ی بد کر دار عورت تھی وہ جیتے جی مر گیا تھا۔۔۔

اور باپ کا زندہ ہوتے ہوئے اپنا بیٹا نہ ماننا۔۔۔اس کے دل پر بڑے گہرے زخم لگا گیا تھا۔۔۔

زندگی کی تلخ حقیقت جب اس پر آشکار ہوئی ی تو مانو اسے اپنے وجود سے ہی نفرت ہونے لگی۔۔۔۔

اس قدر نفرت و کدورت کے وہ اس وجود کو ختم کر دینا چاہتا ہے۔۔۔

"چیییییییپ" وہ سر پکڑ کر اپنی پوری جان سے چیخا۔۔۔

*******--   ----******

آنکھ کھلی تو خود کو ہسپتال کے ایک بیڈ پر لیٹا ہوا پایا۔۔۔وہ حیرت سے اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگا۔۔۔۔

چہرے پر اسے دیکھتے ہی پیاری سی مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

اس کا ایک ہاتھ عبد المنان کے حسین رخسار پر۔۔۔۔ دوسرا ہاتھ نیچے کی جانب لٹکا ہوا۔۔۔اپنا بھولا سہ چہرہ بیڈ پر ٹکا کر بے خبر زور و شور سے خراٹے لے کر سو رہی تھی۔۔۔

"بچی" اپنے رخسار پر مس ہوا وا۔۔۔۔۔شازمہ کا ہاتھ دیکھ۔۔۔۔۔ مسکرانے لگا۔۔۔

"اللہ اللہ۔۔۔ اتنی زور سے خراٹے لے رہی ہے۔۔۔اسے ریکارڈنگ کا بڑا شوق ہے ناں۔۔۔اب دیکھو بچی میں کیا کرتا ہوں۔۔۔" اس نے آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنے رخسار سے ہٹا کر بیڈ پر رکھا اور اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

بیڈ کے برابر والی ٹیبل پر شازمہ کا سیل رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے سیل پر پاس ورڈ دیکھ منہ بسورنے لگا۔۔۔

"کیا پاس ورڈ ہو سکتا ہے بچی کا؟؟" وہ سوچ میں پڑھ گیا تھا۔۔۔ اگلے ہی لمحے چہرے پر پُر سرار مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔

"شاید مجھے پتا ہے پاس ورڈ کیا ہو سکتا ہے۔۔" اس نے کہہ کر اپنے اندازے کے مطابق پاس ورڈ ڈائل کیا۔۔۔

"پتا تھا مجھے۔۔۔ یہی پاس ورڈ ہو گا۔۔۔ واہ عبدالمنان تم تو جینیس ہو۔۔۔" وہ اپنے کندھے پر فخرانہ تھپ تھپاتے ہوئے خود ہی کو داد دینے لگا۔۔

اس نے شازمہ کے خراٹے ریکارڈ کر کے اپنے سیل پر یہ ریکارڈنگ سینڈ کر دی تھی۔۔ اور ساتھ ساتھ اس کے سیل سے ڈیلیٹ بھی۔۔۔

موقع واردات سے اس نے سارے ثبوتوں کو مٹا دیا تھا اور سیل واپس اس کی جگہ پر رکھ کر آہستگی سے واپس لیٹ گیا۔۔۔ شازمہ کا ہاتھ بھی واپس اپنے رخسار پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔۔

"پانی پانی" اس نے پانی کی پکار لگائی تو شازمہ فوراً چونک کر اٹھی۔۔۔

"ابھی دیتی ہوں" اس نے جگ سے پانی نکال کر اسے سہارے سے اٹھایا۔۔۔

"شکریہ" اس نے پانی پیتے ہی شکریہ ادا کیا۔۔

"میں یہاں کیسے آیا؟؟" عبدالمنان الجھ کر...

"تمھیں پینک اٹیک آیا تھا۔۔۔" اس نے افسردگی سے جواب دیا۔۔

"کیا؟؟۔۔۔" یہ سن وہ نا سمجھی میں اپنا سر کھجانے لگا۔۔۔

"تم ٹھیک تو ہو ناں مانی؟؟" وہ فکرمند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

"میری چھوڑو۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟؟۔۔" عبدالمنان کے پوچھنے پر وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"تم کیا بہت روئی تھیں؟؟" اس کی آنکھیں سوجھی سوجھی سی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔ عبدالمنان نے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا تو فوراً نفی میں گردن کو جمبش دینے لگی۔۔۔

"میرے ل ئی ے روئی ی ہو؟؟" وہ شوخی سے اپنا چہرہ اس کے قریب کر ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔

"نہی۔۔۔۔ نہیں تو۔۔۔۔" وہ بوکھلا کر بولی۔۔۔

"وہ تو آنکھوں میں کچرا چلا گیا تھا میرے۔۔۔۔" اس نے اکڑ کر اپنا بھرم قائی م رکھنا چاہا۔۔۔

جس پر وہ مسکراتے ہوئے اپنی پیشانی بڑی محبت سے اس کی پیشانی سے ٹکرا دیتا ہے۔۔۔

"آہ۔۔۔" وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے عبد المنان کو گھوری سے نوازنے لگی۔۔۔

"تو وہ فرح تمھارا۔۔۔۔" وہ کہتے کہتے رک گ ئی ی۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ وہ فرح میرا باپ ہے۔۔۔۔ میں اس کی جائی ز اولاد ہوتے ہوئے بھی ایک گالی ہوں۔۔۔۔" عبد المنان نہایت رنجیدہ ہو کر اپنی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

شازمہ نے محسوس کر لیا تھا کے وہ اپنے آنسو چھپا رہا ہے۔۔۔۔

"سوری۔۔۔۔ میں بھی کیا فالتوہ ٹوپک لے کر بیٹھ گئی۔۔۔" اس نے مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔ پر۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔ جس پر وہ تجسس سے۔۔۔

"پر کیا؟؟"

"پر تم علمندی والی باتیں بھی تو نہیں کر سکتیں ناں۔۔۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔ اس ل ئی ے فالتوہ باتیں کنٹینیو کرو۔۔۔ میں سن رہا ہوں" اس کے مزاحیہ انداز میں کہتے ہی شازمہ نے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

"مانی۔۔۔ میں صرف تمھارے بیمار ہونے کا لحاظ رکھ رہی ہوں۔۔۔۔ او۔کے۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے سمجھانے لگی۔۔۔۔

"بوڑھے بابا کہاں ہیں؟؟" اس نے ابرو چڑھا کر پوچھا۔۔۔

"بوڑھے بابا۔۔۔وہ صبح ہی گ ئی ے ہیں یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔ان کی کوئی ی میٹنگ تھی۔۔۔۔پر کہ کر گ ئی ے ہیں واپسی پر یہیں آئی یں گے۔۔۔پتا ہے پوری رات یہاں تمہارے پاس ہی بیٹھے رہے۔۔۔۔ان کی آنکھیں بار بار ابدیدہ ہو جارہی تھی تمہیں دیکھتے ہوئے"شازمہ کے بتانے پر اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ آیا تھا ۔۔۔۔

"اچھا بے۔بی سیٹر جی ایک کام کرئو۔۔۔سامنے صوفے پر جا کر آرام سے سو جاؤ۔۔۔"عبد المنان واقف تھا کے وہ ضرور پوری رات جاگی ہو گی اس کی خاطر۔۔۔۔بس بولے گی نہیں۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔مجھے ابھی نیند نہیں آرہی۔۔۔"اس نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"زرمین۔۔۔۔وہ کہاں ہے ؟؟"عبد المنان کے زرمین کا نام لیتے ہی شازمہ کا چہرہ سفید پڑنے لگا تھا۔۔۔

"اس کا نام مت لیا کرئو۔۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے"وہ گھبرا کر بولی۔۔۔

"بچی میں سیریس پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔وہ کہاں ہے ؟؟"وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

"تو میں کون سہ مزاق کر رہی ہوں۔۔۔۔مجھے واقعی اس سے ڈر لگتا ہے۔۔۔"وہ جتاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"کیا چڑیلیں بھی ڈرتی ہیں ؟؟"وہ معصومانہ انداز میں تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

"پتا نہیں۔۔۔۔اپنی زرمین سے جا کر پوچھو۔۔۔وہ بہتر جواب دے سکے گی"وہ دانت کچکچاتے ہوئے کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

"ایک عجیب بات شئی ر کرئوں ؟؟"عبد المنان ابرو اچکا کر گھمبیر لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

"اگر کوئی ی فالتو کا جوک ہوا تو ناک توڑ دوں گی تمھاری"وہ غرا کر وارننگ جاری کرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔

"میری ناک کی دشمن۔۔۔۔اس وقت میں سیرس ہوں۔۔۔تم ہی فالتو میں سیرس سین کو کامیڈی بنانے پر تلی ہو۔۔۔" اس نے سر جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

"بتاؤ پھر۔۔" وہ اشتیاق سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

"وہ ہم زاد سے باتیں کر سکتی ہے"

"ہمزاد؟؟۔۔۔۔اب یہ کیا بلا ہے؟؟؟؟۔۔۔۔۔" وہ الجھ کر

"افففففف۔۔۔۔۔بچی۔۔۔۔۔تمھیں ہم زاد نہیں پتا؟؟" وہ اپنا سر پکڑ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔" وہ معصومیت سے نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔۔

"تم کیا کرؤ گی بڑے ہو کر؟؟" وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔

"شادی" وہ اپنے خوبصورت چہرے کو ہاتھوں سے چھپا کر شرماتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"آج کل کے بچوں کے خواب بھی بس شادی تک محدود ہو گ ئ ے ہیں" وہ منہ بسور کر طنزیہ کہنے لگا۔۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔۔۔تم تو چالیس پچاس سال کے بوڑھے ہو نا۔۔۔۔" وہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولی۔۔۔۔پھر اپنی آواز بھاری کرتے ہوئے عبد المنان کی نقل اتارنے لگی۔۔۔"آج کل کے بچوں" ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے عبد المنان نے اس کے سر پر ہلکی سی دھپ لگائی ی۔۔۔۔۔

"ایسی کیوٹ حرکتیں مت کیا کرؤ۔۔۔۔۔" وہ ٹوکتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔۔اچھی لگتی ہوں؟؟؟" وہ آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے اترا کر بولی۔۔۔۔

"تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟؟۔۔۔۔۔دوائی ی کھا کر نہیں آئی یں کیا؟؟" اس نے مضحکہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔تم نے جو ساری کھالی تھیں" وہ منہ چڑا کر بولی۔۔۔

"ویسے ہمزاد سے باتیں کرنا کوئی ی بڑی بات ہے؟؟۔۔۔اور یہ ہمزاد ہے کون؟؟۔۔۔ کوئی ی رشتے دار اس کا؟؟؟۔۔۔۔" اس کے سوالات سن عبدالمنان اپنا سر پکڑ رہا تھا۔۔۔۔

"ہاں رشتے دار ہے۔۔۔ پر اس کا نہیں۔۔۔ تمھارا۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے طنزیہ گویا ہوا۔۔۔

"میرے رشتے دار اتنے عجیب ناموں والے نہیں ہیں۔۔ او۔کے۔۔۔" وہ منہ چڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔

"اب بتا بھی دو۔۔۔" عبدالمنان اس کی معصومیت پر ابھی چہرے کے ایکسپریشن دے ہی رہا تھا کہ وہ بے تابی سے بولی

"ہمزاد ایک قسم کا جن ہے۔۔۔ جب انسانی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ایک جن بھی پیدا ہوتا ہے۔۔۔ اسی جن کو فارسی میں ہمزاد کہتے ہیں۔۔۔۔"

"اوووووو۔۔۔۔ تو کیا ہمزاد میرے ساتھ بھی پیدا ہوا ہے؟؟" وہ بھولہ سہ چہرہ بنا کر تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔

"تم انسان کی بچی نہیں ہو کیا؟؟" اس نے سپاٹ سہ جواب دیا۔۔۔ جس پر وہ جواباً عجیب عجیب منہ بنانے لگی۔۔۔

"تو یہ ہمزاد نامی جن کیا کرتا ہے؟؟" اس کے ذہن میں پھر ایک سوال آیا تھا جو وہ فوراً ہی عبدالمنان سے پوچھنے لگی۔۔۔

"یہ گمراہ کرنے کا کام کرتا ہے۔۔۔ مومنوں پر تو اتنا خاص اثر انداز نہیں ہو پاتا۔۔ پر کافروں کے یہ سر چڑھ کر بولتا ہے۔۔۔"

"الحمدُ للہ۔۔۔ میں تو مسلمان ہوں۔۔" وہ مسرت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔۔ تمھیں سمجھ آرہا ہے۔۔۔ میں کیا بتانا چاہ رہا ہوں؟؟" وہ اسے خوش ہوتا دیکھ منہ بسور کر پوچھنے لگا۔۔۔ کیونکہ اس کی نظر میں وہ بات کے اصل مفہوم تک نہیں پہنچ پا رہی تھی۔۔۔

"ہاں" وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔

"تمھیں عجیب نہیں لگ رہا۔۔ اس کا ہمزاد سے باتیں کرنا؟؟" وہ الجھی نگاہ سے تکتے ہوئے۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ زرمین ایک جنی ہے۔۔۔۔ ہمزاد ایک جن ہے۔۔۔۔ دونوں نے بات کرلی۔۔۔۔ اس میں کیا عجیب ہے؟؟؟۔۔۔۔" گویا نہایت سادگی سے اس نے الجھی ہوئی پہیلی کو سلجھا دیا۔۔۔

"زرمین انسان ہے۔۔۔" وہ خاصہ زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"جی۔۔۔ نہیں۔۔۔ مانا میرے پاس تمھارے جتنا علم نہیں۔۔۔۔ پر اتنا تو مجھے بھی پتا ہے کے انسان روپ نہیں بدلتے۔۔۔ پر وہ بدلتی ہے۔۔۔۔ اور میں نے خود دیکھا ہے۔۔۔۔" وہ ڈٹ کر بولی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ تمھیں وہم ہوا تھا بس۔۔۔۔" وہ شازمہ کی بات پر۔۔۔۔ ابھی بھی اپنے پرانے موقف پر قائم تھا۔۔۔

"تم مانتے کیوں نہیں وہ جنی ہے؟؟" وہ ابرو اچکاتے ہوئے جھنجھلا کر استفسار کرنے لگی۔۔

"پاگل ہوں؟؟؟۔۔۔۔ اتنی حسین و جمیل لڑکی کو جنی مان کر خود پر حرام کرلوں۔۔۔۔" پھر ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے۔۔۔ "ہائے ئے۔۔ کیا دیکھتی ہے۔۔۔۔ قسم سے۔۔۔ دل خوش ہو جاتا ہے اس کی ایک جھلک دیکھتے ہی۔۔۔ وہ گانا ہے ناں۔۔۔

دل کو قرار آیا۔۔۔

تجھ سے پیار آیا۔۔۔" ابھی وہ تپانے کا فرض ادا کرنے میں ہی لگا تھا کے شازمہ نے جل کر اس پر پانی سے بھرا جگ الٹ دیا۔۔۔۔

"آہہہہہ۔۔۔۔یہ کیا حرکت تھی؟؟؟" وہ ایک دو ثانیوں کے لئے تو ہڑبڑا گیا۔۔۔۔پھر اپنا منہ صاف کرتے ہوئے بھڑک کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

"بوڑھے بابا کہہ کر گئے ہیں عبدالمنان کو ہوش میں آنے کے بعد کہیں جانے مت دینا۔۔تو سوری مانی صاحب۔۔۔پر ابھی آپ کا تصوری دنیا کا راستہ بلاک ہے۔" چہرے پر معصومانہ مسکراہٹ سجا کر۔۔۔۔۔الفاظ چباتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

جس پر وہ دانت کچکچاتے ہوئے اسے گھوری سے نوازنے لگا۔۔۔

جبکے دل ہی دل اس کے تپنے پر خوب لطف لے رہا تھا۔۔

"اب کپڑے چینج کرنے پڑیں گے۔۔۔" کہتا ہوا وہ منہ بسور کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

شازمہ وہاں رکھی میگزین اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔۔

"بچی۔۔۔۔یہ کون سے بابا آدم کے کپڑے اٹھا کر لے آئی ہو؟؟۔۔۔"وہ شرٹ لیس حالت میں شازمہ کے سامنے آکر۔۔۔اسے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شرٹ منہ بسور کر دیکھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"مانی تھوڑی شرم کرؤ۔۔۔"اس حسین لڑکے کو دیکھ وہ مبہوت ہو گئی تھی۔۔۔۔پر اگلے ہی لمحے اپنا سر جھٹک کر آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے شرمگی سے کہنے لگی۔۔۔۔اس کاری۔ایکشن دیکھ عبدالمنان زیرِلب مسکرانے لگا تھا۔۔۔

"زیادہ نخرے مت دیکھاؤ۔۔۔اور چپ کر کے پہن لو" شازمہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے اس کی جانب اپنا حسین چہرہ بلند کرتے ہوئے بولی۔۔۔

دھوپ کی کرنیں اس بھولی سی لڑکی کے چہرے کا حسن دوبالا کر رہی تھیں۔۔۔

اس کی نگاہ شازمہ کے حسین ہونٹوں پر آکر ٹھر گئی تھی۔۔۔۔

دل نے مانو اسپیڈ پکڑ لی۔۔۔

لبوں پر تبسم خود بہ خود بکھر آئی۔۔۔

ٹک ٹکی باندھے اس کا حسین چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

"خود ہی پہن لو۔۔۔یہ بابا آدم کے زمانے کی شرٹ" اس نے فوراً اپنا دل تھاما تھا۔۔۔۔۔۔۔اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے۔۔۔۔۔شرٹ اس کے حسین چہرے پر ڈال کر بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔۔

"ہووو۔۔۔نخرے تو دیکھو جناب کے۔۔۔۔اتنی پیاری شرٹ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔میں لے لیتی ہوں۔۔۔۔اتنی پیاری لگوں گی پہن کر۔۔۔۔" وہ شرٹ خود پر لگاتے ہوئے ایکسائٹڈ ہو کر بولی۔۔۔

جس پر وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔پہن کر مجھے ضرور دیکھانا۔۔۔" وہ شرارتی انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

"مانی۔۔" ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے عندالمنان نے چیخنا شروع کر دیا۔۔۔

اس کی دوسری شرٹ کا گلا کافی چھوٹا ہونے سبب پیشانی پر ہی اٹک گیا تھا۔۔۔

"بچی۔۔۔۔مدد کرؤ۔۔"

"اب کیا ہو گیا؟؟" وہ بے زاری سے کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

"بچی۔۔۔ مدد کرؤ یار۔۔۔۔ میں پھنس گیا ہوں۔۔" اس کی پکار سن تیزی سے میگزین سامنے میز پر رکھ کر۔۔۔

اس کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

"ہو گیا۔۔۔ بس" اس نے آکر شرٹ کا گلا نیچے کی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔۔ "کبھی کبھار تو تم مجھے چھوٹے سے بچے لگتے ہو۔۔۔۔ جو ہر بات پر پینک کرنا شروع کر دیتا ہے۔۔" وہ اس کی پیشانی پر ہلکا سہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"پر جب سے تمھیں قریب سے جانا ہے۔۔۔۔ میں حیران ہوں اتنے درد کیسے چھپا لیتے ہو۔۔۔۔ ذرا بھی ماتھے پر شکن آنے نہیں دیتے۔۔۔۔ ذرا۔۔۔" شازمہ اس کے قریب آکر آنکھوں میں جھانکتے ہوئے رنجیدہ لہجے میں ابھی بول ہی رہی تھی کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔

"تم ؟؟" قاسم کو دیکھ عبد المنان منہ بسور کر اپنی شرٹ کی آستینوں میں ہاتھ ڈالنے لگا۔۔۔۔

"آ جاؤں ؟؟" وہ مسکراتے ہوئے اجازت طلب کرنے لگا۔۔۔۔۔

"ضرورت نہیں" عبد المنان سپاٹ سہ جواب دے کر صوفے پر اوندھے منہ کر کے لیٹ گیا تھا۔۔۔۔ "اس کباب میں ہڈی کو بھی ابھی آنا تھا" وہ منہ ہی منہ بڑبڑا رہا تھا

قاسم کو ناگوار گزرا تھا عبد المنان کا اسطرح منع کرنا۔۔۔ پر شازمہ کی خاطر وہ اس رویہ کو مکمل اگنور کر گیا۔۔۔۔۔

اس بار قاسم نے آنکھوں کے اشارے سے شازمہ سے اجازت طلب کی اندر آنے کی۔۔۔۔

تو وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

"آپ کے لئے" قاسم گلاب کے پھولوں سے بھرا ہوا گلدستہ شازمہ کی جانب بڑھا کر مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔۔ میرے لئے ؟؟" وہ تعجب سے۔۔۔۔

عبد المنان کے فوراکان کھڑے ہوگ ئی ے تھے۔۔۔وہ تیزی سے سیدھا ہو کر قاسم کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے لگا۔۔۔

"میر امطلب عبد المنان کے ل ئی ے۔۔۔۔ آپ اس کا خیال رکھتی ہیں۔۔۔اس ل ئی ے آپ کو دے رہا ہوں" قاسم نے بات بنانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ جس میں وہ کامیاب بھی ہو گیا۔۔۔شازمہ نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے گلابوں سے بھرا گلدستہ لے لیا تھا۔۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔ کتنی پیاری مہک آرہی ہے ان میں سے۔۔۔ شکریہ" وہ تازے پھولوں سے اٹھنے والی مہک کو سونگتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔۔۔

جس پر قاسم کا دل مسرت سے بھر آیا۔۔۔۔

"آپ کو اچھے لگتے ہیں گلاب ؟؟" وہ تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

عبد المنان اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ بری طرح جل گیا تھا۔۔۔

" لگتے بھی ہیں۔۔۔ تو تمھیں کیا کرنا ہے جان کر ؟؟" وہ دونوں کے بیچ میں کود کر۔۔۔شازمہ کے ہاتھ سے پھولوں کا گلدستہ لیتے ہوئے۔۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح تیمور چڑھائے پوچھنے لگا۔۔۔

"میں نے تو ایسے ہی پوچھ لیا تھا" اسے گمان ہوا کے عبد المنان نے اس کی چوری پکڑی ہو۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اپنی جھیپ مٹانے لگا۔۔۔۔

"ویسے مارکیٹ میں پھولوں کی کمی ہوگئی تھی کیا؟؟۔۔۔ جو گلابوں سے بھرا گلدستہ لے آئے ہو؟؟۔۔۔۔شاید تمھیں پتا نہیں۔۔۔ پر مجھے گلاب بلکل اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔ ان میں بڑے کانٹے چھپے ہوتے ہیں" قاسم کو اس کا لہجہ چبھتے ہوئے معلوم ہوا۔۔۔

”واپس لے جاؤ اسے۔۔۔۔اور برائے مہربانی واپس آ کر ہمیں ڈسٹرب مت کرنا۔۔“اس نے سرد مہری سے کہ کر شازمہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

جس پر شازمہ حیرت سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

قاسم کے تن بدن میں آگ لگی تھی عبدالمنان کی اس حرکت پر۔۔۔۔

”آہہہہ“شازمہ نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔۔اس بار قاسم کے سامنے ہی عبدالمنان کی ناک پر اپنی پوری قوت سے مکا دے مارا۔۔۔جس پر وہ ناک پکڑ کر چیخا۔۔۔۔

جبکہ قاسم نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ہونٹوں میں دبائی تھی۔۔۔۔

”کہا تھا ناں۔۔۔دوبارا ٹچ کرنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔“شازمہ نے غصے سے بپھر کر سخت لہجے میں کہا۔۔۔

”کیوں بچے کی ناک کے پیچھے ہی پڑ گئی ہو ظالمہ؟؟“وہ اپنی ناک مسلتے ہوئے دہائی دینے لگا۔۔۔۔

قاسم اس معصوم سی لڑکی کی جرت دیکھ سو سو جان فدا ہوا تھا۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس کا دل اطمینان پا گیا تھا کے شازمہ اور عبدالمنان کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔

”جی جی۔۔۔میں آپ لوگوں کو بلکل بھی ڈسٹرب نہیں کروں گا“وہ عبدالمنان کا مزاق اڑاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

”تم اس کے سامنے تھوڑی عزت نہیں رکھ سکتی تھیں میری؟؟؟“قاسم کے جاتے ہی وہ شازمہ پر چڑائی کرنے لگا۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔“وہ عبدالمنان کے منہ پر سپاٹ سہ جواب دے کر واپس میگزین کھول کر.....بیٹھ گئی۔۔۔

عبد المنان مسلسل اسے گھور رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی تپش شازمہ کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی
۔۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟۔۔۔"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔

"تمھیں پتا بھی ہے بے وقوف بچی۔۔۔تم نے کیا کِیا ہے؟؟۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے اس کے سر کے پاس کھڑا ہو کر۔۔۔دونوں ہاتھ فولٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ایک ٹھرکی کی ناک پھوڑی ہے۔۔۔"وہ بھی کمر پر ہاتھ جما کر جیسے میدان میں آئی ی۔۔

"ہاں۔۔۔بلکل۔۔۔اپنی عقلمندی کا اعلی ثبوت دیتے ہوئے۔۔آپ نے چھوٹے ٹھرکی کی ناک پھوڑ کر بڑے ٹھرکی کو گرین سگنل دیا ہے۔۔۔ویسے آپس کی بات ہے۔۔جب عقل بٹ رہی تھی تب چھنی لے کر کھڑی ہوئی ی تھیں؟؟۔۔۔"اس کے طنزیہ کہتے ہی شازمہ کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔

"ہر کسی کو اپنی طرح مت سمجھو۔۔۔۔۔وہ بیچارا اتنا اچھا ہے۔۔۔تم اس کے سوتیلے بھائی ی ہو۔۔۔پھر بھی تمھارے ل ئی ے اتنے پیارے پھول لے کر آیا۔۔۔۔"شازمہ کو قاسم کی حمایت کرتا دیکھ اس کی ٹھیک ٹھاک تپی تھی۔۔۔

"ہائے ئے ئے۔۔۔قربان جانے کا دل کر رہا ہے تمھاری معصومیت دیکھ۔۔۔وہ ایک پلے بوائے ہے۔۔۔جسے تم بیچارا بیچارا کر رہی ہو۔۔۔"وہ بھڑک کر قاسم کی ریل پرسنیلٹی سے اس کا تعرف کرانے لگا
۔۔۔۔۔

"تو کیا بڑی بات ہے۔۔۔تم بھی تو ایک پلے بوائے ہو"وہ کندھے اچکا کر لاپرواہی سے بولی۔۔۔

"میں (ہوں)۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔(تھا)۔۔۔۔۔۔۔اور وہ کمینا ابھی بھی (ہے)۔۔۔۔۔اس (تھا) اور (ہے) میں۔۔۔۔جو فرق ہے۔۔۔۔پلیز بے۔بی سیٹر جی اسے سمجھو۔۔۔۔۔۔"عبد المنان سنجید گی سے کہتا ہوا صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

"مانی۔۔۔۔۔اگر ہمزاد شروع سے ہمارے ساتھ رہتا ہے۔۔۔تو اسے تو ہمارے بارے میں ساری انفارمیشن ہو گی۔۔۔۔ہے ناں؟؟" وہ تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"بلکل۔۔۔۔اسے ساری انفارمیشن ہوتی ہے۔۔۔۔پر تم یہ اچانک کیوں پوچھ رہی ہو؟؟" وہ ابرو اچکا کر۔۔۔۔۔

"تو اس کا مطلب۔۔۔۔اب زرمین کے پاس تمہاری ساری انفارمیشن ہے" اس نے گھمبیر لہجے میں عبد المنان کو دیکھ کہا۔۔۔۔۔

گھپ اندھیرے کے باعث ہاتھ کو ہاتھ سجھائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔وہ آواز دینے والا شخص کیا دیکھائی ہی دیتا۔۔۔ایک عجیب سہ خوف اس کے پورے جسم پر طاری تھا۔۔۔"عبد المنان۔۔۔۔۔عبد المنان۔۔۔۔۔۔عبد المنان۔۔۔۔" اس کے کانوں کی سماعت سے مسلسل اپنے نام کی پکار ٹکرا رہی تھی۔۔۔

"کون ہو تم؟؟۔۔۔۔میرا نام کیوں پکار رہی ہو؟؟؟" خوف کی سرد لہر اس کے پورے جسم کو لرزا گئی ہی تھی۔۔۔۔اس کے خشک گلے سے بس یہی الفاظ ادا ہو سکے۔۔۔۔

آواز کی میٹھاس اور دلکشی اسے جانی پہچانی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"عبد المنان۔۔ عبد المنان۔۔" آوازوں کا سلسلہ جاری تھا۔۔ کبھی وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا تو کبھی بائیں جانب۔۔۔ پر نظر کچھ نہ آتا۔۔۔۔

"عبد المنان" اب وہ ان آوازوں سے بھاگنے لگا۔۔۔

وہ دہشت وخوف کے عالم میں اندھیرے میں بس بھاگے چلا جا رہا تھا۔۔۔

اچانک اس کے سامنے۔۔۔۔ ایک کمرے کا دروازہ نمودار ہوا۔۔ وہ دروازہ کسی پرانی حویلی کا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔............

اس پر HZ لکھا نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

"عبد المنان" اس بار محسوس ہوا جیسے وہ آواز اسی کمرے کے اندر سے آ رہی ہو۔۔۔

اس کی پیشانی عرق آلود تھی۔۔

وہ یہی سوچ رہا تھا کے اندر جائے یا نہیں۔۔۔۔

"عبد المنان۔۔۔ عبد المنان۔۔ کیا ہوا؟؟" اس کی اچانک آنکھ کھلی۔۔۔ آنکھ کھلتے ہی خود کو ہسپتال کے بیڈ پر پایا۔۔ شہاب صاحب فکر مند ہو کر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے استفسار کرنے لگے۔۔

"اوو۔۔ یہ خواب تھا" وہ اٹھ کر بیٹھ۔۔۔ ایک گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔۔۔

اس لمحے عبد المنان کا جسم پسینوں سے شرابور تھا۔۔۔ خوف کے سائے اس کے حسین چہرے پر ابھی بھی نمودار تھے۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔ کوئی برا خواب دیکھا کیا؟؟" شہاب صاحب فکر مند لہجے میں پوچھنے لگے۔۔

"ہاں۔۔۔ عجیب خواب تھا۔۔۔ کوئی ی مجھے مسلسل آوازیں دے رہا تھا۔۔۔۔ ایک پرانا سہ دروازہ تھا۔۔۔ جس پر کچھ تحریر تھا۔۔۔ شاید کچھ الفابیٹ۔۔۔ پر کیا۔۔ یہ یاد نہیں آرہا" وہ کافی زور دے رہا تھا اپنی یادداشت پر۔۔۔ مگر اسے دروازے پر لکھے ہوئے الفاظ یاد نہیں آرہے تھے۔۔۔۔ وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"نہیں یاد آرہا تو چھوڑ دو۔۔۔۔ ذہن پر زیادہ زور مت دو۔۔۔ اور آرام سے سو جاؤ" شہاب صاحب نے اسے دوبارا لیٹا دیا تھا۔۔۔

"بچی کہاں ہے؟؟" عبدالمنان شازمہ کو کمرے میں نہ پاکر تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"اس کے گھر سے کال آئی ی تھی۔۔۔ اس کی امی کی طبیعت زیادہ خراب ہو جانے کے سبب انھیں ہسپتال لے جارہے ہیں۔۔۔ اس ل ئی ے۔۔۔" وہ ابھی اطلاع دے ہی رہے تھے کے عبدالمنان سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

"اس نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟؟" وہ فکر سے چور لہجے میں بولا۔۔۔

"کیونکے تم سو رہے تھے"۔۔

"بتانا چاہیے تھا ناں یار۔۔۔۔ حد ہوتی ہے لاپرواہی کی۔۔۔ بوڑھے بابا آپ مجھے لاپرواہ کہتے ہیں۔۔ اور خود ایک کام نہیں کر سکتے۔۔۔ اس بیچاری کو اکیلے بھیج دیا۔۔۔" عبدالمنان نے بیڈ سے اتر کر شہاب صاحب پر چڑھائی ی کر ڈالی ۔۔۔۔

"نالائق۔۔۔۔ شرم نہیں آتی۔۔۔ اپنے دادا کو لاپروا کہتے ہوئے۔۔۔" شہاب صاحب فوراً ہی جوابی کاروائی ی کر رہے تھے۔۔۔۔

"ابھی آپ سے بحث کرنے کا فالتو وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔۔ آکر بات کرتا ہوں۔۔" اس نے تیزی سے جیکٹ زیب تن کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"کہاں جارہے ہو اس وقت؟؟" شہاب صاحب اسے جوتے پہنتے ہوئے دیکھ پریشان ہو کر پوچھنے لگے۔۔۔..

"آپ کو اتنا بڑا بزنس مین کس نے بنایا؟؟۔۔۔ ایسے سوال مت کیا کریں جو مجھے آپ کی صلاحیتوں پر شک کرنے پر مجبور کریں۔۔۔۔" عبد المنان سپاٹ سہ جواب دے کر سیل جیب میں ڈالنے لگا۔۔۔

شہاب صاحب اس کی بے باکی دیکھ منہ کھولے رہ گ ئ ے تھے۔۔۔۔۔

"دیکھو ذرا بول کون رہا ہے۔۔۔ جسے خود شلوار میں زار بن ڈالنا تک نہیں آتا۔۔" شہاب صاحب غصے سے بولے۔۔۔

"افففف۔۔۔ یہ والا طعنہ نہ دیا کریں۔۔۔۔ پچھلی بار بھی بتایا تھا میں لاسٹک ڈالتا ہوں۔۔" وہ جھنجھلا کر شہاب صاحب کو دیکھ بولا۔۔۔۔

"ہر وقت بلی چوہے کی طرح لڑنا مت شروع ہو جایا کریں۔۔۔ کبھی موقع محل بھی دیکھ لیا کریں" عبد المنان ڈپٹنے والے انداز میں بولا۔۔۔

"۔۔۔ افففففف۔۔۔ کیا کریں گے آپ بڑے ہو کر" اس سے پہلے شہاب صاحب جوابی کاروائی ی میں اسے گالیوں سے نوازتے۔۔۔ وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بے زاری سے کہ کر۔۔۔ تیزی سے باہر کی جانب لپکا۔۔۔

"میں کیا کروں گا بڑے ہو کر؟؟۔۔" وہ تعجب سے عبد المنان کا کہا جملہ دوہراتے ہوئے۔۔۔۔ "۔نالائق تجھے اتنا بڑا میں نے ہی کیا ہے۔۔۔۔۔ تیرے پمپر تک بدلوائے ہیں میں نے۔۔۔۔احسان فراموش کہیں کہا۔۔۔ "شہاب صاحب کے اسے برا بھلا کہنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔۔۔۔وہ تو مرچیں لگا کر رفوچکر ہو چکا تھا۔۔۔۔

*******--------- ------*****

وہ اپنی والدہ کے بیڈ کے پاس چئیر پر بیٹھی بہت دیر سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔اپنے والد سے تو بڑے بھرم سے کہہ دیا کہ فکر نہ کریں امی ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔۔انھیں اور چھوٹے بہن بھائیوں کو گھر بھی بھیج دیا تھا۔۔۔اب خود اکیلے بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر بیڈ پر منہ رکھ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

سیل کی رنگ سنسان کمرے میں گونجی۔۔۔۔

عبد المنان کی رات کے دو بجے کال دیکھ۔۔۔۔اس نے گھبرا کر کال ریسیو کی۔۔۔۔

"اتنی رات کو کال کی۔۔۔۔سب خیریت تو ہے؟؟"شازمہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں انٹی کی طبیعت خراب ہونے کا۔۔۔"وہ غصے سے شکوہ کرنے لگا۔۔۔

"کیونکے تم سو رہے تھے مانی۔۔۔۔"وہ نرم انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔

"سو رہا تھا۔۔۔مرا نہیں تھا۔۔۔تم اٹھاتی۔۔۔تو میں ضرور اٹھ جاتا۔۔۔۔"اس کے لہجے میں فکر کا عنصر نمایا تھا۔۔۔۔اس نے کافی جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اچھا بابا سوری۔۔۔۔غصہ کیوں ہو رہے ہو؟؟"عبد المنان کا فکر کرنا آج دل کو بڑا مسرت بخش رہا تھا۔۔۔۔وہ بڑے پیار سے بولی۔۔۔۔

"غصہ تو آئے گا ناں یار۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔جسے سنتے ہی وہ مسکرانے لگی۔۔۔

"کون سے ہسپتال میں ہیں انٹی۔۔۔ جلدی بتاؤ۔۔ میں آرہاہوں"عبدالمنان کارڈرائی ف کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔رات کے دو بج رہے ہیں مانی۔۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔

"ہاں۔۔۔تو؟؟۔۔۔۔"وہ ناسمجھی سے جواب دیتے ہوئے۔۔۔

"مطلب۔۔۔اتنالیٹ نائٹ آنا صحیح نہیں ہو گا۔۔۔۔ تم صبح آجانا۔۔۔"شازمہ لچک دار انداز میں گویاہوئ ی۔۔۔

"صحیح اور غلط کے فیصلے میں خود کرتا ہوں۔۔۔۔ تم بس مجھے ایڈریس دو"اس بار وہ ذراسخت لہجہ میں بولا۔۔۔۔

"مانی امی کی طبیعت ٹھیک ہے اب۔۔۔ڈاکٹر نے سکون کے ل ئ ے نیند کی دوائ ٖی دے دی تھی۔۔۔۔۔وہ ابھی سو رہی ہیں۔۔۔۔ تم صبح آرام سے آکر مل لینا۔۔۔"شازمہ نرمی سے کہنے لگی۔۔۔۔

"بچی ایڈریس دو۔۔۔"اس بار وہ سخت لہجہ میں گویاہوا۔۔۔۔ توشازمہ نے ایڈریس سینڈ کردیا۔۔۔۔

وہ وقت سے لاپرواہ ہو کر۔۔۔۔شازمہ کے پاس پہنچا۔۔۔

وہ ہسپتال کے کمرے میں دروازہ نوک کر کے داخل ہوا۔۔۔۔ توشازمہ اسے دیکھ فوراچ ئ ی رچھوڑ کر کھڑی ہوئ ی۔۔۔

"ٹھیک ؟؟"ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے شازمہ تیزی سے بیچ میں بول پڑی۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ابھی تو بہتر ہیں"

"میں تمھاری حالت دریافت کر رہا تھا۔۔۔نہ کے انٹی کی۔۔۔۔وہ تو تم نے مجھے راستے میں ہی بتادی تھی۔۔۔"عبدالمنان کی نظر اس بھولی سی لڑکی کے چہرے پر ٹکی ہوئ ی تھی۔۔۔۔

سرخ آنکھیں۔۔۔۔ سُڑ سُڑ کرتی ناک۔۔۔۔ بھاری آواز۔۔۔

اس کی حالت کاپتادے رہی تھیں۔۔۔۔

"ہاں۔۔ میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ روہانسہ آواز میں نظر جھکا کر بولی۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔ اچھی بات ہے بہادر بنا۔۔۔۔ پر کبھی کبھار کسی دوست سے اپنی باتیں اور غم شیئر بھی کر لینا چاہیے" وہ اس کے چہرے کے مقابل جھک کر آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"میں روں گی تو تم ہنسنا شروع کر دو گے" وہ روتو چہرہ بنائے شکوہ کرنے لگی۔۔۔

جس پر عبد المنان کو پیار آ گیا تھا۔۔۔۔۔

"اب میں اتنا بھی سنگ دل نہیں۔۔۔" وہ محبت سے چور لہجے میں کہ کر ابھی شازمہ کی والدہ کی جانب متوجہ ہوا ہی تھا۔۔۔

کے اس کی سانسیں رکیں۔۔۔۔۔

وہ دلربا و حسین لڑکی اس کے سینے سے اپنی پیشانی لگا کر سسکیاں لے کر رونے لگی۔۔۔۔

دل نے زور زور سے دھڑکنا شروع کر دیا۔۔۔۔ گمان ہوا کے ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔۔

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔۔۔۔۔

"ظالم حسینہ تم نے تو محبت سے عبد المنان کو مار دیا۔۔۔۔ چار پر چار ایسے کیے ہیں۔۔۔ کے اب میرا چار پر پانچ کرنا دشوار ہے۔۔۔۔ میں نہیں جانتا تھا میں اس قابل ہوں کے کوئی میرے سینے سے اپنی پیشانی لگا کر اپنے غم و درد مجھ سے باٹے گا۔۔۔۔۔ مجھ سے۔۔۔۔ عبد المنان سے۔۔۔ اس عبد المنان سے جسے اس کے اپنے ماں باپ نے پھینک دیا تھا۔۔۔ جسے دادا دادی نے ترس کھا کر پالا۔۔۔۔۔" وہ شازمہ کو کیا چپ کراتا۔۔۔۔۔ وہ تو خود رونے لگا تھا۔۔۔ اپنا چہرہ چھت کی جانب اونچا کر لیا۔۔۔۔ تاکے آنسوں نہ نکلیں۔۔۔۔ دل اس کا بھی بھر آیا تھا۔۔۔۔

شازمہ کافی دیر تک سینے سے پیشانی لگائے روتی رہی۔۔۔ عبد المنان نے۔۔۔ نہ ہاتھ لگا کر دلاسہ دیا۔۔۔ نہ چپ کرانے کی کوشش کی۔۔۔ اسے دل بھر کر رو لینے دیا۔۔۔

کیونکے وہ بہادر لڑکی کسی کے سامنے بکھرتی نہیں تھی۔۔۔۔

اگر آج اس کے سینے سے لگ کر روئی ی تو ضرور اسے اپنا ہمدرد و رازدار گمان کیا ہو گا۔۔۔

"فیل بیٹر ؟؟" وہ خود ی لگی۔۔۔ اور دل بھر کر رونے کے بعد آہستگی سے ہٹ گ ئی ی۔۔۔ عبد المنان کے سوال پر اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"ویسے یہ چیٹنگ ہوئی ی ہے میرے ساتھ" عبد المنان کے منہ بسور کہتے ہی وہ الجھ کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

"یار۔۔۔ اس طرح جب ہیروین ڈراموں فلموں میں روتی ہے۔۔۔ تو وہ ہیرو کے سینے سے لگ کر روتی ہے۔۔۔۔ میری باری پر اتنی دوری کیوں ؟؟" وہ منہ بسور شکوہ کرنے لگا۔۔۔

"ٹھر کی۔۔۔ باز آجاؤ" شازمہ نے زور سے اس کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے غرا کر کہا۔۔۔

"اتنی رات میں آنے کی کیا ضرورت تھی ؟؟؟۔۔۔ تمھاری تو اپنی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" شازمہ کو اپنے ل ئی ے فکر مند ہوتا دیکھ مسکرانے لگا۔۔۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔ یہ تو ہسپتال والوں نے بل بڑھانے کے ل ئی ے مجھے ابھی تک ایڈمٹ کر رکھا ہے۔۔۔" وہ سر جھٹک کر لاپرواہی ی سے کہتا ہوا چ ئی ر پر بیٹھا۔۔۔۔۔

"یہاں صوفہ کیوں نہیں ہے بیٹھنے کے ل ئی ے ؟؟۔۔" وہ پہلی بار غریبوں کے ہسپتال آیا تھا۔۔۔ تعجب سے پورے کمرے میں نظر دوڑانے لگا۔۔۔ سوائے ایک مریض کے بیڈ اور ایک عدد چ ئی ر کے وہاں کمرہ میں کچھ نہ تھا۔۔۔

"بچی۔۔۔ یہاں تو اے۔ سی بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ یہ فین بھی کتنا مر مر کے چل رہا ہے۔۔" وہ فین کی جانب دیکھ کر۔۔۔ منہ بگاڑتے ہوئے بولا۔۔۔

"ویلکم۔۔۔ لاڈ صاحب۔۔۔ ہم غریبوں کی دنیا میں۔۔۔ اے۔ سی تو ہے نہیں یہاں۔۔۔ آپ کو اگر زیادہ تکلیف ہے تو سامنے ہی دروازہ ہے۔۔۔۔" شازمہ نے بے نیازی سے اس کی جانب نظر کر۔۔۔ ڈائریکٹ باہر کا رستہ دکھایا تھا۔۔۔

"اللہ اللہ۔۔۔ اتنی بے عزتی۔۔۔ وہ بھی عبدالمنان کی۔۔۔ وہ تو شکر ہے۔۔۔ شرم چھو کر بھی نہیں گزری ہے مجھے۔۔۔ ورنہ ابھی تک یہاں بیٹھا نہ ہوتا۔۔۔" وہ منہ بسور کر کہنے لگا۔۔

جس پر وہ مسکرا دی۔۔۔۔

وہ وہاں چی ئی ر پر آرام سے ڈیرہ ڈال کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ بیچاری شازمہ پہلے تو اس کے مہمان ہونے کا لحاظ رکھتے ہوئے خاموشی سے کمرے میں چکر لگاتی رہی۔۔۔ پر اب کھڑے کھڑے پاؤں دکھ رہے تھے اس کے۔۔۔ جبکہ عبدالمنان جانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"مانی۔۔۔ کب تک بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے تمھارا؟؟۔۔۔ آدھے گھنٹے سے گیم کھیلنے میں لگے ہوئے ہو۔۔۔ جاؤ بوڑھے بابا انتظار کر رہے ہوں گے" شازمہ اس کے سر کے پاس کھڑی ہو کر دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔ اس کے وجود پر نظریں جمائے کہ رہی تھی۔۔۔

"ارے۔۔۔ بچی۔۔۔۔ کیا پرابلم ہے تمھیں؟؟۔۔۔ سکون سے گیم بھی کھیلنے نہیں دے رہی ہو۔۔۔" دو تین بار پوچھنے کے باوجود جب اس نے کوئی ی جواب نہ دیا تو شازمہ نے غصے میں آ کر اس کا سیل ہی چھین لیا۔۔۔ جس پر وہ تلملا اٹھا تھا۔۔۔

"پرابلم ہے تبھی تو بول رہی ہوں۔۔۔"

"مجھ بیچارے معصوم لڑکے کے ہونے سے تمھیں کیا پرابلم ہے؟؟؟۔۔۔ میں تو تنگ بھی نہیں کر رہا۔۔ چپ چاپ اپنا گیم کھیل رہا ہوں" وہ ابرو اچکا کر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

"میرے پاؤں دکھ رہے ہیں کھڑے کھڑے" وہ روتو سہ چہرہ بنا کر بولی۔۔۔

"اووو۔۔۔تو۔۔۔میری گود میں بیٹھ جاؤ۔۔" وہ شوخی سے بولا۔۔۔

"مانی میں مزاق نہیں کر رہی۔۔۔واقعی میرے پاؤں میں درد ہو رہا ہے۔۔"اس کا بھولہ سہ چہرہ دیکھ فورا کھڑا ہو گیا۔۔۔

"لو۔۔۔بس۔۔۔"مسکراتے ہوئے کھڑکی کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

"مانی تم کب جاؤ گے؟؟؟۔۔۔میں سیرس پوچھ رہی ہوں؟؟"

"میں آج رات تمھارے ساتھ ہی رکنے والا ہوں۔۔۔"عبد المنان سنجیدگی سے کہتا ہوا۔۔۔ کھڑکی پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

کھڑکی پر بیٹھ کر رات گزارنا منظور تھا۔۔۔پر شازمہ کو چھوڑ کر جانا نہیں۔۔۔

شازمہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ واقعی پہیلی کی مانند تھا۔۔۔نہایت الجھا ہوا۔۔۔۔پر ایک چیز اب بلکل روشن تھی۔۔۔وہ تھا اس کا کیئرنگ نیچر۔۔۔۔۔۔

24 گھنٹے اے۔سی میں رہنے والا گرمی میں بیٹھا تھا۔۔۔ مگر زبان پر ذرا شکوہ نہ تھا۔۔۔

شازمہ نے دوبارا کہا بھی نہیں۔۔۔۔کے چلے جاؤ۔۔۔ کیونکہ اس کا ساتھ دل کو اطمینان و سکون بخش رہا تھا۔۔۔

"تم پہلے ہو۔۔۔ جس کے سامنے آج میں دل کھول کر روئی ی۔۔۔۔ کبھی کبھار سوچتی ہوں۔۔۔ میں اپنے والدین کے بغیر ایک دن نہیں رہ پاتی۔۔۔ تم کیسے 23 سال رہ ل ئی ے؟؟؟۔۔۔۔۔ میرا غم تو تمھارے غم کے آگے کچھ بھی نہیں۔۔۔"نیند کی گہرائیوں میں ڈوبنے سے قبل یہ اس کے آخری خیالات تھے۔۔۔۔ وہ عبدالمنان کو دیکھتے دیکھتے ہی بیڈ پر سر ٹکا کر۔۔۔ سو گ ئی ی۔۔۔

"ہائے ئے۔۔۔ ظالموں کتنا خون پیو گے میرا؟؟۔۔۔ کبھی اپنے علاقے میں مجھ جیسا ہینڈسم لڑکا نہیں دیکھا کیا؟؟۔۔۔ جو خود تو آ ہی رہے ہو ساتھ ساتھ اپنے رشتے داروں کی فوج بھی اکٹھا کر کے لا رہے ہو"عبدالمنان مچھروں کو مارتے ہوئے پریشان ہو کر بولا۔۔۔۔

مچھر کبھی اس خوبصورت شہزادے کے چہرے کا بوسہ لیتے تو کبھی ہاتھ پاؤں کو۔۔۔۔

"ان ظالموں نے آخر کار مجھے ایک خونی بنا ڈالا"ایک مچھر جب اس کے حسین چہرے سے اپنی محبت ظاہر کرنے کے ل ئی ے لپکا۔۔۔ تو اس ستمگر نے ایسا ہاتھ مارا کے وہ اپنی محبت کے نشان اس کے چہرے پر ہی چھوڑ کر دنیا فانی سے کوچ کر گیا۔۔۔

عبدالمنان کی نظر اچانک سوتی ہوئی ی اس نازک گڑیا پر پڑی۔۔۔ ساری تکلیفیں اور اذیتیں ایک طرف۔۔۔۔ اور اس حُسنِ سراپا کا پیارا سہ چہرہ ایک طرف۔۔۔۔

"ہائے ئے۔۔۔۔ تم مار دو گی ظلم حسینہ۔۔۔ اِس عبدالمنان کو۔۔۔"وہ ایک گہری ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا۔۔۔ پھر سر دیوار سے ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

✼✼✼✼✼✼✼------ ------✼✼✼✼✼✼✼

عبدالمنان نہاء کر نکلا تو سیل پر نعمان کی 26 مس کالز دیکھ۔۔۔ اسے کال بیک کرتا ہے۔۔۔

"کیا قیامت آگ ئی ی؟؟۔۔۔جو کال پر کال مارے جا رہا ہے؟؟۔۔۔۔ تھوڑا سہ صبر نہیں کر سکتا بے صبرے آدمی" عبد المنان چڑ کر بولا۔۔۔

"میں نے کتنا منع کیا تھا تجھے۔۔۔اس حویلی میں شوٹنگ کرنے سے۔۔۔پر تو نہیں مانا۔۔۔" وہ غصے سے گویا ہوا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔اتنا آگ بگولہ کیوں ہو رہا ہے؟؟" وہ لاپرواہی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"یہاں عجیب عجیب واقعات رونما ہو رہے ہیں۔۔۔ہمارا کیمرہ مین وقاص پہلے زخمی حالت میں کمرے میں پڑا ملا۔۔۔پھر اب امریکہ سے جو ٹیم آئی ی تھی۔۔اسپانسرز کی۔۔۔ان میں سے ایک نے آج صبح حویلی کی چھت سے چھلانگ لگالی۔۔۔" نعمان کے بتاتے ہی عبد المنان کے پسینے چھوٹے تھے۔۔۔

"یہ کیا بول رہا ہے؟؟" وہ سر پکڑ پریشانی کے عالم میں گویا ہوا۔۔۔

"جو یہاں ہو رہا ہے۔۔۔وہی بتا رہا ہوں۔۔۔وہ تو شکر ہے۔۔۔کسی کے دیکھنے سے پہلے ہی میں نے اس گورے کو ہسپتال پہنچا دیا۔۔۔ورنہ یہاں میڈیا نے جمع ہو جانا تھا۔۔" نعمان نے جیسے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟۔۔۔" عبد المنان پریشان ہو کر۔۔۔

"پتا نہیں یار۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔جب میں وقاص کو رات کی تاریکی میں ہسپتال لے کر گیا تو ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کے سر پر کانچ کی کسی چیز سے حملہ کیا گیا ہے۔۔۔عجیب بات یہ ہے اسکے کمرے میں۔۔۔ہمیں ایک چھوٹا سہ کانچ کا ٹکرا تک نہیں ملا۔۔۔" نعمان کے بتاتے ہی وہ الجھ گیا تھا۔۔۔

"یہ تو واقعی بہت عجیب ہے"

"مجھے لگتا ہے یہ سب وہ زرمین کی روح کر رہی ہے۔۔" نعمان نے اندازاً پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔۔۔۔

"ابے یار۔۔۔ کتنی بار کہوں۔۔۔ روحیں عالَم برزخ میں ہوتی ہیں۔۔۔ ڈرپوک آدمی۔۔۔ تو ذرا حوصلہ رکھ ۔۔۔ میں ابھی آرہا ہوں"

عبد المنان نے اس سے کہہ تو دیا تھا کے وہ حویلی آرہا ہے۔۔۔ پر شہاب صاحب کے گارڈز کو چکمہ دے کر گھر سے نکلنا کوئی ی آسان مرحلہ نہ تھا۔۔ اور وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا۔۔۔۔

عدالمنان پر شہاب صاحب نے حویلی جانے پر پابندی عائی د کر دی تھی۔۔۔ خود کشی کی کوشش کرنے کے سبب

"کیا کروں ؟؟۔۔ سوچ عبد المنان سوچ۔۔۔ آئی یڈیا" وہ ہوا میں چٹکی بجا کر پُرجوش لہجہ میں بولا۔۔۔

شازمہ اسٹور روم میں داخل ہوئی ی تو کھڑکی پر بیڈ کی چادر بندھی ہوئی ی دیکھ تعجب سے اس کی جانب آئی ی۔۔

"یہ بیڈ شیٹ یہاں کس نے باندھی ؟؟" ابھی اس کی نظر چادر تک ہی محدود تھی۔۔۔۔ وہ ناسمجھی میں چادر کھولنے لگی۔۔۔

"اووووبچی۔۔۔ میری جان کی دشمن۔۔۔ یہ کھول کیوں رہی ہو؟؟" جب اس کی سماعت سے عبد المنان کی آواز ٹکرائی ی تو حیرت سے اس نے چادر پر لٹکے ہوئے عبد المنان کو دیکھا تھا۔۔

جو اس کے آنے سے دو تین سیکنڈ قبل ہی لٹکا تھا۔۔۔

"تم ایسے کیوں لٹک رہے ہو؟؟" وہ پریشان ہو کر تیزی سے بولی۔۔۔

"شوق آرہا ہے لٹکنے کا۔۔۔" وہ طنزیہ ہوا میں لٹکے ہوئے بولا۔۔ "بے وقوف کہیں کی" اس نے تو منہ میں بڑبڑاتے ہوئے آہستہ سے ہی کہا تھا۔۔ پر قسمت نے ستم یہ ڈھایا کے شازمہ کے کان تیز نکلے۔۔۔

بے وقوف کا لقب پاتے ہی مانو اس کے دونوں کان خرگوش کی طرح کھڑے ہو گئے تھے۔۔

"اچھا بچو۔۔۔" بدلا لینے کے چکر میں۔۔۔ اس نے چادر کو اپنی پوری قوت سے ہلانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اسٹور روم سے زمین کا فاصلہ تین منزلہ عمارت کا تھا۔۔۔ اتنی اونچائی سے نیچے دیکھتے ہوئے اکثر کمزور دل والوں کو چکر آجاتے ہیں۔۔۔ جس اونچائی پر وہ بڑی زندہ دلیری سے لٹکا ہوا تھا۔۔۔ پر شازمہ کے چادر ہلاتے ہی اس نے اللہ اللہ پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔۔

"اووو۔۔۔ بچی۔۔۔ یہ مزاق کا وقت نہیں ہے۔۔۔" وہ شازمہ کو دیکھ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"تم نے مجھے بے وقوف کیسے کہا؟؟؟۔۔۔" وہ نیچے کی جانب دیکھ۔۔۔ اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"بے وقوف کو بے وقوف نہ کہوں۔۔۔ تو پھر کیا کہوں؟؟" وہ معصومیت سے ٹکا کر ذلیل کر رہا تھا۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔ ابھی بتاتی ہوں کیا کہو"۔۔ شازمہ اسے سبق سیکھانے کی نیت سے بڑے پیار سے مسکرا کر دیکھنے لگی۔۔۔

"یہ تمہاری مسکراہٹ میں مجھے شیطانیت جھلکتی ہوئی کیوں محسوس ہو رہی ہے؟؟؟؟" وہ ڈرتے ہوئے ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔ ساتھ ساتھ اس نے چادر کو مزید مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔

"ارے پگلی۔۔۔ چھوٹا سہ مزاق بھی نہیں سمجھتی۔۔۔۔ میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔۔ اللہ۔۔۔۔ مجھے بچا لے "شازمہ کو کھڑکی سے چادر کی بندھی ہوئی گرہ کھولتے دیکھ۔۔۔ وہ فورا اپنی ٹون بدل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"اگر میں مر گیا تو نقصان تمھارا ہی ہے۔۔۔۔ ذرا سوچو تو صحیح "عبد المنان اسے رکنے کے لئے تیزی سے غور و فکر کرنے اور اپنے فیصلے پر نظر ثانی فرمانے کا کہنے لگا۔۔۔۔

"تمھارے مرنے پر مجھے بھلا کیسا نقصان؟؟؟۔۔۔۔" وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

"زندہ رکھ کر مجھے پٹا سکتی ہو۔۔۔یقین مانو میں بڑا اسیدھا و شریف بچا ہوں۔۔۔۔فورا پٹ جاؤں گا۔۔۔لیکن اگر میں آج مر گیا تو دنیا نے ایک ہینڈ سم اور ڈیشنگ فلم رائٹر اور ڈائریکٹر کھو دینا ہے۔۔۔۔۔یقین مانو لڑکیوں نے بڑا کوسنا ہے تمھیں۔۔۔اس لئے مجھ بیچاری ننھی سی جان پر رحم کرؤ۔۔۔اور بھاگنے دو" بھاگنے کا لفظ سنتے ہی شازمہ چونکی تھی۔۔۔۔

"کیا تم بھاگ رہے ہو؟؟"۔۔شازمہ کا معصومانہ سوال سنتے ہی۔۔۔عبدالمنان کا خون کھول گیا تھا۔۔۔دل چاہا دیوار سے زور سے سر دے مارے۔۔۔۔

"اففف۔۔۔۔قربان جانے کا دل کرتا ہے تمھاری سادگی دیکھ۔۔۔۔"وہ دانت کچکچاتے ہوئے۔۔۔۔

اس کی پکڑ پسینہ آنے کے سبب ڈھیلی پڑ رہی تھی۔۔۔"ابھی مجھے بھاگنے دو۔۔۔تمھارے معصومانہ سوالات کے جوابات میں بعد میں آکر دے دوں گا۔۔۔۔"کہ کر اب وہ آہستہ آہستہ نیچے کی جانب اترنا شروع ہوا۔۔۔۔

"تم بھاگ کیوں رہے ہو؟؟؟۔۔۔اور کس سے بھاگ رہے ہو؟؟؟اچھا بھاگ کر جاؤ گے کہاں؟؟۔۔۔۔اگر تم واپس نہیں آئے تو؟؟۔۔۔"شازمہ نے ایک ہی سانس میں اتنے سارے سوال کر ڈالے تھے۔۔۔۔مگر وہ مکمل اگنور کرتے ہوئے آرام آرام سے اترنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔۔بوڑھے بابا تو مجھے چھوڑیں گے نہیں۔۔۔اگر انھیں پتا چلا کے تم بھاگ گئے ہو۔۔۔ہائے ۔۔۔اللہ۔۔۔۔۔میری تو نوکری خطرے میں آجانی ہے۔۔۔۔"وہ ناخنوں کو منہ میں لیتے ہوئے پریشان ہو کر بولی۔۔۔۔۔

"یہ بچی نہیں آفت ہے۔۔۔اب عبدالمنان اس کی نوکری کی فکر بھی تم ہی کرؤ۔۔۔۔حد ہے یار"وہ دانت پیستے ہوئے خود ہی ہمکلام ہوا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تو تم بھی آجاؤ۔۔۔۔ ساتھ بھاگتے ہیں۔۔۔ رات سے پہلے پہلے لوٹ آئی یں گے۔۔۔ بوڑھے بابا کو پتا بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔" اس نے اوپر کی جانب دیکھ۔۔۔ شازمہ کو ساتھ بھاگنے کی دعوت دی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ تم بہت مکار ہو۔۔۔ اگر یہ تمہاری کوئی چال نکلی۔۔۔ مجھے جاب سے نکالنے کی تو" وہ فکر مند ہو کر

۔۔۔

اس کی بات سن عبد المنان کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔

" جب ڈیسائیڈ کرلو کہ کیا کرنا ہے تو آجانا میں تمہارے چکر میں یہاں لٹکا نہیں رہ سکتا" وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔

"میں کیا کروں۔۔۔ اگر تمہیں بھاگنے دیا اور تم واپس لوٹ کر نہ آئے تو میری نوکری تو گ ئی ی۔۔۔ اور اگر میں تمہارے ساتھ بھاگی۔۔۔ اور بعد میں الزام تم نے مجھ پر ڈال دیا تو بھی میری جاب ٹاٹا بائے بائے۔۔۔۔۔ دونوں صورتوں میں۔۔۔ میں بیچاری ہی جاب لیس ہو رہی ہوں۔۔۔ اچھا رکو۔۔۔ میں بھی آتی ہوں۔۔۔۔۔ تمہارا کیا بھروسہ۔۔۔ دوبارا خودکشی کرنے کی کوشش کی تو" بہت دیر سوچنے کے بعد فیصلہ کیا کے۔۔۔ اسے اکیلا نہیں جانے دے گی۔۔۔

خود بھی چادر سے لٹک گ ئی ی۔۔۔۔ "اللہ اللہ۔۔۔ بچالے" جیسے ھی نیچے کی جانب دیکھا۔۔۔۔ سر چکرانے لگا۔۔۔ زور زور سے اللہ اللہ پکارنے لگی۔۔۔

"بچی خاموش۔۔۔۔ اتنی زور سے بولو گی تو گارڈز آجائی یں گے۔۔۔"عبد المنان فورا اسے چپ کرانے لگا۔۔۔

"سن رہا ہے ناں تو۔۔۔

رو رہا ہوں میں۔۔۔

بوڑھے بابا۔۔۔ کیا آفت پیچھے لگائی ی ہے۔۔۔" وہ منہ ہی منہ بڑبڑا رہا تھا۔۔۔

"مجھے سب آواز آرہی ہے" شازمہ بھڑک کر بولی۔۔۔ "ایسا کچھ مت بولو جس کا خمیازہ بھگتنا پڑے" وہ غرا کر آخری وارننگ جاری کر رہی تھی۔۔۔

جس پر کھسیانا ہو کر معافی طلب کرنے لگا۔۔۔

"اللہ۔۔۔ مجھے چکر آرہے ہیں۔۔۔ ابھی تو میں اتنی اونچائی پر ہوں۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ مدد کر" عبد المنان اتر گیا تھا۔۔۔ جبکے شازمہ کا مشکل مرحلہ ابھی جاری تھا۔۔۔

اللہ اللہ کر کے آخر کار وہ بھی نیچے پہنچ ہی گ ئی ی۔۔۔

"اللہ میں نے کر لیا۔۔۔ مجھے یقین نہیں آتا۔۔۔ میں نے کر لیا مانی" شازمہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔۔

"اچھا۔۔۔ زبردست۔۔۔ اب مٹھائی باٹوں کیا؟؟۔۔۔ چلو اس سے پہلے کوئی ی آئے۔۔۔" اس نے ہاتھ پکڑ کر طنزیہ کہا۔۔۔ اور تیزی کھینچتے ہوئے لے گیا۔۔۔

******---- ----******

وقاص کے کمرے میں ایسا کوئی ی ثبوت نہیں ملا تھا۔۔۔ جس سے وقاص کے اچانک کمرے میں زخمی ملنے کی پہیلی سلجھ سکتی۔۔۔۔

"بچی۔۔۔ تمھاری امی کی طبیعت کیسی ہے؟؟" نعمان اور شازمہ باتیں کرتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہے تھے۔۔۔ جبکہ عبد المنان خاموشی سے پیچھے اترتا ہوا آرہا تھا۔۔۔۔ اچانک عبد المنان کی نظر چوکیدار پر پڑی۔۔۔ جو اس کے سامنے کمرے کا دروازہ چابی سے کھول کر اندر داخل ہو گیا تھا۔۔۔

عبد المنان چوکیدار کے پیچھے جب اس کمرے کی جانب آیا۔۔۔ تو ایک لمحے کے ل ئ ے چونکا۔۔ کیونکے اس کمرے کا دروازہ بلکل خواب میں دیکھے گ ئ ے دروازے جیسا تھا۔۔

"یہ تو بلکل میرے خواب والا دروازہ ہے۔۔۔" عبد المنان حیرت سے بولا۔۔۔۔

پر اس دروازے پر اب وہ الفابیڈ نہیں لکھے تھے۔۔۔ جو اس نے خواب میں دیکھے تھے۔۔۔

"وہ۔۔۔۔ صاحب آپ یہاں ؟؟" چوکیدار اسے اپنے پیچھے کمرے میں آتا دیکھ حیرت سے بولا۔۔۔۔

یہ وہی کمرہ تھا۔۔۔ خواب میں جس کے اندر سے آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ اسے بلایا جارہا تھا۔۔۔۔

اس کمرے میں ہر چیز سفید چادر سے ڈھکی ہوئی ی تھی۔۔۔

کمرے میں ایسی کوئی ی خاص چیز نہ تھی۔۔۔ جس کی پردے داری ہو۔۔۔۔

ایک خوبصورت سے بڑے آئی ینے نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی۔۔۔ وہ تھوڑی دیر تک اس شیشے کے سامنے کھڑا اپنا عکس دیکھتا رہا۔۔۔۔ پورے کمرے میں ایک عجیب سی اداسی چھائی ی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ جیسے اس کے درودیوار رو رہے ہوں۔۔۔۔ آئ ینے کے عکس میں اسے اپنے پیچھے ایک حسین سی لڑکی کی تصویر نظر آئی ی۔۔۔

وہ فورا پلٹ کر "بابا۔۔۔۔ یہ کس کی تصویر ہے ؟؟" وہ تجسس سے استفسار کر رہا تھا۔۔۔

"یہ زرمین کی تصویر ہے۔۔۔ جس کے والد کی یہ حویلی تھی۔۔۔" بس یہ سنا تھا کے عبد المنان حیرت سے اس لڑکی کی تصویر تکنے لگا۔۔۔

"حیرت ہے صاحب آپ زرمین کو نہیں پہچانے۔۔۔ جبکے آپ نے کہا تھا۔۔۔ آپ نے زرمین کو دیکھا ہے ۔۔۔" چوکیدار کے کہتے ہی وہ الجھا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔میں نے زرمین کو دیکھا ہے۔۔۔۔پر وہ یہ نہیں۔۔اور ظاہر سی بات ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔۔اس کا تو انتقال ہو چکا ہے۔۔۔۔۔۔اور بابا ایک نام کے کہیں لوگ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔" وہ لاپرواہی سے کہتا ہوا ابھی ایک قدم ہی چلا تھا۔۔۔

"عجیب بات ہے۔۔۔۔ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا۔۔۔"

"کیا نہیں ہوا؟؟۔۔۔۔" عبد المنان اس کی بات سن پلٹ کر تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

"ہمیشہ جب کوئی دعوی کرتا ہے کہ اس نے ایک لڑکی کو دیکھا ہے تو وہ یہی زرمین ہوتی ہے۔۔۔ آپ پہلے ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ اس نے زمین کو دیکھا ہے پر مان بھی نہیں رہے کہ وہ زمین یہ ہے۔۔۔" وہ آنکھیں گھماتے ہوئے پر اسرار انداز میں بولا

"بابا۔۔۔معاف کرؤ۔۔۔۔مجال ہے مجھے ایک لفظ کی بھی سمجھ آئی ہو۔۔۔" وہ بیزاری سے کہتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ گارڈن میں۔۔۔درخت کے سائے میں اکیلے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔یہ وہی جگہ تھی جہاں اسے پہلی بار زرمین ملی تھی۔۔۔۔وہ کچھ الجھا الجھا سہ تھا۔۔۔۔مانو کوئی بات تھی جو پریشان کئے ہوئے ہو۔۔۔۔

"کیا کر رہے ہو یہاں اکیلے بیٹھ کر؟؟" نہایت دلکش آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو وہ حسین و جمیل لڑکی کھڑی تھی۔۔۔

"سوچ رہا ہوں" وہ گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

"اوو۔۔۔ تو آپ سوچتے بھی ہیں؟؟۔۔۔ کہاں چھپا کر رکھا تھا یہ ٹیلنٹ اب تک۔۔۔" اس حسین لڑکی نے ٹکا کر ذلیل کیا تھا۔۔۔۔۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ ایسے بہت سارے ٹیلنٹ چھپے ہوئے ہیں مجھ میں۔۔۔ تم ڈھونڈنے والی تو بنو۔۔۔" عبد المنان بلا کا ڈھیٹ۔۔۔ اس پر کہاں اثر ہونا تھا۔۔۔۔ بلکے الٹا محبت کے جال آنکھوں سے پھینکتے ہوئے شوخی سے بولا۔۔۔۔۔ جس پر وہ سر جھٹک کر مسکرانے لگی۔۔۔۔

"بیٹھ جاؤں؟؟" وہ اجازت طلب کر رہی تھی۔۔۔۔

"جہاں دل چاہے بیٹھو۔۔۔ ویسے بھی حویلی تمھارے باپ کی ہے" عبد المنان کی آنکھوں میں جو الجھا پن تھا وہ پڑھ چکی تھی۔۔۔۔

"کچھ پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے؟؟" وہ عبد المنان سے بلکل لگ کر بیٹھی تو اس کا دل عجیب سی کیفیت میں آگیا۔۔۔ مانو ایک سحر طاری ہوا ہو۔۔۔ وہ اپنے دل کو اس حُسن سراپا کی جانب مائل ہوتا محسوس کرنے لگا۔۔۔۔ وہ حُسنِ دلربا آنکھوں میں جھانک کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

"نہیں تو" وہ نفی میں گردن کو جمبش دیتے ہوئے۔۔۔۔

"عجیب بات ہے۔۔۔۔ آنکھوں میں تو بہت سارے سوال ابھرے ہیں۔۔۔۔ پھر لبوں پر کیوں نہیں؟؟" اس کا لب و لہجہ عام انسانوں جیسا بلکل نہ تھا۔۔۔۔ جب وہ کلام کرتی۔۔۔ کانوں میں رس گھولتی ہوئی محسوس ہوتی۔۔۔۔ اس کے کلام میں ایک پُر اَثر میٹھا س تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب اس نے عبد المنان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے محبت سے کہا۔۔۔ تو اس جیسا مضبوط عزائم رکھنے والا شخص بھی مبہوت ہو گیا۔۔۔

"تم ایک خوبصورت پہیلی ہو۔۔۔ جسے سلجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مجھے معلوم ہے تم سے سوال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ تم میرے سوال سنتے ہی یہاں سے اٹھ کر چلی جاؤ گی" وہ سنجیدگی سے کلام کرنے لگا۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔۔ تو اس حسین پہیلی کو الجھا ہی چھوڑ دو۔۔۔ کیوں سلجھانے میں لگ گئے ہو۔۔۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔۔۔

"کیونکے تم نے مجھے تجسس میں مبتلا کر دیا ہے۔۔۔ سچ بتاؤ کون ہو تم؟؟۔۔۔۔۔" وہ الجھ کر تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگا۔۔۔

"زرمین۔۔۔" اس کے لبوں پر یہ کہتے ہی پُراسرار مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔ تم زرمین نہیں۔۔۔ وہ مر چکی ہے۔۔۔" عبدالمنان فوراً ہی بول پڑا۔۔۔

"تم نے بابا سے خود کا کہا تھا ایک نام کہ کہیں لوگ ہوتے ہیں۔۔۔"

"ہاں میں نے کہا تھا۔۔۔ پر تمھیں یہ کیسے پتا؟؟۔۔۔ وہاں کمرے میں بابا اور میرے علاوہ کوئی دوسرا نہیں تھا۔۔۔" وہ پیشانی پر بل ڈالے۔۔۔ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔

"شاید میرے خرگوش کے کان ہیں اس لیے۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کے بھرے گلابی ہونٹوں پر پیاری سی ہنسی دیکھ عبدالمنان کچھ ثانیوں کے لئے تو دیوانہ وار اسے ٹک ٹکی باندھے دیکھنے لگا۔۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے تو اور بھی دلکش معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

"ہمم" ایک سحر تھا جو عبدالمنان اپنے اردگرد محسوس کر رہا تھا۔۔۔ وہ خمار سہ طاری کر رہی تھی اس پر۔۔۔ منہ میں الفاظ پھنستے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔

وہ لڑکی عبد المنان پر اپنا سحر دیکھ مسکرانے لگی۔۔۔مزید قریب آئی ی۔۔۔تو عبد المنان کی سانسیں تھمنے لگیں۔۔۔

اس حسین لڑکی نے اپنا ہاتھ عبد المنان کے رخسار پر رکھا تو اس کے لمس سے عبد المنان کے پورے جسم میں سنسنی برقی رو کی طرح پھیل گئی۔۔۔۔

"آج رات۔۔۔" ابھی وہ محبت سے چور لہجے میں بول ہی رہی تھی کے اچانک اسے کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی ی۔۔۔

"مانی۔۔۔مانی۔۔۔کہاں ہو تم ؟؟؟" شازمہ کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکراتے ہی عبد المنان اس حسین لڑکی کے طلسم سے نکلا۔۔۔

"اچھا بعد میں ملتے ہیں۔۔۔" وہ حسین لڑکی فوراً ہی کھڑے ہو کر جانے لگی۔۔۔

"میری بات تو سنو۔۔۔ایک بار بچی سے مل لو۔۔۔اس کے دل میں چوکیدار بابا نے خوف بیٹھا دیا ہے۔۔۔وہ۔۔۔" عبد المنان اس کا ہاتھ پکڑا ابھی بول ہی رہا تھا۔۔۔کے شازمہ وہاں آن پہنچی تھی۔۔۔

"آپ کون ؟؟؟" شازمہ نے اس حسین لڑکی کو دیکھتے ہی تجسس سے سوال کیا۔۔۔

اس لڑکی کا حسن اس قدر قیامت خیز تھا کے شازمہ لڑکی ہونے کے باوجود اسے ٹک ٹکی باندھے دیکھنے لگی۔۔۔

"میں زرمین" اس دلربا کے حسین ہونٹوں کو جمبش ہوئی ی۔۔۔اور الفاظ یوں ترتیب پائے۔۔۔۔

"ک۔۔۔کی۔۔۔کیا؟؟۔۔۔زر۔۔۔زرمین۔۔۔وہ۔۔۔؟؟۔۔۔" شازمہ کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گ ئی ی۔۔۔پورا جسم خوف سے لرز اٹھا۔۔۔وہ برق کی پھرتی سے عبد المنان کی کمر کے پیچھے آکر۔۔۔۔اس کے دونوں بازو مضبوطی سے پکڑ کر پھنسے پھنسے لفظ ادا کرنے لگی۔۔۔

"تم مجھ سے اتنا کیوں ڈر رہی ہو؟؟" اس لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی ی تھی شازمہ کو خود سے خوفزدہ ہوتا دیکھ۔۔۔۔

"میں زرمین ہوں۔۔۔ کوئی ی چڑیل تھوڑی" وہ لبوں پر تبسم سجائے بے تکلف انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔

شازمہ نے مارے خوف و دہشت کے اپنی دونوں آنکھیں زور سے میچ لیں تھیں۔۔۔۔ "مانی مجھے بچاؤ۔۔۔ پلیز مجھے بچاؤ۔۔۔۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔۔۔ ابھی تو میری منگنی بھی نہیں ہوئی ی ہے" اس نے اپنی روشن پیشانی عبدالمنان کی کمر پر لگا کر بلک کر کہا۔۔۔۔

جسے سنتے ہی عبدالمنان نے اپنی پیشانی پر زور سے ہاتھ دے مارا۔۔۔۔ جبکے شازمہ کی معصومیت دیکھ اس حسین لڑکی کے چہرے پر تبسم بکھرئی ی تھی۔۔۔۔

"افففف۔۔۔ بچی۔۔ کیوں میری ناک کٹوانے پر تلی رہتی ہو۔؟؟؟۔۔۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

"بچی۔۔۔ میں تمھیں بھلا کیوں مارنے لگی؟؟۔۔۔ کیا تم نے کچھ غلط کیا ہے؟؟؟۔۔۔۔" اس حسین لڑکی کا سوال عبدالمنان کا ذہن کھٹکا گیا تھا۔۔۔

"ن۔۔۔ نہیں۔۔م۔۔ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔ پر پھر بھی مجھے تم سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔ تم روپ بدلتی ہو۔۔ اور ساتھ ساتھ ہمزاد سے باتیں بھی کرتی۔۔۔۔۔" ابھی شازمہ پھنسی پھنسی آواز میں عبدالمنان کے پیچھے سے جھانکتے ہوئے اسے بول ہی رہی تھی۔۔۔ کے عبدالمنان فوراً بیچ میں کود پڑا۔۔۔

"وہ روپ نہیں بدلتی۔۔۔ تمھیں وہم ہوا تھا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ مجھے کوئی ی وہم نہیں ہوا تھا۔۔۔" وہ ڈٹ کر بولی۔۔۔

”بچی۔۔۔الفاظ استعمال کرتے وقت خاصہ دھیان رکھا کرو۔۔کیونکے کبھی کبھار یہ الفاظ بڑی گہری چوٹ پہنچا جاتے ہیں“ وہ شازمہ کو سخت لہجے میں گھورتے ہوئے بولی۔۔۔مانو اسے اشارتاًوارننگ دے رہی ہو۔۔۔۔

”تم مجھے دھمکی دے رہی ہو؟؟“شازمہ اپنے پورے وجود کی ہمت جمع کر۔۔۔لرزتی ہوئی آواز میں پوچھنے لگی۔۔۔

”بچی۔۔۔تم چپ رہو۔۔۔“عبدالمنان اسے فوراچپ کرانے لگا۔۔۔

”زرمین اسکی باتوں کابرامت ماننا۔۔۔اس کاذہنی توازن تھوڑاخراب ہے۔۔۔“وہ شازمہ کی طرف سے معذرت طلب کرنے لگا۔۔۔

”کیا؟؟“شازمہ اس کی بات سن بری طرح تپی تھی۔۔۔۔اپناڈروخوف بھول۔۔۔وہ عندالمنان کے روبروآکر”تم اس کی خاطر مجھے پاگل بول رہے ہو؟؟۔۔۔“

وہ بیچارہ دونوں کے بیچ بری طرح پھنس گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں سوتنوں کی طرح لڑنے پر آمادہ تھیں۔۔۔

”میں جارہی ہوں عبدالمنان۔۔۔۔تم اپنی جنگلی بلی سمبھالو“وہ حسین لڑکی جاتے جاتے بھی شازمہ کے مرچیں لگا گ ئی ی تھی۔۔۔

”تم مجھے جنگلی بلی بول رہی ہو؟؟؟“کون سہ خوف۔۔۔کہاں کاڈر۔۔۔۔اب توشازمہ کمرپرہاتھ رکھ میدان میں آگ ئی ی تھی۔۔۔

”کہاں جارہی ہو؟؟۔۔۔۔رکواابھی بات ختم نہیں ہوئی ہے۔۔۔۔مانی چھوڑومجھے“عبدالمنان کے ل ئی ے شازمہ کو قابوکرنامشکل پڑرہاتھا۔۔۔

اس نے پیچھے سے شازمہ کو رکنے کی نیت سے جیسے ہی اپنے حصار میں لیا۔۔شازمہ نے اس کے جسم کے سب سے نازک حصے پر گھٹنا دے مارا۔۔۔وہ ایک زور دار چیخ مارتا ہوا زمین پر آیا۔۔

"میری نسلوں کی دشمن۔۔کچھ تو خدا کا خوف کرؤ۔۔۔" وہ درد سے تڑپتے ہوئے بولا۔۔

"تم بجائے میری سائیڈ لینے کے اس جنی کی سائیڈ لے رہے تھے۔۔۔اوپر سے گھٹیا انسان۔۔اس کے سامنے نمبر بڑھانے کے چکر میں میرا ذہنی توازن خراب ہے یہ تک بول دیا۔۔ تمھیں تو آج میں چھوڑو گی نہیں۔۔۔۔" وہ شیرنی کی طرح دھاڑتے ہوئے جب قریب آنے لگی۔۔۔تو عبدالمنان فورا بولا۔۔۔

"کیا بچے کی جان لے کر چھوڑو گی آج؟؟؟۔۔۔۔پلیز میری بچی۔۔۔ تھوڑا بریک لے لو۔۔۔۔ میں ابھی دوسرا حملہ برداشت کرنے کے قابل نہیں" اس کا بیچارگی والا چہرے دیکھ۔۔شازمہ کو ذرا ترس آگیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔پر ادھار رہے گا۔۔" وہ نیچے کی جانب جھک کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال ترس کھاتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔میری ماں۔۔۔بس۔۔۔چار پر پانچ۔۔۔"عبدالمنان دونوں ہاتھ جوڑ۔۔۔بے زاری سے بولا۔۔۔

"اب اٹھاؤ تو صحیح"۔۔۔وہ پُر امید نظروں سے ہاتھ اسکی جانب بڑھاتے ہوئے۔۔۔

"میں کیوں اٹھاؤں۔۔۔۔۔اپنی زرمین سے کہو۔۔" وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر اکڑ کر بولی۔۔۔اس کے لہجے میں جلن کا عنصر کافی نمایا تھا۔۔۔

"حد ہے ویسے۔۔۔۔کہاں تو اتنا ڈر رہی تھیں اور کہاں اسی سے لڑنے کھڑی ہو گئی یں۔۔۔" وہ کھڑے ہو کر اپنی پینٹ پر لگی مٹی جھاڑتے ہوئے تعجب سے بولا۔۔۔

"تم مجھ سے بات مت کرؤ۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے غرا کر بولی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں گھر جا رہا ہوں۔۔۔۔ تمھیں آنا ہو تو آ جانا۔۔۔" عبد المنان نے کہتے ہی تیزی سے دوڑ لگا دی تھی۔۔۔۔

"مانی۔۔۔۔ تم مجھے یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔۔ رکو میرے ل ئی ے۔۔۔" وہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے دوڑی۔۔۔۔

"یار۔۔۔ کوئ ی ٹیکسی کیوں نہیں مل کر دے رہی؟؟" عبد المنان پریشان کو کر گویا ہوا۔۔۔۔۔۔

"اگر ہم لیٹ ہو گ ئی ے تو بوڑھے بابا نے مجھے چھوڑنا نہیں ہے۔۔۔۔ میری جاب کا تو آج ٹاٹا بائے بائے ہو جانا ہے۔۔۔۔ اللہ کب ملے گی ٹیکسی؟؟۔۔۔" وہ روتو سہ چہرہ بنا کر مسلسل طوطے کی طرح نون سٹاپ بولے چلی جا رہی تھی۔۔۔

"ابے یار۔۔۔۔ چپ ہو جاؤ۔۔۔۔۔ رحم کھاؤ میرے کانوں پر۔۔۔۔" وہ جھنجھلا کر بولا تو شازمہ گھور کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"کسی کو لفٹ چاہیے؟؟" اچانک سے ایک کار آ کر ان دونوں کے پاس رکی۔۔۔۔

"قاسم تم" شازمہ اسے دیکھتے ہی مسرت بھرے لہجہ میں گویا ہوئ ی۔۔۔ البتہ عبد المنان کا اسے دیکھتے ہی پارہ ہائ ی ہو ا تھا۔۔۔۔

"نہیں چاہیے۔۔۔۔" عبد المنان نے سپاٹ سہ جواب دیا۔۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔ کیوں نہیں چاہیے؟؟۔۔۔ ایک گھنٹے سے اس سنسان سڑک پر کھڑے ہیں کوئی ٹیکسی نہیں مل کر دے رہی۔۔ اب اللہ اللہ کر کے ایک نیک شخص مدد کر رہا ہے۔۔ تو تمھیں نہیں لینی۔۔۔ کیا کوئی نٹ ڈھیلا ہے تمہارا؟؟؟" وہ غصے سے بھڑک کر بولی۔۔۔

"نیک شخص؟؟" عبد المنان کی پیشانی پر چند بل نمودار ہو گئے تھے۔۔۔ اس نے شازمہ کے جملے میں موجود واحد قابل اعتراض لفظ پر زور دیتے ہوئے اسے دہرایا۔۔۔۔

"ہاں۔۔ بلکل۔۔۔ نیک شخص۔۔۔ جو اس وقت ہماری مدد کر رہا ہے" شازمہ خاصہ جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

"مس شازمہ آپ آجائیں۔۔۔ اسے چھوڑ دیں۔۔۔ یہ خود ہی آجائے گا۔۔۔۔ یہاں سنسان سڑک پر کھڑا ہونا۔۔۔ آپ کے لیے ٹھیک نہیں۔۔۔" قاسم نے موقع پر چوکا لگانے کی پُر زور کوشش کی۔۔۔۔۔ وہ عبد المنان کی شخصیت سے اچھی طرح واقف تھا کہ چاہے کبھی بھی ہو جائے۔۔۔ وہ اس کی کار میں آکر نہیں بیٹھے گا۔۔۔

"تمھارے ساتھ جانے سے بہتر ہے۔۔۔ وہ یہیں کھڑی رہے" عبد المنان غرا کر دوٹوک انداز میں بولا۔۔۔

"اب منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ جاؤ۔۔۔"

جوابی کاروائی میں قاسم اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے لگا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ رکو۔۔۔ میں چلتی ہوں تمھارے ساتھ" شازمہ کے کہتے ہی عبد المنان حیرت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

البتہ قاسم یہ سنتے ہی خوشی خوشی کار سے اُترا۔۔۔۔

"تم مجھے چھوڑ کر اس کمینے کے ساتھ جاؤ گی؟؟؟۔۔۔" عبد المنان نے اس کا بازو اپنی گرفت میں لے کر تعجب سے پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔سائیڈ بدلنے کی اجازت صرف تمھیں ہی ہے؟؟؟۔۔۔۔۔۔"شازمہ نے اپنا ہاتھ چھوڑانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہا۔۔۔

"میں نے سائیڈ نہیں بدلی۔۔۔ میں تمھیں بچا رہا تھا۔۔۔ بے وقوف لڑکی" وہ غصے سے شازمہ کے بازو پر پکڑ مزید مضبوط کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"تم نے مجھے پھر بے وقوف کہا؟؟؟۔۔۔اب تو میں ایک منٹ یہاں نہیں رکوں گی تمھارے پاس۔۔۔" وہ بری طرح جل کر۔۔۔۔اپنی پوری طاقت سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"تم کہیں نہیں جا رہی ڈارلنگ۔۔۔۔"عبد المنان اپنی جانب کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اگلے لمحے وہ اس کے کشادہ سینے سے آ لگی تھی۔۔۔

"تم کیا کھڑے ہو کر ہمیں گھور رہے ہو۔۔۔ جاؤ" قاسم کار کا دروازہ کھولے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ عبد المنان نے اسے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

"تم ایک لڑکی کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے" قاسم اسے شازمہ کے ساتھ زبردستی کرتا دیکھ غصے سے بپھر کر بولا۔۔۔

"میری منگیتر ہے۔۔۔۔ جو دل چاہے کروں۔۔۔۔۔ تجھے کیا؟؟۔۔۔ تو اپنا راستہ ناپ۔۔۔۔۔"عبد المنان نے سخت لہجے میں جوابی کارروائی کی۔۔۔۔

""""مانی چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔ کیا بدتمیزی ہے ؟؟؟۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ ورنہ میں تمھارا منہ توڑ دوں گی" عبد المنان مضبوطی سے اس کی نازک کمر کو ایک ہاتھ سے حصار میں جکڑے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔ وہ نازک سی گڑیا مسلسل کوشش کر رہی تھی خود کو اس ستمگر سے آذاد کرانے کی۔۔۔۔ پر اس کی پکڑ کے آگے شازمہ کی ہر کوشش ناکام تھی۔۔۔

"تمھاری منگیتر ؟؟" قاسم بے یقینی سے۔۔۔

"ہاں۔۔۔ میری منگیتر۔۔۔۔ اب جا۔۔۔" عبد المنان غراتے ہوئے اعلانیہ بولا۔۔۔۔

"میں تمھیں آج زندہ نہیں چھوڑوں گی۔۔۔" شازمہ کا پارہ اب آسمانوں سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔ قاسم پاؤں پٹکتے ہوئے چلا گیا تھا۔۔۔ اس کے جاتے ہی عبد المنان نے مسکراتے ہوئے اپنی پکڑ ڈھیلی چھوڑ دی۔۔۔۔۔

اس بار شازمہ زخمی شیرنی کی طرح حملا کرنے کے ل ئی ے لپکی۔۔۔ مگر عبد المنان اس پر پکڑ ڈھیلی چھوڑتے ہی تیزی سے بھاگنے لگا۔۔۔

"مانی کے بچے۔۔۔۔ بھاگ کہاں رہے ہو ؟؟۔۔۔ ڈرپوک کہیں کے۔۔۔" شازمہ نے اپنی سینڈل اتار کر اس پر پے در پے وار ک ئی ے تھے۔۔۔ وہ بڑی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلی کو تو ڈوچ کر گیا تھا۔۔۔ جبکے دوسری والی سینڈل۔۔۔۔ بس منہ کا بوسہ لینے ہی لگی تھی کے وہ برق کی تیزی سے نیچے کی جانب جھکا۔۔۔۔

"مجھے نفرت ہے تم سے" وہ دانت کچکچاتے ہوئے کہ کر۔۔۔ پاس ہی موجود ایک بینچ پر منہ لٹکائے بیٹھ گ ئی ی تھی۔۔۔

"لو۔۔۔ پہنو۔۔۔" عبد المنان اس کی دونوں سینڈل۔۔۔۔ قدموں میں رکھتے ہوئے۔۔۔۔ بڑے پیار سے پہنانے لگا۔۔۔

"تم زہر لگ رہے ہو" وہ غراتے ہوئے۔۔۔۔

"تو تم مجھے کون سہ شہد لگتی ہو۔۔۔۔ پہن لو۔۔۔ ورنہ پاؤ ں میں کچھ چبھ جائے گا۔۔۔" وہ واقف تھا کے ٹھیک ٹھاک تپا چکا ہے اس کی۔۔۔۔۔ اس ل ئی ے اب محبت سے مرہم لگانے لگا۔۔۔۔

"میں خود پہن لوں گی۔۔۔ دو مجھے" وہ اس کے ہاتھ سے سینڈل لینے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

"سوری۔۔۔۔ مجھے پتا ہے میں نے اپنی حد پار کی ہے۔۔۔۔ پر۔۔۔۔ میں دونوں بار تمھیں ہی بچا رہا تھا۔۔۔۔۔" وہ سینڈل بڑے پیار سے پہناتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

"مجھے ؟؟۔۔۔ کیسے ؟؟" وہ الجھ کر۔۔۔۔

"پہلے سینڈل پہنا دوں۔۔۔ "عبد المنان جیسا شہزادہ۔۔۔ جو خود کھڑے ہو کر پانی تک نہ پیتا ہو۔۔۔۔ وہ قدموں میں بیٹھ کر سینڈل پہنائے۔۔۔ تو کیسے کوئ ی فدا نہ ہو۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اسے تک رہی تھی۔۔۔۔ جو اس لمحے اسے سینڈل پہنانے میں مگن تھا۔۔۔۔

سارا غصہ و خفگی مانو اس نے چھو منتر کر دی ئی ے تھے۔۔۔۔۔ وہ بڑے پیار سے اس کے حسین چہرے کو تکنے لگی۔۔۔۔

بس اس لمحے۔۔۔۔۔۔ شازمہ کو لگا۔۔۔۔ وہ دل پوری طرح آج ہار بیٹھی۔۔۔۔۔ اس بگڑے ہوئے نواب پر۔۔۔۔۔

"چلیں" وہ سینڈل پہنا کر کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کہاں ؟؟" وہ ابرو اچکا کر

"بھاگ کر شادی کرنے" وہ چہرے کے مقابل جھک۔۔۔۔ شوخی سے بولا۔۔۔۔۔۔

"کچھ بھی۔۔۔۔فالتوہ۔۔" وہ لاپراوہی سے منہ چڑھا کر۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔ہم بھاگ کر شادی نہیں کر سکتے؟؟؟" وہ شرارت سے پوچھنے لگا۔۔

"آہ۔۔۔"شازمہ نے اسکی شرارت بھری نظریں پڑھتے ہی زور سے اپنا سر اس کی پیشانی سے ٹکرادیا۔۔ جس پر وہ سر مسلتے ہوئے سیدھا کھڑا ہوا۔۔۔

"جب دیکھو۔۔۔مجھ ننھی سی جان پر تشدد کرتی رہتی ہو۔۔۔قسم سے زہر لگنے لگی ہو" وہ دانت کچکچاتے ہوئے منہ بسور بولا۔۔۔۔

"ہائے ئے ئے۔۔۔۔۔۔۔شکریہ۔۔۔۔بڑی محنت کی ہے اس مقام تک پہنچنے کے لئے" وہ مسکراتے ہوئے آنکھ دبا کر بولی۔۔۔

"بوڑھے بابا ٹھیک کہ رہے تھے۔۔۔۔میری صحبت کا بہت غلط اثر ہو رہا ہے تم پر۔۔۔"شازمہ کا آنکھ مار کر بات کرنا۔۔۔عبدالمنان کو شاکڈ کر گیا تھا۔۔۔جس پر وہ اپنا دل تھام۔۔۔ایک قدم اس سے پیچھے ہٹتے ہوئے بولا۔۔۔۔

جبکے شازمہ کے چہرے پر بڑی پیاری سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

"تو اب بتاؤ۔۔۔کیسے بچا رہے تھے تم مجھے؟؟" وہ دونوں پیدل چلتے ہوئے بس اسٹاپ کی جانب جا رہے تھے۔۔۔

"پہلے ایک سوال کا جواب دو۔۔۔"

"پوچھو؟؟"

"کیا تمھیں بھی اس کی جانب کوئی ی کھچاؤ محسوس ہوتا ہے؟؟؟"عبدالمنان تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

”وہ اتنی خوبصورت ہے۔۔۔۔ کسی کو بھی ہو گا۔۔۔ کیا تم مجھ سے اس کے قصیدے سننے کے لیے اس طرح کے سوال کر رہے ہو؟؟؟“ وہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر تیزی سے اس کے آگے آکر راستہ روکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔ افففف۔۔۔۔ تم لڑکیاں اتنی جل ترڑن ٹائپ کیوں ہوتی ہو؟؟؟۔۔۔“ وہ اپنا سر پکڑ جھنجھلا کر گویا ہوا۔۔۔

”کون جل رہا ہے؟؟۔۔۔ تمھاری اس جنی سے۔۔۔ جلے میری سینڈل۔۔۔۔“ آوار الٹ۔۔ جو چہرے پر آگ ئی ی تھی۔۔۔ اس پر منہ سے پھونک مار کر اڑاتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اترا کر بولی۔۔۔۔

”سینڈل نہیں جوتی ہوتا ہے۔۔۔ کیوں بیچارے محاورے کی ٹانگ توڑ رہی ہو۔۔“ وہ سر پر ہلکے سے دھپ لگا کر بولا۔۔۔

”آہ۔۔۔ مجھے آتا ہے۔۔۔۔ وہ تو۔۔۔ میں نے سینڈل پہن رکھی ہے۔۔۔ اس ل ئی ے کہا۔۔۔ تا کے ریل والی فیلنگ آئے“ وہ اپنا بھرم قائم رکھنے کے لیے غلطی کور کرنے لگی۔۔۔

جس پر وہ سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے آگے چل دیا۔۔۔

”اچھا۔۔۔ اب تو بتا دو“

”پہلے بھاگو۔۔۔ اس سے پہلے یہ بس نکلے“

”کیا؟؟“ ابھی وہ بس کی جانب موڑ کر دیکھتی۔۔۔ عبد المنان نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر بس کی جانب دوڑ لگا دی تھی۔۔۔

”شکر“ وہ دونوں بھاگتے ہوئے بس میں چڑھے تھے۔۔۔

”اللہ۔۔۔۔۔“ وہ بیٹھ کر ایک لمبا سانس بھرتے ہوئے۔۔۔

رات کے سبب پوری بس میں صرف تین چار پیسنجر ہی نظر آ رہے تھے۔۔۔ عبد المنان اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔

"اب تو بتا دو۔۔" وہ ملتی انداز میں

"تمھیں واقعی سمجھ نہیں آرہا تھا؟؟۔۔۔۔وہ تمھیں دھمکی دے رہی تھی۔۔۔"عبد المنان کے کہتے ہی وہ بھولہ سہ چہرہ بنا کر نفی کرنے لگی۔۔۔۔۔

"تو کیا؟؟۔۔۔میں کون سہ اس کی دھمکی سے ڈرتی ہوں؟؟" وہ بھرم سے اکڑ کر بولی تو عبد المنان کے لئے اپنی ہنسی دبانا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔جی۔۔۔ بلکل۔۔۔ تم کہاں ڈرتی ہو۔۔۔" وہ طنزیہ بولا۔۔۔ تو جوابا شازمہ گھورنے لگی۔۔۔

"اور دوسری بار۔۔" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے شازمہ نے لاپرواہی سے اس کے کندھے پر اپنا سر ٹکا کر کہا"چھوڑو۔۔۔ میں جانتی ہوں۔۔۔ تم نے کیوں نہیں جانے دیا۔۔۔"

"شکر۔۔۔ اتنی عقل تو ہے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے طنز کرنے لگا۔۔ جس پر وہ بجائے جوابی کاروائی کرنے کے۔۔۔ اس کی بات مکمل اگنور کر۔۔۔ آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔۔۔۔۔

"بوڑھے بابا نے مجھے جاب سے نکال دینا ہے۔۔۔" وہ روتو سہ چہرہ بنا کر بولی۔۔۔

"تو کس نے کہا تھا میرے ساتھ آنے کے لئے۔۔۔" وہ بے زاری سے۔۔۔

"ضروری تھا۔۔" وہ اپنا سر اٹھا کر خاصہ زور دے کر گویا ہوئی۔۔۔

"کوئی ضروری نہیں تھا۔۔۔ سب پتا ہے مجھے۔۔۔۔۔ تمھیں ڈر تھا کے کہیں میں زرمین سے نہ پٹ جاؤں۔۔۔" وہ اترا کر بولا۔۔۔

"مجھے کیوں ڈر لگنے لگا۔۔۔ تمھاری زندگی ہے۔۔ تم چاہے زرمین سے پٹ کر اسے خراب کرؤ یا اس یسرا سے۔۔۔ مجھے کیا۔۔۔" وہ بے نیازی سے کندھے اچکا کر کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

"کریکٹر لیس۔۔۔ ٹھرکی۔۔" وہ منہ ہی منہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔

"مجھے آواز آرہی ہے" وہ شازمہ کو گھور کر دیکھتے ہوئے۔۔۔

"تو۔۔۔ کیا کرؤں؟؟" شازمہ نے ڈرنے کے بجائے الٹا چڑھائی کی۔۔ تو وہ تھوک نگلنے لگا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ بس بتا رہا تھا۔۔" وہ فوراً ہی بھیگی بلی بن کر جھمے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

وہ تھکن سے چور تھی۔۔۔۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چہرے پر لگتے ہی۔۔۔ اسے نیند آنے لگی۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں اسے نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

"ادھر آرام سے سر رکھ لو" وہ بیٹھ کر سو رہی تھی۔۔۔ ہر بار نیند کا ایک گہرا جھونکا آتے ہی اس کا سر لٹک جاتا۔۔۔ اور آنکھ کھل جاتی۔۔۔ عبد المنان نے بڑے پیار سے آفر دی تو اس نے فوراً قبول کرتے ہوئے اس کے کندھے سے اپنا سر ٹکا دیا۔۔۔۔

شازمہ پورے راستے بے فکر ہو کر سوتے ہوئے آئی ی اور عبد المنان دیوانوں کی طرح پورے راستے اسے تکتے ہوئ ے۔۔۔۔

"کیا پھر ہمیں چادر سے چڑھ کر جانا پڑے گا؟؟" شازمہ منہ بسور۔۔۔ لٹکتی ہوئی ی چادر دیکھ بولی۔۔۔

"نہیں نہیں ڈارلنگ۔۔ تم آگے راستے سے جاؤ۔۔۔ سامنے ہی gabbar کی طرح بوڑھے بابا تمھیں کھڑے نہ ملیں تو میرا نام بدل دینا۔۔۔" وہ جھنجھلا کر چادر پکڑ کر بولا۔۔۔۔

"بلکے پہلے تم چڑھو۔۔۔ خواہ مخواہ پیچھے سے گر ور گ ئی یں تو نقصان ہو جانا ہے۔۔۔۔" وہ شازمہ کو چادر پکڑاتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔۔۔

"چلو۔۔۔ شکر۔۔۔ تمھیں میری قدر تو آئی ی۔۔۔" وہ چادر پکڑ کر۔ اتراتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

"اووو۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔ خوش فہمی کی دوکان۔۔۔۔ میں اپنے گارڈن کی بات کر رہا تھا۔۔۔ تم اتنی اونچائی سے گرو گی۔۔۔ تو گارڈن میں اچھاخاصہ بڑا اگڈا ہو جانا ہے۔۔۔۔" مانو اس نے ٹکا کر ذلیل کیا تھا۔۔۔

"یہ کول لکس مجھے بعد میں دے لینا۔۔۔۔۔ ابھی چلو۔۔۔"عبدالمنان اس کے گھورنے کو مکمل اگنور کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"یہ تم دونوں کیا کر رہے ہو؟؟؟" ان دونوں نے اللہ اللہ کر کے آدھا مرحلہ پار کر ہی لیا تھا۔۔۔ جب شہاب صاحب کی غصیلی آواز دونوں کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

مارے خوف کے شازمہ کے ہاتھ پاؤں پھول گ ئی ے۔۔۔ اس کے ہاتھ سے چادر کی پکڑ ڈھیلی ہوتے ہی وہ تیزی سے نیچے کی جانب گرنے لگی۔۔۔۔۔۔

"بچی۔۔۔ تم نے تو میرا آج ہارٹ فیل ہی کروا دینا ہے۔۔۔ کیوں دنیا سے ایک ہینڈ سم لڑکا کم کرنے پر تلی ہو؟؟؟۔۔۔" شازمہ تیزی سے نیچے کی جانب گر رہی تھی۔۔۔۔ کے عبدالمنان نے اس کا ہاتھ تھام لیا ۔۔۔ اب وہ صرف عبدالمنان کے ایک ہاتھ کے سہارے ہوا میں لٹکی ہوئی ی تھی۔۔۔

"آہہہہہہہہ"شازمہ نے اپنی پوری جان سے چیخنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

"ارے۔۔۔ چیخنا بند کرؤ۔۔۔۔ میں نے پکڑ لیا ہے تمھیں"شازمہ کا ذہن مارے خوف کے مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔ وہ نیچے گرنے کے ڈر سے ابھی تک آنکھیں بند کر کے چیخ رہی تھی۔۔۔

"اووو۔۔۔ہاں۔۔۔میں نے دیکھا نہیں تھا" اس کے بھولے پن پر عبد المنان اپنا سر چادر سے لگا کر "نوڈاوٹ ۔۔۔۔عقل بٹتے وقت۔۔۔۔یہ واقعی چھننی لے کر کھڑی تھی"

"بوڑھے بابا۔۔۔کیا ہمارے مرنے کا انتظار کر رہے ہیں کھڑے ہو کر۔۔۔۔کچھ کریں" شہاب صاحب اطمینان سے کھڑے پورا تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔۔

"مس شازمہ مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔آپ۔۔۔" ابھی شہاب صاحب بول ہی رہے تھے کہ وہ تیزی بیچ میں بول پڑی۔۔۔

"ارے لیکچر بعد میں دے لینا بوڑھے بابا۔۔۔پہلے مجھے بچا تو لیں۔۔۔۔یہاں بچی کی جان جا رہی ہے۔۔۔۔اور آپ کو امیدوں کی پڑی ہے"۔۔۔

شہاب صاحب کا منہ مارے شاکڈ کے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔جبکے عبد المنان ہوا میں لٹکا ہونے کے باوجود قہقہہ لگائے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔

"بوڑھے بابا۔۔۔اینگری ینگ مین والے لکس بعد میں دے لیجئے گا۔۔۔۔ابھی پہلے بچا لیں۔۔۔" عبد المنان کی پکڑ بھی اب ڈھیلی پڑ رہی تھی۔۔۔۔اس کے لئے ایک ہاتھ سے شازمہ کو پکڑنا اور دوسرے ہاتھ سے چادر پر اپنی پکڑ برقرار رکھنا اب کافی کٹھن ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

"تم دونوں اسی قابل ہو۔۔۔۔" شہاب صاحب غصے سے گویا ہوئے۔۔۔۔

"مانی۔۔۔پلیز میرا ہاتھ مت چھوڑنا۔۔۔" وہ منتی انداز میں بولی۔۔۔

"کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔بے فکر رہو۔۔۔" عبد المنان نے پُر اعتماد لہجے میں اطمینان بخش جواب دیا۔۔۔

"چلو ایک ڈیل کر لیتے ہیں۔۔۔" شہاب صاحب اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے آفر کرنے لگے۔۔۔

”بوڑھے بابا۔۔۔ کیا بوڑھاپے میں دماغ چل گیا ہے؟؟۔۔۔۔ ہوا میں لٹکا کر کون ڈیل کرتا ہے؟؟“عبد المنان دانت کچکچاتے ہوئے چیخنے لگا۔۔۔۔

”تم دونوں خود لٹکے ہوں یہاں۔۔۔ میں نے نہیں لٹکایا۔۔۔ اس ل ئی ے اپنی غلطی کا سہرا میرے سر پر مت باندھو۔۔۔ ڈیل کرنا ہے تو جلدی بولو۔۔۔ ورنہ میں جا رہا ہوں“شہاب صاحب بے نیازی ظاہر کر رہے تھے۔۔۔۔

”یقین مانیں۔۔۔ ظالم دادوں کی ہسٹری میں آپ کا نام سنہرے حرفوں سے لکھا جائے گا۔۔۔۔۔۔“عبد المنان خوب دہائیاں دے رہا تھا مگر شہاب صاحب پر اس کا کوئی اثر نہ تھا۔۔۔

”آہہہ۔۔۔۔ میرا ہاتھ چھوٹ رہا ہے“شازمہ روتو سہ چہرہ بنا کر چیخی۔۔۔ پسینہ آنے کے سبب اس کے ہاتھ کی پکڑ ڈھیلی پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

شہاب صاحب یہ سنہرہ موقع کیسے ہاتھ سے جانے دے سکتے تھے۔۔۔ انھیں پورا یقین تھا کے عبد المنان شازمہ کی خاطر اس وقت ہاں کر دے گا۔۔۔۔

”چلیں منظور ہے مجھے آپ کی ڈیل۔۔۔ مل لوں گا میں آپ کے بیٹے سے۔۔۔ بس۔۔۔ اب تو مدد کریں“عبد المنان کے ہاں کرتے ہی شہاب صاحب کا چہرہ خوشی سے چہک اٹھا تھا۔۔۔ انھوں نے اپنے گارڈز کو بلوا کر دونوں کی نیچے اترنے میں مدد کی۔۔۔۔

*******------   ------******

”یہ نالائق ابھی تک میٹنگ میں آیا کیوں نہیں؟؟؟“شہاب صاحب کا پارا ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہا تھا۔۔۔

قاسم پریزنٹیشن دیتے ہوئے ایک بار فخرانہ پورے میٹنگ روم میں نظر ڈالتا ہے۔۔۔

"میں آپ لوگوں سے یہی کہوں گا۔۔۔کے ہمیں اپنے پروڈکس کی قیمت بڑھانی چاہیے۔۔۔تو کیا آپ لوگ متفق ہیں؟؟" قاسم کے کہتے ہی سب اس کی بات سے متفق ہو کر اثبات میں سر ہلانے لگے۔۔۔

"میں متفق نہیں"عبدالمنان بھرم سے کہتا ہوا جب میٹنگ میں داخل ہوا تو سب کی نگاہیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی یں تھیں۔۔۔

"گدھے۔۔آنے میں اتنی دیر کیوں کر دی؟؟"شہاب صاحب اس کے برابر میں بیٹھتے ہی گھور کر پوچھنے لگے۔۔۔

"اتنی موٹی فائل پکڑا کر آگئی ے تھے۔۔۔انسان کا بچہ ہوں جن کا تھوڑی۔۔۔۔۔پڑھنے میں دیر تو لگے گی ناں۔۔۔" وہ شہاب صاحب کی جانب منہ بسور کر دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں تم پڑھ کر نہیں آئے ہو"شہاب صاحب کے کہتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

"واہ بوڑھے بابا۔۔۔آپ تو میری قابل شخصیت سے اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں۔۔۔"وہ ایک آنکھ دبا کر مزید شہاب صاحب کو طیش دلانے لگا۔۔۔

"تم متفق کیوں نہیں ہو؟؟۔۔۔" قاسم نہایت سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔کیونکے عبدالمنان کے علاوہ سب ہی اس کی بات سے متفق تھے۔۔۔

سب کی نظریں اب عبد المنان پر ٹکیں تھیں۔۔۔۔ سب ہی اس کے راضی نہ ہونے کی وجہ جانے کے لئے تجسس میں بیٹھے تھے۔۔۔۔ آخر اس کے پاس ایسا کون سہ سولوشن ہے جس میں قیمتیں بڑھائے بغیر ہی پروڈکس کو مزید معیاری بنا کر مارکیٹ میں اس کی سیلنگ میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ نہات اسٹائل سے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر قاسم کی جانب دیکھتا ہے۔۔۔۔

”کیونکے۔۔۔۔ میں نے سنا ہی نہیں۔۔۔۔“ اس کا جواب سنتے ہی شہاب صاحب کا دل چاہا اپنا سر سامنے دیوار سے دے ماریں۔۔۔ جبکہ باقی سب ممبران دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے تھے۔۔۔۔۔

”مجھے اندازہ تھا اس نے ایسا ہی کوئی الٹا سیدھا جواب دینا ہے“ شہاب صاحب منہ ہی منہ بڑبڑائے۔۔۔

قاسم کا منہ تو غصے سے پورا لال ہو گیا تھا۔۔۔۔

”میں کوئی ی کالج کا لیکچر نہیں دے رہا جو تمہارا مس ہو گیا ہے تو میں دوبارہ دوں۔۔۔۔۔ سامنے فائی ل پڑی ہے کھول کر پڑھ لو۔۔۔۔“ قاسم نے بامشکل اپنا غصہ پیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”اووو۔۔۔۔ میں آپ کو بتا دوں مسٹر قاسم۔۔۔۔ آپ کی اس فائی ل میں مجھے ایک بھی بات کام کی نہیں لگی۔۔۔۔ ہمیں صرف ایڈورٹائزنگ اور لوگوں کا اپنے پروڈکس پر اعتماد بحال کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔ نہ کے قیمت بڑھا کر معیاری معیاری چلانے کی۔۔۔۔۔“ عبد المنان کا پُر اعتماد لہجے میں جواب دینا تھا۔۔۔۔ کے شہاب صاحب مارے حیرت کے ایک دو ثانیوں کے ل ئ ے سکتے میں چلے گ ئ ے تھے۔۔۔۔۔

”تو تم کہنا چاہ رہے ہو کے صرف ایڈورٹائزنگ کرنے سے تمہاری پروڈکس کی سیل بڑھ جائے گی“ قاسم کو اس کا جواب کرارے طمانچے کی طرح محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ بپھر کر پلٹ وار کرنے آیا۔۔۔۔

"بلکل۔۔۔۔میں نے کبھی نہیں دیکھا کے ایک عام عورت کوئی بیوٹی پروڈکٹ اٹھا کر اس کے ingredients پڑھ کر خریدے۔۔۔۔مگر ایک خوبصورت سی ایکٹریس کو دیکھ کر۔۔۔۔اس جیسی خوبصورت بنے کی چاہ میں ضرور خریدتی ہے۔۔۔کیونکے ہمارے یہاں جو دکھتا ھے وہ بکتا ھے۔۔۔۔۔ سمجھے بچے۔۔۔۔۔"اس نے کوئی ی لمبی چوڑی پریزنٹیشن پیش نہیں کی تھی۔۔۔۔بس دو تین جملوں سے ہی اس نے سب کو اپنی بات پر قائل کر لیا تھا۔۔۔۔۔

"تم واقعی پوری تیاری سے آئے تھے ؟؟"شہاب صاحب بے یقینی سی کیفیت میں پوچھ رہے تھے۔۔۔۔میٹنگ روم سے نکلتے وقت۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔ آخری جملہ سن لیا تھا میں نے اس کا۔۔۔۔اس لیے اپنے تجربے کے مطابق رائے دی۔۔۔۔بس"وہ مسکراتے ہوئے کہ کر چلا گیا۔۔۔۔جبکے شہاب صاحب اس کی ذہانت پر الجھ کر رہ گئے تھے۔۔۔

*******------ ----*****

کچھ راتوں سے ایک خواب مسلسل آرہا تھا۔۔۔۔

وہ ہی پکارتی ہوئی ی آوازیں۔۔۔۔وہ ہی دروازہ۔۔۔۔۔۔

پر آج خواب میں عبدالمنان نے خود کو اس کمرے میں پایا۔۔۔۔کمرے کی ساری بتیاں فانوس روشن تھے۔۔۔ایک خوبصورت سی مدھر دھن بج رہی تھی۔۔۔۔اچانک سامنے زرمین نظر آئی ی۔۔۔۔۔(حویلی کے مالک کی بیٹی زرمین)۔۔۔۔۔وہ اسی کی جانب آرہی تھی۔۔۔۔"مانی میرے ساتھ ڈانس کروگے ؟؟؟"اس کے کہتے ہی عبدالمنان نے اس کے ساتھ ڈانس کرنا اسٹارٹ کیا۔۔۔۔۔۔

وہ کمرا اس قدر کشادہ تھا۔۔۔۔کے دونوں آرام سے ڈانس کر رہے تھے۔۔۔۔۔

زرمین کالے رنگ کی خوبصورت سی میکسی زیبِ تن کی ہوئی تھی۔۔۔

بالوں میں جوڑا بندھا ہوا۔۔۔۔

وہ حسین و جمیل پری مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اک دم اچانک اس کی نظر کمرے میں موجود بڑے سے شیشے پر پڑی۔۔۔۔ جس میں زرمین کے عکس کی جگہ ۔۔۔۔اسے دوسری زرمین نظر آنے لگی۔۔وہی خوبصورت و حسین لڑکی جو اسے زرمین کے نام سے حویلی میں ملی تھی۔۔۔۔۔ لیکن اس کی آنکھیں بلکل سفید دیکھ وہ بری طرح چونک کر پیچھے کی جانب گرا۔۔۔۔

"اللہ۔۔۔" گرتے ہی اس کی آنکھ کھل گ ئی ی۔۔۔اس کے حواس ابھی تک بحال نہیں ہوئے تھے۔۔۔ایک عجیب سہ خوف طاری تھا پورے جسم میں۔۔۔"اتنی خوفناک آنکھیں" وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے۔۔۔۔ایک گہری سانس بھر کر گویا ہوا۔۔۔۔

"تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔۔ مس شازمہ تمھاری منگیتر نہیں ہیں۔۔" قاسم آفس میں دھڑلے سے گھسا چلا آیا تھا۔۔۔وہ دونوں ہاتھ میز پر جما کر عبد المنان کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

"میں ابھی داداجان سے بات کر کے آرہا ہوں۔۔ تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں کہا؟؟" وہ عبد المنان پر دھاڑتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"کچھ بول کیوں نہیں رہے تم؟؟" جہاں قاسم غصے سے پاگل ہوئے جارہا تھا۔۔وہیں عبد المنان نہایت پُر سکون بیٹھ کر اپنے سیل میں مصروف تھا۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں ؟؟۔۔۔کانوں میں ہڑ تال ہے کیا؟؟" قاسم کافی بلند آواز میں چیخنے لگا تھا۔۔۔مگر عبد المنان کے کانوں پر تو جوں تک نہیں رینگ رہی تھی۔۔۔۔۔

"بھو کتا رہ بیٹا۔۔۔میں نہیں سننے والا۔۔۔"عبد المنان اس کا پارہ ہائی ہوتا دیکھ زیرِ لب مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

"سر۔۔۔۔فرح سر" قاسم کا سیل رنگ ہوا۔۔۔تو وہ عبد المنان کے سامنے ہی کال ریسیو کر کے بات کرنے لگا۔۔۔کال پر فرح صاحب کا پرسنل سیکرٹری تھا۔۔۔جس کی آواز نہایت پریشان معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔۔اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟؟"

"سر۔۔۔فرح سر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔سر سے کافی خون بہہ چکا ہے۔۔۔ڈاکٹر کوئی جواب نہیں دے رہے۔۔۔" یہ دل ہلا دینے والی خبر سنتے ہی قاسم کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔۔

"ڈیڈ کا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا؟؟"اس کے روہانسہ آواز میں پوچھتے ہی عبد المنان کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

"کیا فرح کا ایکسیڈنٹ؟؟؟"عبد المنان ایک دو ثانیوں کے لئے تو سکتے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

"میں بس ابھی آرہا ہوں۔۔۔تم ہسپتال کا ایڈریس سینڈ کرو" قاسم یہ کہتے ہوئے تیزی سے باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

"عبد المنان۔۔۔عبد المنان۔۔۔تم ٹھیک تو ہو؟؟"شہاب صاحب اس کی حساس طبیعت سے واقفیت رکھتے تھے۔۔۔۔وہ سب سے پہلے یہ خبر سنتے ہی عبد المنان کے پاس آئے۔۔۔

"دادا جان۔۔۔"بس شہاب صاحب کا پوچھنا تھا کے وہ بچوں کی طرح ان سے گلے لگ کر بلک بلک کر رونے لگا۔۔۔

”کچھ نہیں ہو گا فرح کو۔۔۔۔۔ تم ڈرو مت۔۔۔“شہاب صاحب اس کی کمر سہلاتے ہوئے حوصلہ دے رہے تھے۔۔۔

”میں پھر سے انھیں نہیں کھونا چاہتا۔۔ میں مانتا ہوں مجھے نفرت ہے ان سے۔۔۔۔ پر اس نفرت کا میری بچپن سے لے آج تک کی محبت سے کوئی ی موازنہ نہیں۔۔۔۔“ وہ روتے ہوئے اپنے دادا کو حالِ دل سنا رہا تھا۔۔۔ وہ بھی مسلسل رو رہے تھے۔۔۔ ”کہاناں میں نے۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔ ابھی تو اس نے تمھیں اپنا بیٹا مانا ہے۔۔۔ اور تمھیں تمھارا حق دینا ہے۔۔۔“ وہ اسے بکھرنے نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

”ہسپتال چلو گے ؟؟ شہاب صاحب کے کہتے ہی وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

وہ اپنے دادا کے سینے سے لگ کر رونے کے بعد اب کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

”مجھے لگتا تھا۔۔ اپنی دادی کے انتقال کے بعد میرا عبد المنان بڑا ہو گیا۔۔ پر آج لگ رہا ہے۔۔۔ وہ تو ابھی تک چھوٹا مانی ہی ہے۔۔۔ جو ذرا ذرا سی بات پر اپنے دادا کے گلے لگ کر رونے لگتا تھا“ شہاب صاحب بڑی شفقت و محبت اس پر نچھاور کرتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔

”جی نہیں۔۔ میں بڑا ہو گیا ہوں۔۔۔ بس تھوڑا دل بھر آیا تھا“ وہ اپنا بھرم قائم رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

”میرے ساتھ ہسپتال چلو گے ؟؟“ شہاب صاحب کے پوچھتے ہی وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

دونوں ہسپتال پہنچے۔۔۔۔

شہاب صاحب پیچھے چل رہے تھے اور عبد المنان آگے آگے۔۔۔

قاسم کی جیسے ہی نگاہ عبد المنان پر پڑی وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔۔۔

”ڈیڈ کی حالت بہت سیریس ہے مانی“ وہ روتے ہوئے عبد المنان کے سینے سے آ لگا تھا۔۔۔

ساری نفرت و دشمنی بھول۔۔۔۔ قاسم اپنے بڑے بھائی ی کے سینے سے لگا ہوا تھا۔۔۔

"میں ڈیڈ کو نہیں کھو سکتا مانی۔۔۔ ان کے علاوہ میرا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔ مما کو تو پہلے ہی کھو چکا ہوں۔۔۔ اب ڈیڈ کو کھونے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔" شازمہ کے بعد۔۔۔۔۔ قاسم پہلا تھا جو اس کی کشادہ سینے سے لگ کر بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔۔ قاسم کا غم اپنے غم کے تشابہ دیکھ۔۔۔ وہ بھی رونے لگا۔۔۔ ہاتھ کپکپا رہے تھے قاسم کی کمر پر رکھتے وقت۔۔۔

"میں بھی" فقط اتنے ہی الفاظ زبان سے ادا ہو سکے۔۔۔

"میری ان بوڑھی آنکھوں نے اس لمحے کا نا جانے کب سے انتظار کیا ہے۔۔۔ پر آج یہ لمحہ آیا بھی تو کسطرح" شہاب صاحب اپنے دونوں پوتوں کو ایک ساتھ دیکھ جذبات میں بہ گ ئ ے تھے۔۔۔

"ڈاکٹر اب ان کی کنڈیشن کیسی ہے ؟؟" ڈاکٹر کے آتے ہی قاسم اور عبد المنان دونوں ہی بے صبرے ہو کر پوچھنے لگے۔۔۔

"کانگر یچولیشن۔۔۔ اٹس آوٹ آف ڈینجر ناؤ۔۔۔۔ سو ریلیکس" ڈاکٹر کے کہتے ہی۔۔۔ مانو دونوں بھائی یوں کی جان میں جان آئ ی تھی۔۔۔

"مانی۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔" شہاب صاحب اور عبد المنان دونوں ہی برابر برابر میں کھڑے تھے۔۔۔ مگر قاسم خوشی سے جھوم کر پہلے عبد المنان کے گلے لگا۔۔۔

کہنے کو تو معمولی سی بات تھی۔۔۔ مگر عبد المنان کے دل پر لگی تھی۔۔۔ اس نے بھی قاسم کو بڑی گرم جوشی سے گلے لگایا۔۔۔

"آپ میں سے قاسم کون ہیں؟؟۔۔۔ان کا نام پیشنٹ بار بار پکار رہے ہیں۔۔۔۔پلیز وہ اندر آجائی یں" نرس کے اعلانیہ کہتے ہی قاسم فوراً اس کے ساتھ چلا گیا۔۔۔جبکہ عبد المنان کا دل پارے پارے ہوا۔۔۔۔

"کاش۔۔۔آپ میرا بھی نام کبھی پکاریں" ایک آہ نکلی تھی دل سے۔۔۔۔۔

ایک آنسوں پلک سے خود بہ خود جھلکا تھا۔۔۔وہ منہ موڑ تیزی سے چل دیا۔۔۔

"کہاں جارہے ہو؟؟۔۔۔فرح سے نہیں ملو گے؟؟" شہاب صاحب آواز دیتے رہے۔۔۔مگر اس نے پلٹ کر کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔مس شازمہ۔۔۔۔۔آپ عبد المنان کو فون کریں اور پوچھیں وہ کہاں ہے؟؟۔۔۔۔۔" شہاب صاحب نے فوراً ہی شازمہ پر حکم صادر کیا۔۔۔

"جی سر۔۔۔۔۔۔"

"اور سنیں۔۔۔۔اسے اکیلے مت چھوڑیے گا۔۔۔"

"کیوں؟؟۔۔۔کچھ ہوا ہے کیا؟؟" شازمہ پریشان ہو کر استفسار کرنے لگی۔۔۔شہاب صاحب نے اسے پورا واقعہ بیان کر دیا۔۔۔

"آپ فکر نہ کریں بوڑھے۔۔۔" اس کی زبان روانگی میں پھنسل گ ئی ی تھی۔۔۔جس پر اس نے اپنی زبان دانتوں میں دبا کر آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔

"میرا مطلب سر۔۔۔" وہ بگڑی ہوئی بات بنانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

"عبد المنان کی صحبت کا آپ پر بڑا برا اثر پڑا ہے۔۔۔پر کیا کر سکتے ہیں۔۔۔خیر۔۔۔" شہاب صاحب مانو غصہ پی رہے تھے۔۔۔انھوں نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا۔۔۔۔

"سوری سر۔۔۔" وہ شرمساری سے گویا ہوئی ی۔۔۔

٭٭٭٭ ٭٭ ــــ ـــ٭٭٭٭٭

"کہاں ہو مانی؟؟۔۔۔" شازمہ چالیس سے زائی دمس کال دے چکی تھی۔۔۔ پر وہ ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

"کیا مس ئی لہ ہے؟؟؟؟۔۔۔ کیوں کال پر کال مارے جا رہی ہو؟؟۔۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔۔ کیون۔۔ کیونکہ کھانا تیار ہے۔۔۔" اس کی غصیلی آواز سن وہ بوکھلا کر بولی۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"

"کیوں؟؟"

"بس نہیں ہے۔۔۔ تو نہیں ہے۔۔۔" وہ سخت لہجے میں جواب دینے لگا۔۔۔

"اچھا بابا۔۔۔ غصہ کیوں ہو رہے ہو مجھ بیچاری بھولی بھالی لڑکی پر" وہ معصومانہ انداز میں۔۔۔

"ہو گیا؟؟۔۔ یا کچھ اور کہنا ہے؟؟" اس نے بےزاری سے کہا۔۔۔

"ہاں کہنا ہے۔۔۔"

"تو کہو جلدی" عبد المنان جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔

"کہاں ہو؟؟۔۔۔۔" وہ فکرمند لہجے میں۔۔۔۔

"حویلی جا رہا ہوں کام کے سلسلے میں۔۔۔ نعمان کی کال آئی ی تھی۔۔۔ اور ہاں۔۔ کان کھول کر سن لو۔۔۔۔۔ تمھیں آنے کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔" وہ سخت انسٹرکشن دیتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔ میں کیوں نہیں آسکتی وہاں؟؟۔۔۔" وہ اپنی کمر پر ہاتھ ٹکا کر۔۔۔۔ ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔

"کیونکے میں نہیں چاہتا۔۔۔"

”یہ کیا بات ہوئی ی بھلا۔۔۔اور اپنی تو تم چھوڑ ہی دو۔۔ تم تو مجھے جاب پر بھی رکھنا نہیں چاہتے تھے۔۔“وہ احتجاج بلند کر رہی تھی۔۔۔

”بچی۔۔۔ایسی بات نہیں ہے۔۔۔“اس کے لہجے میں اب تھوڑی نرمی جھلک رہی تھی۔۔۔

”تو پھر کیسی بات ہے۔۔بتاؤ مجھے“شازمہ کا پارہ ہائی ی ہونے لگا۔۔۔

”میں نہیں چاہتا۔۔ تمھارا اور زرمین کا دوبارا سامنا ہو۔۔۔“اس کے سنجیدگی سے کہتے ہی شازمہ بپھر اٹھی۔۔۔

”اووو۔۔تو یہ کہوناں۔۔۔اپنی محبوبہ سے ملنے جا رہے ہو۔۔“وہ طنزیہ بولی۔۔۔

”افففف۔۔۔میری محبوبہ؟؟۔۔۔کون؟؟۔۔وہ زرمین؟؟۔۔۔دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟؟۔۔۔۔“وہ الجھ کر کہنے لگا۔۔۔

”بس رہنے دو۔۔۔زیادہ سیدھے بنے کا ناٹک مت کرو۔۔۔“اس نے جل کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔

”ہیلو۔۔ہیلو۔۔بچی۔۔۔کال کاٹ دی۔۔۔۔“وہ منہ بسور کار ڈرائیف کرتے ہوئے بولا۔۔۔

”ہیلو“عبد المنان نے کار سائیڈ میں روک کر۔۔دوبارا کال ملائی ی۔۔۔۔

”کیا کام ہے؟؟؟۔۔۔جلدی بولو؟؟“

”تیار ہو جاؤ۔۔۔میں لینے آرہا ہوں۔۔“

”کیوں؟؟۔۔ تمھاری محبوبہ کو برا نہیں لگے گا؟؟۔۔۔میرا تمھارے ساتھ ہونا“وہ جلے جلے انداز میں بولی۔۔۔

”ڈارلنگ ۔۔۔ تمھیں نہیں لگ رہا۔۔۔ تم آج مجھ سے بیویوں کی طرح لڑ رہی ہو۔۔۔ اور میں مظلوم شوہروں کی طرح تمھیں منا رہا ہوں۔۔۔ سو پلیز بچی۔۔۔ میری بیوی کی طرح ایکٹ کرنا بند کرؤ۔۔۔۔۔۔۔“

”میں تمھاری بیوی کی طرح ایکٹ نہیں کر رہی“ شازمہ خاصہ زور دیتے ہوئے نفی کرنے لگی۔۔۔

”اچھا تو پھر محبوبہ کا طعنہ کیوں دے رہی ہو؟؟؟۔۔۔ تمھیں کیا فرق پڑتا ہے میں کہیں بھی جاؤں۔۔۔ کسی سے بھی ملوں۔۔۔“

”اچھا بابا۔۔۔ غلطی ہو گئی۔۔۔ اب نہیں بولوں گی کچھ بھی۔۔۔ تم چاھے اس جنی سے ملو یا اس یسرا سے یا پھر کسی اور چڑیل سے۔۔۔“ وہ تپے تپے انداز میں سیل پر چیختے ہوئے بولی۔۔۔

”افففف۔۔۔ چیخ کیوں رہی ہو؟؟؟۔۔۔ بہرا نہیں ہوں میں۔۔۔“ عبد المنان اس کے چیختے ہی airpods کانوں سے ہٹاتا ہے۔۔۔

”تم اس جنی کے ہی قابل ہو۔۔۔ خدا کرے۔۔۔ وہ تمھارا سارا خون پی جائے۔۔۔ بلکے تمھیں زمین پر پٹک پٹک کر مارے۔۔۔“ وہ دانت کچکچاتے ہوئے مسلسل بدعائیں دیے جا رہی تھی۔۔۔

جسے سن عبد المنان اب محظوظ ہونے لگا تھا۔۔۔ چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ بھی بکھر آئی۔۔۔ عبد المنان نے سر جھٹکتے ہوئے کار موڑلی تھی۔۔۔

”پہلی بات وہ جنی ہے ڈریکولا نہیں۔۔۔ جو خون پیے گی میرا۔۔۔ اور دوسرا۔۔۔“ وہ کار ڈرائیف کرتے ہوئے ابھی بول ہی رہا تھا۔۔۔ کے شازمہ تیزی سے بات کاٹ گئی۔۔۔

”اوو۔۔۔ دیکھو تو ذرا۔۔۔ کیسے وکالت ہو رہی ہے اپنی محبوبہ کی۔۔۔“ وہ منہ بسور بولی۔۔۔

”جو فیکٹ ہے وہی بیان کر رہا ہوں۔۔۔ ڈریکولا خون پیتے ہیں جنیاں نہیں۔۔۔“

"کیوں ؟؟۔۔۔ تمھیں میسج کر کے بتایا تھا انھوں نے ؟؟۔۔۔کے عبد المنان جانی ہم خون نہیں پیتے" شازمہ آخری جملہ کافی لہک کر ادا کر رہی تھی۔۔۔ جس پر عبد المنان کا ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

"میسج کی کس کو ضرورت ہے۔۔۔ میرا پرسنل ایکسپیرینس ہے۔۔۔ میں آج کل ایک چڑیل کے ساتھ رہ رہا ہوں۔۔۔ اور وہ خون نہیں پیتی۔۔۔ بس دماغ کھاتی ہے"عبد المنان کی حسِ شرارت پھڑکی تھی۔۔۔ اس کے کہتے ہی شازمہ نے دانت پیسے۔۔۔۔۔۔

"تم نے مجھے چڑیل کہا۔۔۔مانی کے بچے۔۔۔۔۔ تم سامنے آؤ میرے۔۔۔ میں تمھارا خون کر دوں گی۔۔۔۔۔ بڑے آئے اپنی جنی کی وکالت کرنے والے" اس کا ٹمپریچر اب آسمانوں سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔ عبد المنان نے تپانے کا پورا پورا فرض ادا کیا۔۔۔شازمہ اب اس پر خوب برس رہی تھی۔۔۔ اس بات سے بے خبر کے۔۔۔۔ وہ دبے پاؤں اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔

"میں وکالت نہیں کر رہا۔۔۔ سچ بیان کر رہا ہوں۔۔۔ ہاں کچھ لوگوں سے یہ سچ ہضم نہیں ہو رہا۔۔۔ وہ الگ بات ہے۔۔۔" وہ طنزیہ جواب دینے لگا۔۔۔

"شکل ہے تمھاری سچ بولنے والی۔۔۔ بڑے آئے" وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔

"ہائے ئے۔۔۔ اتنی پیاری شکل تو ہے میری۔۔۔ لگتا ہے تم نے کبھی غور سے نہیں دیکھا۔۔۔ کوئی ی بات نہیں اب دیکھ لو۔۔۔" یہ کہتے ہی وہ سر کٹے کی طرح اچانک سے شازمہ کے آگے اپنا سر لے آیا۔۔۔ وہ بری طرح چونک کر چیخی۔۔۔ "آآآآآآ"

"کیا ہوا میم ؟؟" وہ اتنی زور سے چیخی تھی کے باہر کے گارڈز بھی اندر آگ ئی ے تھے۔۔۔

بیچارے عبد المنان کے تو کان ہی سُن ہو گ ئی ے تھے۔۔۔ "اللہ کی بندی۔۔۔ کیوں میرے نازک کانوں کی سماعتوں پر اتنا ظلم ڈھاتی ہو؟؟؟۔۔۔۔" وہ اپنے کان میں انگلی ڈال کر ہلاتے ہوئے شازمہ کو دیکھ منہ بسور گویا ہوا۔۔۔

"تمھیں کانوں کی سماعت کی پڑی ہے۔۔۔ میرا جو ہارٹ فیل ہو جانا تھا وہ۔۔۔" وہ اپنے دھڑکتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ بولی۔۔۔۔ جو ابھی تک قابو میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

"اچھا چلو۔۔۔ میں لینے آیا ہوں" عبد المنان کے کہتے ہی وہ منہ موڑ کر کھڑی ہو گ ئی ی۔۔۔

"اب یہ کیا بچگانہ حرکت ہے؟؟؟۔۔۔۔ چلو۔۔۔"

"میں نہیں جانے والی تمھارے ساتھ۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر خفگی بھرے لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

"ٹھیک ہے مت جاؤ۔۔۔" عبد المنان لاپرواہی سے کہتے ہوئے سیل نکال کر۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ ہاں بوڑھے بابا" جیسے ہی شازمہ کے کانوں سے بوڑھے بابا کے الفاظ ٹکرائے۔۔۔ وہ فوراً منتی انداز میں اس کے پاس آ کر۔۔۔۔ آنکھوں کے اشارے سے نفی کرنے لگی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ بس یہ پوچھنے کے ل ئی ے فون کیا تھا۔۔۔ کے کب تک آئی یں گے آپ۔۔۔۔ اچھا۔۔۔ چلیں ٹھیک ہے۔۔۔ اللہ حافظ" وہ سیل جیب میں رکھ۔۔۔ فاتحانہ نظر شازمہ پر ڈالتے ہوئے باہر جانے لگا۔۔۔

"کمینا۔۔۔ ہر بار میری مجبوری سے فائدہ اٹھاتا ہے۔۔۔" وہ ابھی روتو سہ منہ بنا کر بڑبڑا ہی رہی تھی۔۔۔ کے عبد المنان اس کی جانب موڑ کر۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔۔ چلو۔۔۔ یا کروں بوڑھے بابا کو فون؟؟" وہ دکھتی رگ پکڑ کر۔۔۔۔ بیچاری بھولی بھالی شازمہ کو تگنی کا ناچ نچا رہا تھا۔۔۔

"زہر لگ رہے ہو تم مجھے" وہ غراتے ہوئے اس کے پاس پاؤں پٹکتی ہوئی ی آکر بولی۔۔۔

"تو تم مجے کون سہ شہد لگتی ہو۔۔۔ چلو۔۔۔" وہ اس کے غصے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔ چابی اچھالتے ہوئے خوشی خوشی آگے چل رہا تھا۔۔۔ جبکے وہ روتو سہ چہرہ بنائے پاؤں پٹکتی ہوئی ی پیچھے آرہی تھی۔۔۔

******---- ---*****

وہ کافی دیر سے چی ئی ر پر ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف نظر آرہے تھے۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔" عبدالمنان کی نظریں کام کے ساتھ ساتھ اس پر بھی ٹکی ہوئیں تھیں۔۔۔ وہ برابر میں چی ئی ر لگاتے ہوئے ابرو اچکا کر حال دریافت کرنے لگا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔ بور ہو رہی ہوں۔۔۔" وہ منہ لٹکائے بولی۔۔۔

"تو موبائی ل میں گیم کھیل لو" اس کے کہتے ہی وہ نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔۔

"میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔"

"بس تھوڑی دیر اور۔۔۔۔ پھر ہم چلتے ہیں۔۔۔۔ او۔کے بچی۔۔۔" وہ پیار سے گال کو سہلاتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔۔ اس بات سے بے خبر کے اس کے لمس کے چھوتے ہی شازمہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ وہ فدا فدا نظروں سے عبدالمنان کو تکنے لگی۔۔۔۔

اس کی نظر اچانک بھاری بھر کم سامان پکڑے ہوئے چوکیدار بابا پر پڑی۔۔۔ وہ فوراً ان کی مدد کرنے کے ل ئی ے اٹھی۔۔۔

"لائی یں بابا۔۔۔ تھوڑا سامان میں اٹھالوں۔۔۔" شازمہ نے ان کے ہاتھ سے آدھے سے زیادہ سامان لے لیا تھا۔۔۔

"لو بیٹا چابی۔۔۔۔۔۔ پہلی منزل پر رائٹ سائیڈ پر جو کمرہ ہے۔۔۔ یہ سارا سامان اس میں رکھ دو۔۔۔۔۔" شازمہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چابی لے لی۔۔۔۔

عبد المنان اپنی شوٹنگ میں اس قدر مصروف ہو گیا کہ اسے شازمہ کا خیال ہی نہ رہا۔۔۔۔

چوکیدار بابا نے شازمہ کو سامان رکھنے کے ل ئ ے زرمین (حویلی کے مالک کی بیٹی) کے کمرے میں بھیج دیا تھا۔۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے عجیب سی اداسی چھائی ی ہوئ ی محسوس ہوئ ی۔۔۔۔اس کی توجہ زرمین کی تصویر نے اپنی جانب مبذول کی۔۔۔۔

"کتنی خوبصورت ہے یہ لڑکی۔۔۔۔" ابھی وہ تصویر دیکھ ہی رہی تھی کے اس کی نظر کھڑکی پر پڑی۔۔۔

"واو۔۔۔۔ یہاں سے گارڈن کا ویو کتنا خوبصورت ہے۔۔۔" شازمہ پردوں کو ہٹا کر باہر کی جانب کھڑکی سے جھانکنے لگی۔۔۔۔۔

"ووووو۔۔۔۔۔ کتنا بڑا امر رہے۔۔۔۔ یہ لڑکی کیا کوئ ی شہزادی تھی۔۔۔" شازمہ اب بڑے سے آئ ینے کے سامنے کھڑی ہو کر مسکراتے ہوئے اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اب اس کی نظر اوپر فانوس پر پڑی۔۔۔ "واووووو۔۔۔۔۔۔ کتنا بڑا فانوس ہے۔۔۔ ضرور اس حویلی کا مالک بوڑھے بابا سے بھی زیادہ امیر ہو گا۔۔" وہ اب اک اک چیز دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

نا جانے کیوں دل میں سمائ ی کے ایک بار الماری کھول کر اس زرمین کے مہنگے کپڑے اور جیولری دیکھے۔۔۔۔

"واو۔۔۔زبردست۔۔۔۔۔"ابھی وہ کپڑے دیکھ ہی رہی تھی کے اس کی نظر ایک ڈائی ری پر پڑی۔۔۔جو کچھ کپڑوں کے نیچے دبی ہوئی ی تھی۔۔۔

"HZ"

اس ڈائی ری کے اوپر ہی یہ الفابیٹ موٹے مارکر سے لکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

" Z for zarmeen"

"پر۔۔۔۔۔ H؟؟؟۔۔"وہ سوچ میں پڑھ گ ئی ی تھی۔۔۔

"شاید زرمین کے محبوب کے نام پہلا لفظ ہو۔۔۔۔پڑھ کر دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے اس میں لکھا ہو۔۔۔"وہ بڑے اشتیاق سے ڈائی ری کھول لیتی ہے۔۔۔

(ڈائی ری)۔۔۔۔۔۔۔

میں زرمین۔۔۔۔جب میں پیدا ہوئی ی تو میرے والدین مجھے دیکھ۔۔۔بجائے خوش ہونے کے غم سے نڈھال ہو گ ئی ے۔۔۔کیونکے انھیں ایک بیٹا چاہیے تھا۔۔۔جو دادا کی جائی یداد کا حصے دار بنتا۔۔۔میرے دادا کے دو بیٹے ہیں۔۔۔۔پہلے میرے تایا۔۔۔(عابد)۔۔۔اور دوسرے میرے والد(سمیع)....

میری امی کو خوف لاحق ہوا کے کہیں دادا کی ساری جائی یداد کا عابد تایا کا بڑا بیٹا وارث نہ بن جائے۔۔۔۔اس خوف میں آکر انھوں نے سب جگہ یہ خبر پھیلا دی کے ان کے بیٹا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔اور اس جھوٹ کو سچ بنانے کے ل ئی ے۔۔۔وہ مجھے لڑکوں کے کپڑے پہناتیں۔۔۔۔۔۔ساتھ ساتھ مجھے میرے ہی گھر میں قیدی بنا دیا گیا تھا۔۔۔صرف میری والدہ کی ایک قریبی و وفادار ملازمہ ہی میری سچائی ی سے واقف تھی۔۔۔۔۔۔

مجھے پڑھانے کے لئے اساتذہ کرام حویلی آیا کرتے۔۔۔ جن کے سامنے مجھے لڑکا بنا کر پڑھنے بیٹھا دیا جاتا۔۔۔۔۔

تین یا چار مہینے سے پہلے پہلے میرے استاد بدل دیے جاتے تھے۔۔۔۔ شروع شروع میں تو میں نہیں سمجھ پاتی تھی کے آخر کیوں میرے استاد اتنی جلدی جلدی بدل دیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

ایک دن بہت تیز موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔۔۔ میں کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر باہر گارڈن کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ کے اچانک میری نظر ایک اپنی ہم عمر بچی پر پڑی۔۔۔ جو بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔۔ مجھے اس بیچاری پر بڑا ترس آیا۔۔۔ میں نہیں جانتی وہ کون تھی اور کہاں سے آئی تھی۔۔۔۔ بس میں تو اس کی مدد کرنے چل پڑی۔۔۔۔۔

جب میں نے اس پر چھتری کی۔۔۔ تو وہ بچی میری جانب پلٹی۔۔۔۔ اس کی آنکھیں۔۔۔ بلکل سفید۔۔۔۔۔ میں گھبرا کر پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔

لیکن وہ بہت اچھی تھی۔۔۔ ہم دونوں جلدی دوست بن گئے۔۔۔ عجیب بات یہ تھی وہ کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔۔۔ سوائے میرے۔۔۔

ہاں وہ کسی کا بھی روپ لے سکتی تھی۔۔۔ اکثر وہ میرا ہی روپ لے کر گھر میں پھرتی۔۔۔ ہم دونوں کی دوستی دن بہ دن مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

میں نے اس کا نام حمنہ رکھ دیا۔۔۔۔ وہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔ پر ستم یہ ہے کے دیکھ صرف میں سکتی ہوں۔۔۔ اگر عام لوگ اسے دیکھ پاتے تو مجھے یقین ہے دیوانے ہو جاتے۔۔۔

بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ اب اس کی طاقتیں بھی بڑھ رہی تھیں۔۔۔میں نے اسے اپناراز بنا کر رکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھی سائے کی طرح میرے ساتھ رہتی۔۔۔وقت اپنی رفتار سے گزر رہا تھا۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے میں جوان ہو گ ئی ی۔۔۔جبکے حمنہ کی عمر کافی آرام آرام سے بڑھ رہی تھی۔۔۔وہ ایک جنی ہے ناں۔۔اس ل ئی ے۔۔۔اس نے مجھے بتایا کے جنوں کی عمریں ہم انسانوں کی عمروں سے کافی طویل ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔

ہماری دوستی مثالی تھی۔۔۔جب تک عابد تایا کا بیٹا یہاں ہمارے ساتھ حویلی میں رھنے نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے آتے ہی سب بدلنے لگا۔۔۔۔۔

(آیان)۔۔۔اف۔۔۔سوچتی ہوں کیا لکھوں اس کے بارے میں؟؟؟۔۔۔۔وہ تو سر سے پاؤں تک قیامت ہے۔۔۔۔میں نے اپنی پوری زندگی میں اس جیسا خوبرو مرد نہیں دیکھا۔۔۔

بلکے میں نے اپنی زندگی میں زیادہ مرد دیکھے ہی نہیں۔۔۔

ناجانے کیوں آیا تھا وہ؟؟۔۔۔۔اس سے پہلے۔۔۔لاہور سے کبھی کوئی ی ہمارے گھر آکر جھانکا تک نہیں۔۔۔

دادا کی طبعیت خراب ہونے کی خبر پر امی پاپا خوش ہو گ ئی ے۔۔۔۔کیونکے ان سے کہیں زیادہ جائی یداد پیاری تھی سب کو۔۔۔۔جس کا ان کے مرتے ہی حصہ ہونا تھا۔۔۔

آیان۔۔۔میری پہلی محبت۔۔۔امی نے اس کے آنے سے پہلے ہی مجھے ہوشیار رہنے کو کہا۔۔۔

کہیں ناں کہیں امی کو خوف لاحق تھا کہ اسے بھنک لگ گئی ہے کہ میں لڑکی ہوں۔۔۔۔۔ اور وہ صرف اس راز سے پردہ اٹھانے آرہا ہے۔۔۔۔

شروع میں تو میں آیان کے سامنے جتنا ہو سکے کم ہی جاتی۔۔۔۔۔۔۔ وہ کبھی باتوں ہی باتوں میں میری کندھے پر ہاتھ رکھ دیتا تو کبھی کمر پر۔۔۔۔۔۔

وہ اکثر کہتا میں حیران ہوں تم لڑکا ہو کر کبھی باہر کیوں نہیں جاتے۔۔۔۔ اسے میری باتیں مشکوک لگتی تھیں۔۔۔۔۔

ایک رات وہ میرے کمرے میں آگیا۔۔۔۔ میں سو رہی تھی۔۔۔۔ لیکن حمنہ نے اسے میرے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔ وہ میرے لڑکے والے روپ میں بیڈ پر لیٹ گ ئی ی۔۔۔ اور میرے سوتے ہوئے وجود کو ہوا میں بلند کر کے چھت کی دیوار سے لگا دیا۔۔۔۔ اور کمرے میں اندھیرا کر دیا۔۔۔۔

وہ نشے کی حالت میں آیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے حمنہ پر سے چادر ہٹا دی۔۔۔ اور برابر میں لیٹ کر اس کے گالوں کو سہلانے لگا۔۔۔۔

"تم رات کے اس پہر میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو؟؟؟" حمنہ کی آواز سنتے ہی میری آنکھ کھلی۔۔۔۔۔ میں نے خود کو ہوا میں بلند پایا۔۔۔۔ لیکن میں ذرا بھی نہ ڈرئی ی۔۔۔۔ حمنہ اور میری کبھی لڑائی ی ہوتی تو وہ مجھے اسی طرح چھت سے لگا کر ڈرایا کرتی۔۔۔۔ وقت کے ساتھ ساتھ میرا یہ ڈر ہی ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔

میں نے آنکھوں کے اشارے سے منع کر دیا۔۔۔ کے آیان کو کچھ نہ کرئے۔۔۔۔۔ وہ نشے میں شاید غلطی سے میرے کمرے میں آگیا ہے۔۔۔۔

پر یہ دیکھ میری آنکھیں پھٹیں۔۔۔کے اس نے میری (یعنی حمنہ) نکلی داڑھی مونچ ہٹادی۔۔۔اور ہونٹوں کے نزدیک آنے لگا۔۔۔

"یہ کیابدتمیزی ہے؟؟"حمنہ کے ایک ہلکے سے دھکے سے وہ الماری سے جاٹکرایاتھا۔۔۔اور بے ہوش ہو گیا۔۔۔

"تم نے دیکھایہ کیاکرنے کی کوشش کر رہاتھا؟؟۔۔۔"حمنہ آگ بگولہ ہو کر بولی۔۔۔۔پر میری آنکھوں پر تو محبت کی پٹی بندھی تھی۔۔۔مجھے اس میں بھی صرف اس کی محبت دیکھائی ی دی۔۔۔

"وہ تمھیں مجھے گمان کر رہاتھا۔۔۔اس ل ئ ے غصہ مت ہو۔۔۔محبت میں یہ سب ہو تا ہے۔۔۔میں نے ڈراموں فلموں میں دیکھاہے۔۔۔ہیر و ہیر وین کے کمرے میں آکر اسے پیار کر تا ہے۔۔۔خاص طور پر سوتے وقت۔۔۔یہ بہت رومینٹک ہو تا ہے۔۔۔"ناجانے میں کون سی دنیامیں جی رہی تھی۔۔۔۔میں نے تو کبھی باہر کی دنیادیکھی ہی نہیں تھی۔۔۔۔اس ل ئ ے شاید میں حد سے زیادہ بے وقوف تھی۔۔۔

"لڑکی نادان نہ بنو۔۔۔۔یہ محبت نہیں حوس ہے۔۔۔۔یہ جانتاہے تم لڑکی ہو۔۔۔۔یہ صرف تمھارے بھولے پن کا فائ دہ اٹھارہاہے۔۔۔اور تم شاید بھول رہی ہو۔۔۔تم ایک مسلمان لڑکی ہو۔۔۔اور مسلمان لڑکی کا کر دار اتنانازک نہیں ہو تا۔۔۔کے کوئ ی بھی ایر اغیر اآکر اسے کانچ کی طرح بکھیر جائ ے۔۔۔محبت اور حوس میں جو فرق ہو تا ہے۔۔۔اسے پہچانو۔۔۔"حمنہ غصے سے وہاں سے چلی گ ئ ی۔۔۔اس کا اتنا سمجھانا بھی مجھ پر بے سود تھا۔۔۔۔میری آنکھوں پر تو محبت کی پٹی بندھ گ ئ ی تھی۔۔۔۔

حمنہ نہایت مضبوط کر دار کی مسلمان جنی تھی۔۔۔۔

آیان نے بہت آسانی سے مجھے محبت کے جال میں پھنسالیا۔۔۔

اور میں بے وقوفوں کی طرح اس کے ہر جھوٹ پر یقین کرتی چلی گ ئ ی۔۔۔

حمنہ اور میری اکثر لڑائی ی ہو جاتی۔۔۔ کیونکے وہ مجھے زندگی کی تلخ حقیقت سے روبرو کرانے کی کوشش کرتی۔۔۔ مجھے سمجھاتی کے آیان اچھا لڑکا نہیں ہے۔۔۔ وہ صرف جائیداد کے چکر میں محبت کا ڈرامہ کھیل رہا ہے۔۔۔۔۔

میں لڑکی تھی تو کیا؟؟۔۔۔ جائیداد میں اگر دو حصے پوتے کو ملتے تو ایک حصے کی مالکن میں بھی ٹھہرتی۔۔۔ جبکے آیان جائیداد کا وہ ایک حصہ بھی مجھے دینے کو تیار نہ تھا۔۔۔ پوری جائیداد دو ہی صورتوں میں اسے مل سکتی تھی۔۔۔

پہلی میری اور اسکی شادی۔۔۔

دوسری میری موت۔۔۔۔

جب میری امی کو ہمارے عشق کی خبر ہوئی ی تو وہ سمجھ گ ئ یں۔۔۔۔ کے آیان یہاں بے مقصد نہیں ٹھرا ہوا۔۔۔

میرے والدین بھی دولت کے لالچ میں اندھے ہو چکے تھے۔۔۔

انھوں نے میرا عشق و محبت کا بھوت مارپیٹ کر اتارنے کی کوشش کی۔۔۔ میں نے ان سے جھوٹ کہا کے آیان مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔ جبکے آیان نے کبھی مجھ سے شادی کا کہا ہی نہیں۔۔۔ وہ ہمیشہ صرف مجھے لاہور لے جانے کا کہتا تھا۔۔۔

"تم سمجھتی نہیں۔۔۔ وہ صرف جائیداد کے ل ئ ے تمھیں اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھنسا رہا ہے۔۔۔ وہ کوئی ی محبت نہیں کرتا تم سے۔۔۔ شادی کر کے تمھیں ایک کونے میں پھینک دے گا۔۔۔ جبکے اگر تم اپنے

دادا کے سامنے لڑکا بنی رہو تو پوری آدھی جائیداد کی تم اکیلی مالکن ہو گی۔۔۔۔۔ تمھارے دادا بہت بیمار ہیں ۔۔۔ کبھی بھی ان کی موت کی خبر آسکتی ہے۔۔۔ بس تھوڑا سہ صبر کر لو۔۔۔ جس وقت کا اتنے سالوں سے انتظار کیا ہے۔۔۔ بس وہ گھڑی آن پہنچی ہے۔۔۔۔۔ "امی نے مجھے بہت سمجھایا۔۔۔ جب میں نہ مانی تو وہ مجھے کمرے میں بند کر کے چلی گ ئی یں۔۔۔۔۔

میں نے حمنہ سے مدد مانگی تو بجائے مدد کے وہ امی کی سائیڈ لینے لگی۔۔۔۔ جس کی وجہ سے میری اور اس کی زبردست بحث ہو گ ئی ی۔۔۔ اس نے غصے میں کہا وہ آیان کو جان سے مار دے گی۔۔۔۔۔

اور وہ اسی رات آیان کو مار بھی دیتی۔۔۔ لیکن میری جنونی محبت آیان کی ڈھال بن گ ئی ی۔۔۔۔۔ میں نے پاس رکھی چھری ہاتھوں میں اٹھا کر اپنی نبض پر رکھ لی۔۔۔

"قسم کھاؤ۔۔۔۔ تم کبھی بھی آیان کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی۔۔۔۔ نہ میرے جیتے جی۔۔۔۔ نہ مرنے کے بعد۔۔۔۔ کھاؤ قسم۔۔۔۔ "حمنہ نے میری محبت میں مجبور ہو کر قسم کھالی۔۔۔۔۔ کے وہ کبھی بھی آیان کو کوئی ی نقصان نہیں پہنچائے گی۔۔۔

آیان نے مجھے جو سنہرے کل کے خواب دیکھائے تھے۔۔۔ ان خوابوں کو جینے کی عارضو میں۔۔۔ میں سب سے اکیلے لڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

میں نے کبھی حویلی سے باہر قدم نہیں رکھا تھا۔۔۔ اور نہ میرے دل میں اس حویلی سے باہر کی دنیا دیکھنے کی خواہش تھی۔۔۔۔ پر اب میرے دل کی دنیا آیان نے بدل دی تھی۔۔۔ مجھے اس حویلی میں عجیب سی گھٹن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔ یہ گھر نہیں قید خانہ لگتا تھا مجھے۔۔۔ میں بس جلد سے جلد آیان کے ساتھ دنیا دیکھنے جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

امی نے آیان سے دوٹوک انداز میں بات کی۔۔۔اور اسے حویلی سے اسی رات چلے جانے کے ل ئی ے کہا۔۔۔"
زرمین کی ڈائی ری یہاں آکر رک گ ئی ی تھی۔۔۔۔شاید اس کے بعد۔۔۔کبھی اس نے ڈائی ری لکھی ہی نہیں۔۔۔

25"جنوری کے بعد زرمین نے ڈائی ری نہیں لکھی۔۔۔ایسا کیا ہوا ہو گا۔۔۔جو اس نے آگے کی ڈائی ری لکھی ہی نہیں۔۔۔"ابھی شازمہ انھی سوچوں میں گم تھی کے اس کی کان کی سماعت سے ایک گرج دار آواز ٹکرائی۔۔۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی زرمین کی ڈائری چھونے کی؟؟"

"ح۔۔۔حم۔۔۔حمنہ۔۔۔"وہ پھنسی پھنسی آواز میں فقط اس کا نام ہی پکار سکی۔۔۔۔۔

حمنہ کی سفید آنکھیں اندھیرے میں بہت ہی بھیانک دکھائی دے رہی تھیں۔۔۔خوف و دہشت سے شازمہ کا پورا وجود لرزنے لگا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے شازمہ کا گلا پکڑ لیا۔۔۔

شازمہ کے پاؤ ں اب زمین سے اٹھ گ ئی ے تھے۔۔۔حمنہ کی گرفت اس قدر سخت و مضبوط تھی۔۔۔۔کے وہ چاہ کر بھی خود کو آزاد نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

وہ مسلسل مچل رہی تھی۔۔۔چھ۔۔۔چھ۔۔۔چھوڑو"

"تم نے میری زرمین کی ڈائی ری کو چھوا کیسے؟؟؟۔۔۔"اس کی آنکھوں میں بلا کا جلال تھا۔۔۔اس نے شازمہ کا گلا چھوڑ کر اسے ہوا میں بلند کر دیا۔۔۔

کمرے کی چھت کافی بلند تھی۔۔۔۔۔۔15 فٹ کی بلندی پر لے جا کر۔۔۔۔۔۔اس نے ایک ہی جھٹکے میں۔۔۔۔ بے دردی سے شازمہ کو زمین پر پٹک دیا۔۔۔۔ گرتے وقت۔۔۔وہاں رکھی کانچ کی میز سے اس کا سر ٹکرایا تھا ۔۔۔۔۔

اس کی چیخ پوری حویلی میں گونجی تھی۔۔۔۔۔

"بچی "عبد المنان کے کانوں کی سماعت سے جب شازمہ کی چیخ ٹکرائی ی تو اس کا دل دہل گیا۔۔۔۔

وہ بے حواسی میں اوپر کی جانب دوڑا۔۔۔۔

اس کی چیخ پوری حویلی میں گونجی تھی۔۔۔۔

عبد المنان بے حواسی میں بھاگتا ہوا کمرے میں پہنچا۔۔۔وہ اوندھے منہ پڑی تھی۔۔۔ سر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

"بچی۔۔۔"عبد المنان کے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔۔

وہ بھاگتا ہوا آکر اسے سیدھا کرتا ہے۔۔۔

اس لمحے شازمہ بے جان گڑیا کی مانند تھی۔۔۔منہ سے بھی خون نکل رہا تھا۔۔۔

"بچی۔۔۔بچی آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔بچی۔۔"اس کے چہرے پر ہلکے ہلکے ہاتھ سے تھپ تھپاتے ہوئے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔جو نعمان اور باقی سب کو بے سود لگ رہی تھی۔۔۔

"عبد المنان سمبھالو خود کو۔۔۔۔اس کے سر سے بہت خون بہہ رہا ہے۔۔۔اگر اسے ہسپتال نہیں پہنچایا۔۔۔تو یہ مر۔۔۔" نعمان ابھی اس کے کندھے پر اپنا بھاری سہ ہاتھ رکھتے ہوئے بول ہی رہا تھا۔۔۔کے عبد المنان سخت لہجے میں چیخ کر کہتا ہے۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔سمجھا۔۔۔"

وہ فوراا سے باہوں میں بھر کر باہر کی جانب لے کر تیزی سے دوڑ تا ہے۔۔۔

"ڈاکٹرڈاکٹر" وہ ہسپتال میں چیختا ہوا داخل ہوا۔۔۔اس کے کپڑوں اور ہاتھوں پر خون لگا ہوا تھا۔۔۔چہرے پر غم و غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔

"میں اس ل ئی ے اسے حویلی لے جانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔سب میری غلطی ہے۔۔۔نہ میں اسے لے کر جاتا نہ یہ سب اس کے ساتھ ہوتا۔۔۔" عبد المنان بیٹھ کر خود کو کوسے جا رہا تھا۔۔۔

"شہاب صاحب۔۔۔قاسم اور شازمہ کی فیملی بھی ہسپتال آن پہنچی تھی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا تھا شازمہ کے ساتھ؟؟۔۔" سب کے ذہن میں یہی سوال تھا۔۔۔

عبد المنان نے دیوار سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔

شازمہ کا معصوم و دل فریب چہرہ آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔۔۔

کبھی ہنستی ہوئ ی اس کی چھبی نظر آتی۔۔۔تو کبھی چیختی ہوئ ی۔۔۔

کبھی روتی ہوئ ی چھبی نظر آتی تو کبھی غراتی ہوئ ی۔۔۔

شازمہ کا تو ہر رنگ ہی بھایا تھا اس کے دل کو۔۔۔۔

وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔جس پر اس بھولی بھالی نازک سی لڑکی کا خون لگا تھا۔۔۔۔

شہاب صاحب کی نگاہ عبد المنان پر ٹکی تھی۔۔۔وہ علم رکھتے تھے کے یہ وقت اس پر بڑا بھاری ہے۔۔۔
مانا منہ سے ایک اف تک ادا نہیں کی ہے۔۔۔پر دلی طور پر پارے پارے ہو چکا ہے۔۔۔۔

"او۔نو۔۔۔۔"۔نعمان سر پکڑ کر بولا۔۔جب اسے خبر ملی۔۔۔کے حویلی میں رپورٹرز کی ٹیم پہنچ گ ئی ی ہے۔۔۔۔

"عبد المنان۔۔۔سب ختم ہو گیا یار۔۔۔۔فلم روکنی پڑے گی اب۔۔۔۔"نعمان کو اس وقت بھی اپنی فلم کی پڑی تھی۔۔۔

عبد المنان کا خون کھول گیا تھا اس کی بات سن۔۔۔

"بچی جان کی بازی لڑ رہی ہے۔۔اور تجھے فلم کی پڑی ہے۔۔۔۔۔اتنا خود غرض مت بن نعمان کے نفرت ہونے لگے مجھے تجھ سے۔۔۔"وہ کدورت بھری نظروں سے نعمان کو دیکھ بولا۔۔۔۔

ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کا حوصلہ ٹوٹتا جا رہا تھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا آپی کو۔۔۔آپ فکر نہ کریں مانی"ایک چھوٹا سہ بچہ عبد المنان کے پاس آ کر بیٹھا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔۔بڑے پیار سے دلاسہ دینے لگا۔۔۔

"بلکل۔۔۔کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔ویسے بھی حُسنِ کنول اتنی بے رحم رائی ٹر نہیں ہیں۔۔۔۔"اس کے کہتے ہی رائی ٹر کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی ی تھی۔۔۔جبکے وہ بچہ الجھی نگاہ سے عبد المنان کا چہرہ تک رہا تھا۔۔۔۔

"ڈاکٹر۔۔۔میری بچی ٹھیک تو ہے ناں؟؟"شازمہ کی والدہ روتے ہوئے استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔

"سوری۔۔۔شی حیس برین ہیمرج۔۔۔ناؤ۔۔شی از ان آکوما ڈیو ٹو آ ہیڈ انجری۔۔۔"ڈاکٹر کے کہتے ہی عبد المنان پر سکتے کی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا بول رہے ہیں؟؟" شازمہ کی والدہ انگریزی زبان سے نا آشنا تھیں۔۔۔ وہ پلٹ کر اپنے ہسبینڈ سے پوچھنے لگیں۔۔۔ جو اس لمحے بڑی مشکل سے اپنے آنسو و جذبات کو بکھرنے سے روک رہے تھے۔۔۔۔

"انٹی۔۔۔ مس شازمہ کے سر پر کافی گہری چوٹ آنے کے سبب وہ coma میں چلی گئی ہیں۔۔۔۔" قاسم نے بڑی مشکل سے یہ جملہ ادا کیا تھا۔۔۔

یہ سنتے ہی شازمہ کی والدہ چیخ چیخ کر اپنی جوان بیٹی کے لئے رونا شروع ہو گئیں۔۔۔۔

ان کے تڑپ دیکھی نہ جاتی تھی۔۔۔ لوگوں کا کلیجہ منہ کو آ رہا تھا۔۔۔۔

جب عبدالمنان ہسپتال کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ تو شازمہ بے ست آنکھیں بند کرئے لیٹی نظر آ رہی تھی۔۔۔

سر پر سفید پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کے خوبصورت گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹ۔۔۔۔ کافی اونچائی سے گرنے کے سبب پھٹ گئے تھے۔۔۔۔

بہت کوشش کی۔۔۔۔ کے نہ روئے۔۔۔۔ پر اسے دیکھتے ہی آنکھوں سے آنسوں بے اختیار جاری ہو گئے۔۔۔

یہ دل کو خبر تھی کے وہ اچھی لگتی ہے۔۔۔۔ پر کتنی اچھی لگتی ہے۔۔۔ یہ وقت نے بتایا۔۔۔۔

شازمہ کا علاج شہاب صاحب نے اپنے ذمہ لے لیا تھا۔۔۔۔

فلم کی شوٹنگ تین چار مہینوں تک بند رہی۔۔۔۔ پھر نعمان نے نئی لوکیشن تلاش کر لی۔۔۔۔

پولیس اور رپورٹرز دونوں ہی ناکام ہوئے تھے شازمہ، وقاص اور امریکی باشندے کے کیس کو سلجھانے میں۔۔۔۔

*****--- --****

"کیسی ہو ڈارلنگ؟؟۔۔۔افففف۔۔ہر روز کی طرح وہی خاموشی۔۔۔ تھکتی نہیں ہو کیا؟؟۔۔۔اس طرح بیڈ پر لیٹے لیٹے۔۔۔۔میں تمھاری جگہ ہوتا تو اب تک تو اٹھ کر بھاگ چکا ہوتا۔۔۔۔" وہ روزانہ کی طرح 9 بجتے ہی آن پہنچا تھا۔۔۔۔۔۔شازمہ کو دیکھ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

پورے دن شازمہ کی چھوٹی بہن ہسپتال میں رہتی۔۔۔۔اور رات میں عبد المنان۔۔۔۔۔۔۔

چار مہینے گزر چکے تھے اسے بے جان گڑیا کی طرح بیڈ پر لیٹے لیٹے۔۔۔۔

"دیکھو میں کیا لایا ہوں۔۔۔لو واسٹوری۔۔۔میں نے سنا ہے۔۔لڑکیوں کو بہت پسند ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔دل میں خیال آیا۔۔۔شاید تمھیں بھی آجائے۔۔۔اس ل ئ ے لے آیا۔۔۔ جلدی بتاؤ سنو گی؟؟۔۔۔۔ویسے بہت لکی ہو تم۔۔۔ہر کسی کو مجھ جیسے ہینڈسم سے لو واسٹوری سننے کا موقع نہیں ملتا۔۔۔اب تم ڈبل مزے لو۔۔۔ایک اسٹوری کے۔۔۔دوسرا مجھے تاڑنے کے۔۔۔۔چوری چوری جتنا چاہے مجھے تاڑ سکتی ہو۔۔۔۔میں بلکل مائنڈ نہیں کروں گا۔۔" وہ شوخی سے اس کے چہرے کے قریب آکر بولا۔۔۔۔

چار مہینے ہو گئے تھے۔۔۔اس کے منہ سے اپنے ل ئ ے ٹھرکی نہیں سنا تھا۔۔۔

"اس طرح کب تک رہو گی؟؟۔۔۔۔میں ترس رہا ہوں تمھارے منہ سے ٹھرکی سننے کے ل ئ ے۔۔۔۔اور ہمارا مقابلہ۔۔۔۔وہ بھی تو باقی ہے۔۔۔۔۔میرے پانچ اور تمھارے چار۔۔۔۔۔"عبد المنان نہایت رنجیدہ ہو کر اس کے خوبصورت چہرے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔ آپچان کر غلط نتیجہ بیان کر رہا تھا۔۔۔۔

خواہش تھی۔۔۔۔کے وہ جلدی سے اٹھ کر لڑے۔۔۔اور کہے۔۔۔"کوئی ی نہیں جھوٹے۔۔۔۔میرے پانچ اور تمھارے چار ہیں۔۔۔"۔۔۔۔۔۔۔پر وہ تو خاموش تھی ہر روز کی طرح۔۔۔۔

گرم پانی سے اس کا خوبصورت چہرہ صاف کیا۔۔۔"افففف۔۔۔ تمھارے ہاتھ کتنے نرم وملائی م ہیں۔۔۔۔"وہ ہاتھوں کو گرم پانی کے ٹاول سے صاف کرتے ہوئے شرارت سے کہنے لگا۔۔۔پر جواب میں خاموشی دیکھ اسکا دل بھر آیا تھا۔۔۔

"بچی۔۔۔۔کب اٹھو گی؟؟۔۔۔۔"وہ شازمہ کا نازک ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر پیشانی پر لگا کر رونے لگا۔۔۔

"کھانا کھانے کا ارادہ ہے یا رورو کر ہی پیٹ بھرنا ہے؟؟"قاسم کی آواز پر اس نے اپنا چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"تم کھانا کیوں لائے؟؟۔۔۔"عبدالمنان اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔

"وہ۔۔۔۔میں مس شازمہ سے ملنے آرہا تھا۔۔۔تو داداجان نے کہا یہ بھی لے جاؤ۔۔۔اس ل ئ ے لے آیا۔۔۔"وہ سرسری سہ اسے دیکھ کر کھانے کا باکس ٹیبل پر رکھنے لگا۔۔۔

"ویسے۔۔۔۔تمھیں نہیں لگتا۔۔۔تمھیں مجھ سے کھانا کھانے کا پوچھنا چاہے"قاسم اسے اکیلے کھانا کھاتا دیکھ ٹوکتے ہوئے بولا۔۔۔

"نہیں"وہ سپاٹ سہ جواب دے کر۔۔۔پھر سے کھانے میں مگن ہو گیا۔۔۔

"داداجان نے کہا تھا۔۔۔دونوں بھائی ی ساتھ کھالینا۔۔۔اس ل ئ ے میں کھانا لے کر ڈائریکٹ ہسپتال آگیا۔۔۔"قاسم منہ لٹکا کر اسے شکوے بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"بوڑھے بابا کی کیا ہے۔۔۔وہ تو کچھ بھی بولتے رہتے ہیں۔۔۔"وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔

"واہ۔۔۔ کیا مزے دار کھانا بنایا ہے۔۔ واہ۔۔" عبد المنان قاسم کو تنگ کرنے کی نیت سے خوب کھانے کی تعریفیں کر رہا تھا

"حد ہے۔۔۔ کیا تھوڑا سہ اپنے بھائی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتے؟؟" قاسم کے منہ میں پانی آ رہا تھا۔۔ اسے مزے سے کھانا کھاتا دیکھ۔۔۔

"نہیں۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔

"اب تو میں بھی کھا کر رہوں گا" قاسم زبردستی اس کا چمچہ چھین کر کھانا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔ واقعی مزے دار ہے۔۔۔ یہ لو" قاسم چمچہ واپس اس کی جانب بڑھانے لگا۔۔۔

"تم ہی کھا لو اب۔۔۔۔ میری بھوک مر گئی۔۔۔" وہ منہ بگاڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"او کے۔۔۔" وہ کندھے اچکا کر۔۔۔۔ لاپرواہی سے کہتے ہوئے۔۔۔ کھانے میں مگن ہو گیا۔۔۔۔۔

"سر پلیز آپ دونوں باہر جائیں۔۔۔۔ مجھے پیشنٹ کے کپڑے چینج کرنا ہے" نرس نے آ کر کہا تو دونوں فوراً ہی باہر کی جانب چل دیے۔۔۔

"ایک بات تو بتاؤ۔۔۔ کیا تم نے کبھی کچھ کہا تھا مس شازمہ سے میرے بارے میں؟؟" وہ تجسس سے اپنے برابر میں چلتے ہوئے عبد المنان کو دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔

"تم اتنے امپورٹنٹ نہیں ہو کے ہر کوئی تمھارے بارے میں ہی باتیں کرتا رہے۔۔۔"

"پر۔۔۔ میں نے محسوس کیا تھا۔۔۔ وہ جس طرح اسٹارٹ میں ملی تھیں۔۔۔ اور باتیں کر رہی تھیں۔۔۔ اس طرح پھر کبھی نہیں کی۔۔۔ ایک کھیچاؤ سہ محسوس کرتا تھا میں۔۔۔ جیسے بھاگ رہی ہوں مجھ سے" قاسم کے کہتے ہی عبد المنان کے لبوں پر پُراسرار مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔

"تم نے کچھ کہا ہے ناں مس شازمہ سے ؟؟۔۔۔اس ل ئی ے مسکرا رہے ہو ناں تم ؟؟" وہ ابرو اچکا کر۔۔۔

"زیادہ کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔بس چھوٹا سہ جھوٹ کہا تھا۔۔۔"

"اور وہ کیا ؟؟"

"کے تم پلے بوائے ہو" اس کے کہتے ہی قاسم کا شاکڈ کے مارے منہ کھلا تھا۔۔۔

"کیا ؟؟۔۔۔ تم نے ان سے کہا کے میں پلے بوائے ہوں ؟؟؟۔۔۔۔" وہ اپنا سر پکڑ بولا۔۔۔"میں نے تو آج تک ایک لڑکی بھی نہیں پٹائی ی۔۔۔۔اور تم نے مجھے پلے بوائے بنا ڈالا۔۔۔۔اور وہ بھی مس شازمہ کے سامنے۔۔۔تم نہایت کمینے ہو مانی" وہ دانت پیستے ہوئے ابھی اس کی جانب بڑھا ہی تھا۔۔۔۔کے عبدالمنان نے یہ کہتے ہوئے دوڑ لگا دی "محبت اور جنگ میں سب جائز ہے بیٹا۔۔۔"

"میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں مانی۔۔۔تم نے میری محبت کو بدگمان کیا ہے مجھ سے" وہ پیچھے بھاگتے ہوئے بولا

"ارے۔۔۔۔میں تجھے دوسری پٹانے میں مدد کر دوں گا۔۔۔تو فکر نہ کر "عبدالمنان مدد کی آفر دیتے ہوئے آگے آگے بھاگ رہا تھا۔۔۔۔

ہسپتال کے پورے گارڈن میں وہ دونوں بھائی ی بھاگتے پھر رہے تھے۔۔۔

"بس۔۔۔۔اب اور نہیں بھاگا جاتا۔۔۔۔۔۔۔" قاسم تھک کر بینچ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔عبدالمنان بھی پھولے پھولے سانس کے ساتھ اس کے برابر میں ہی آکر ٹک گیا۔۔۔۔

عبدالمنان قاسم کی حالتِ غیر دیکھ ابھی مسکرا ہی رہا تھا

کے قاسم اُچانک۔۔۔۔اس کے سینے سے آ لگا۔۔۔۔

”شکریہ بھائی ی۔۔۔ میں ہمیشہ سے تمھارے گلے لگنا چاہتا تھا۔۔۔ تمھیں بتانا چاہتا تھا کے ڈیڈ دلی ہی دل بہت محبت کرتے ہیں تم سے۔۔۔ بس تمھاری ماں کا دیا زخم تازہ ہو جاتا ہے تمھیں دیکھتے ہی۔۔۔ اس ل ئی ے دور بھاگتے ہیں۔۔۔ وہ کبھی میری ماں کو وہ محبت دے ہی نہ سکے۔۔۔ جس کی وہ حقدار تھیں۔۔۔ اس ل ئی ے میں بہت نفرت کرتا تھا تم سے۔۔۔ پر یہاں آکر جب تم سے ملا۔۔۔ اور تمھاری حالت دیکھی۔۔۔ اور دادا جان کی بات سنی۔۔۔ تو احساس ہوا وہ ٹھیک کہ رہے ہیں۔۔۔۔ تمھارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔۔۔ تمھیں کسی اور کے گناہ کی سزا دی جا رہی ہے۔۔۔ پتا ہے بچپن میں بڑے لڑکے جب مجھے مارتے تو میں ہمیشہ خواہش کرتا کے میرا بڑا بھائی ی ہوتا۔۔۔ جو ان سے میرے خاطر لڑتا۔۔“ قاسم نہایت گرم جوشی سے اس کے سینے لگا ہوا تھا۔۔ اور روہانسہ آواز میں اپنے بڑے بھائی ی سے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔۔

ایک دو لمحوں کے ل ئی ے تو عبد المنان شاکڈ ہو گیا تھا۔۔ اس کے اچانک گلے لگنے کے سبب۔۔۔۔ ”بھائی ی“ یہ وہ خوبصورت رشتہ تھا۔۔ جس کی کبھی خواہش تک نہیں کر سکا تھا وہ بیچارہ۔۔ کیونکے بہن بھائی ی کی خواہش بچے اپنے ماں باپ سے کرتے ہیں۔۔۔ پر اس بیچارے کے تو والدین ہی نہیں تھے۔۔۔ وہ کس سے کہتا کے مجھے بہن بھائی ی چاہیں۔۔۔ مجھے بھی ایک بہن چاہیے جس کی چوٹی پکڑ کر کھینچوں۔۔۔ ایک بھائی ی جس کے ساتھ اپنا ہر دکھ درد شئی ر کر سکوں۔۔۔ جسے بتا سکوں۔۔۔ بہت ٹوٹا ہوا ہوں اندر سے۔۔۔۔ بہت بکھر گیا ہوں۔۔۔ اب اور سہا نہیں جاتا۔۔۔ جس کے سینے سے لگ کر دل بھر کر رو سکوں۔۔۔ اس کا کندھا میرے آنسوں خاموشی سے اپنے اندر سمولے۔۔۔۔ جس سے کہوں۔۔۔۔ ڈیڈ سے میری سفارش کرو ناں۔۔ کہو ناں ان سے۔۔۔ میری کوئی ی غلطی نہیں ہے۔۔۔ پھر مجھے سزا کیوں؟؟۔۔۔

عبد المنان کی آنکھوں میں آنسوں موتی کی طرح چمک رہے تھے۔۔۔

اس محبت کے ترسے ہوئے شہزادے نے فوراہی قاسم کو اپنے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔

"بھائی ی۔۔۔۔ فکر نہ کرو۔۔۔ میں بہت جلد ڈیڈ کو منالوں گا۔۔ تمھارا حق تمھیں ضرور دلواؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔ اور انھیں احساس بھی دلاؤں گا۔۔۔ کے غلط کرتے آئے ہیں وہ آج تک تمھارے ساتھ۔۔۔ تم دیکھنا۔۔۔" قاسم گلے سے ہٹ کر اپنے بھائی ی کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔۔۔

"بس کریں حُسنِ کنول۔۔۔ کتنا سینٹی کریں گی۔۔۔۔۔۔۔۔ اففففف۔۔۔۔۔۔۔ آج آخری ایپیسوڈ ہے۔۔۔ اس کا مطلب یہ نہیں کے مجھے رولا رولا کر اندھا ہی کر دیا جائے۔۔۔" وہ آنسوں صاف کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ اوپر کی جانب دیکھ۔۔۔۔ شکوہ کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

جس پر قاسم ناسمجھی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔۔۔ "کیا بول رہے ہو؟؟۔۔۔۔ ذہنی توازن ہل گیا ہے کیا؟؟"

"پگلے تم نہیں سمجھو گے۔۔۔ یہ رائی ٹر اور میری آپس کی باتیں ہیں" وہ پُراسرار مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا۔۔۔۔

*****----- -----****

اس نے اپنا کمرہ پورا بکھیر دیا تھا۔۔۔۔ پر اس کی امپورٹنٹ فائل مل کر ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔ "کہیں حویلی میں تو نہیں رہ گ ئی ی۔۔۔ اففف۔۔۔ عبدالمنان۔۔۔۔ کوئی ی کام تو ٹھیک کر لیا کرؤ۔۔۔۔ یار ۔۔۔۔ بچی۔۔۔۔ کب ٹھیک ہو گی تم؟؟۔۔۔۔۔۔ اس عبدالمنان نامی بلا کو صرف تم ہی سمبھال سکتی ہو۔۔۔۔۔۔" وہ اپنا سر پکڑے دوہایاں دے رہا تھا۔۔۔۔۔

شازمہ عرف بچی کا ذکر تو تسبیح کی طرح کرتا تھا۔۔۔ ہر وقت ہر گھڑی۔۔۔۔۔۔ کوئی ی لمحہ نہ ہوتا تھا جب اس کے لبوں پر بچی کا ذکر نہ آتا ہو۔۔۔۔۔

وہ حویلی چل دیا تھا۔۔۔اپنی امپورٹنٹ فائل ڈھونڈنے۔۔۔

اس کے حویلی میں قدم رکھتے ہی حمنہ کو اسکے آنے کی آہٹ محسوس ہو گئی تھی۔۔۔

عبدالمنان ڈائیریکٹ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔جہاں فلم میکنگ کے دوران وہ مقیم تھا۔۔۔۔

شازمہ والے حادثے کے بعد وہ آج پہلی بار حویلی آیا تھا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے لائٹ اون کی۔۔۔۔اس کمرے میں شازمہ کی یادیں بسی تھیں۔۔۔کہیں وہ لڑتی ہوئی ی نظر آرہی تھی۔۔۔تو کہیں چیخ چیخ کر جگاتے ہوئے۔۔۔

دل کمرے میں آتے ہی رنجیدہ ہو گیا۔۔۔

"کاش۔۔۔میں نے تمہاری اور نعمان کی بات مان لی ہوتی۔۔۔۔کاش۔۔۔صد کروڑ کاش۔۔۔۔۔تو آج بچی تم میرے ساتھ ہوتیں۔۔۔" وہ بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگا۔۔۔۔

شازمہ کا دکھ اسے ہر دکھ و غم سے پرے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

"تم دنیا کے واحد مرد ہو عبدالمنان۔۔۔جس نے حمنہ کو دیکھا ہے۔۔۔زرمین کہتی تھی۔۔۔جو مجھے دیکھ لے ۔۔۔وہ پانی نہ مانگے۔۔۔اتنی حسین ہوں میں۔۔۔اثر تو تم پر بھی دیکھا ہے میں نے اپنے حسن کا۔۔۔مجھے یقین ہے اب کے جب میں تمھاری دلی خواہش کا روپ لوں گی تو وہ میں خود ہوں گی۔۔۔۔۔۔تمھاری ماں نہیں۔۔۔۔اور پھر تم مجھے اپنی مردوں والی حیوانیت دیکھاؤ گے۔۔۔۔۔جیسے تم سب مرد ہوتے ہو ۔۔۔۔جیسے آیان تھا۔۔۔" وہ عبدالمنان کو گھورتے ہوئے ہمکلام ہوئی ی۔۔۔۔اس کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے آج پھر عبدالمنان کی دلی خواہش کا روپ لیا۔۔۔اسے اپنے قیامت خیز حسن پر پورا یقین تھا۔۔۔

پر اگلے ہی لمحے وہ خود حیرت کے غوطے کھانے لگی۔۔۔

کیونکے وہ شازمہ کے روپ میں بدل گ ئی ی تھی۔۔۔۔

"رو کیوں رہے ہو مانی؟؟"اس کی آواز کانوں میں رس گھولتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔عبدالمنان کے کندھے پر اپنا نازک ہاتھ رکھ۔۔۔۔بڑی محبت سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"بچی۔۔۔یہ واقعی؟؟۔۔تم۔؟؟؟۔۔۔کیسے؟؟۔۔۔مطلب؟؟۔۔"خوشی کے مارے۔۔۔ایک دو ثانیوں کے ل ئی ے تو اسے گمان ہوا۔۔سانسیں ہی رک جائی یں گی۔۔۔۔۔۔بے یقینی سے اس کے خوبصورت رخسار پر ہاتھ رکھ کپکپی زبان سے الفاظ ادا کر رہا تھا۔۔۔

چھ مہینے بعد وہ دلربا آج سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔آنکھیں تو پہلے ہی ابدیدہ تھیں۔۔۔اسے دیکھتے ہی جھر جھر آنکھوں سے آنسوں رواں ہو گ ئی ے۔۔۔۔

حمنہ کی کشش اسے اپنی جانب تیزی سے کھینچ رہی تھی۔۔۔

ایک عجیب سہ سحر عبدالمنان کو اپنی گرفت میں لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

حمنہ بہکانے کی نیت سے آئی ی تھی۔۔۔وہ بھی دلربا کی صورت میں۔۔۔۔۔

"بچی۔۔۔۔تم واقعی ٹھیک ہو گ ئی یں؟؟۔۔۔۔۔۔مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا۔۔۔۔"وہ مسرت بھرے لہجے میں۔۔۔۔اسکے رخسار پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔ابھی بھی۔۔۔۔۔بے یقینی سی کیفیت میں بول رہا تھا۔۔۔

"یقین نہیں آرہا۔۔۔ تو چھو کر دیکھ لو۔۔۔" اس کا لب ولہجہ نہایت دلکش۔۔۔ وہ اپنے حسین ہونٹوں کو عبدالمنان کے ہونٹوں کے قریب لاکر محبت سے چور لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

عبدالمنان اس کے سحر میں بندھا تھا۔۔۔۔

وہ حسین دلربا اپنے حسین ہونٹ مزید قریب لانے لگی۔۔۔ تو عبدالمنان چونک کر پیچھے ہٹا۔۔۔

"تم میری شازمہ نہیں۔۔۔۔ وہ بہت پاکیزہ کردار کی مالکن ہے۔۔۔۔"

"میں شازمہ ہی ہوں۔۔۔ میں محبت ہوں تمھاری۔۔۔ دیکھو میری آنکھوں میں۔۔۔۔" یہ پہلی بار تھا کے اس کا سحر ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ پر وہ ابھی بھی پیچھے نہیں ہٹی۔۔۔ عبدالمنان کے قریب آکر اسے مدہوش کرنے لگی۔۔۔

"مانا تم میری محبت ہو۔۔۔ پر میں ایک مسلمان ہوں۔۔۔ اور حرام اور حلال کی تمیز جانتا ہوں۔۔۔۔ میری ڈارلنگ جہاں میں نے اتنا صبر کیا ہے۔۔۔ وہاں کچھ دن اور صحیح۔۔۔ پر پہلے نکاح کروں گا تم سے۔۔۔ اعلانیہ دنیا کو بتاؤں گا تم میری ہو۔۔۔ پھر تمھیں چھونے کی گستاخی کروں گا۔۔۔ وہ بھی پورے حق سے۔۔۔۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔"عبدالمنان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

"ہم دونوں اکیلے ہیں۔۔۔ کسی کو پتا نہیں چلے گا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ پھر ایک بار قریب آنے لگی۔۔۔

اس نے عبدالمنان کے گالوں پر اپنا دہکتا ہوا ہاتھ مس کیا تو پورے وجود میں سنسنی برقی روح کی طرح پھیل گ ئی ی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میرا خدا میرے ساتھ ہے۔۔۔ میرا خدا مجھے دیکھتا ہے۔۔۔ میرا خدا میرا گواہ ہے"عبدالمنان نے اس کا ہاتھ بڑے پیار سے اپنے چہرے سے ہٹا دیا۔۔۔

بس ان جملوں کا سننا تھا۔۔۔ وہ اپنے اصلی روپ میں آگ ئ ی۔۔۔

"تم واقعی بہت الگ ہو عبد المنان۔۔۔۔ تم جیسا مرد نہیں دیکھا میں نے آج تک۔۔۔۔ تمھارا خدا پر یقین مجھے اور میری سوچ کو شکست دے گیا۔۔۔ تم نے جو جملے کہے۔۔۔۔ وہ بلا کی تاثیر اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔۔۔۔ ان جملوں کو فقط منہ سے ادا تو بہت لوگ کرتے ہیں۔۔۔ پر ان جملوں پر پکا ایمان لاکھوں میں ایک کا ہوتا ہے۔۔۔۔" حمنہ نے عش بھری نظروں سے عبد المنان کو دیکھ کہا۔۔۔

جو ابھی تک اسے پھٹی پھٹی نگاہوں سے تک رہا تھا۔۔۔

"کاش تمھارے جیسا مرد میری زرمین کو مل جاتا۔۔۔ کاش۔۔۔ تو آج وہ زندہ ہوتی" حمنہ کے حسرت بھرے لہجے میں کہتے ہی عبد المنان الجھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"۔۔۔ تم زرمین نہیں ہو یہ تو میں جانتا ہوں۔۔۔ پر۔۔۔۔ تم ہو کون؟؟۔۔۔ اور تم نے شازمہ پر حملہ کیوں کیا ؟؟۔۔۔۔" عبد المنان کھڑے ہو کر۔۔۔۔ غصے سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"شاید اس ل ئ ے کیونکے وہ تم سے لڑئ ی تھی۔۔۔۔ ہے ناں؟؟؟۔۔۔ تو یار۔۔۔۔ اس دن بتایا تھا میں نے تمھیں۔۔۔ وہ بچی ہے۔۔۔۔ بہت بھولی سی ہے وہ۔۔۔۔ بہت نادان۔۔۔۔۔۔ تمھارے ہاتھ نہیں کانپے ؟؟۔۔۔ تمھیں ترس نہیں آیا اس پر؟؟۔۔۔ ایک بار جا کر دیکھو ہسپتال میں۔۔۔۔ وہ کیسے چھ مہینوں سے بے جان گڑیا کی طرح بیڈ پر لیٹی ہے۔۔۔" عبد المنان جذباتی ہو کر شعلہ بار نگاہوں سے اسکے وجود کو تکتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔۔۔

"کوئ ی زرمین کی چیزوں کو ہاتھ لگائے مجھے بلکل پسند نہیں۔۔۔ اور شازمہ نے تو بغیر اجازت پوری ڈائ ری پڑھ لی تھی۔۔۔ تو اسے تو سزا ملنی ہی تھی۔۔۔"

"ڈائی ری ؟؟۔۔۔۔کون سی ڈائی ری ؟؟" وہ الجھ کر۔۔۔

"میری زرمین کی ڈائی ری۔۔۔"حمنہ نہایت سخت لہجہ میں جتاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

"یہ زرمین آخر ہے کون ؟؟؟۔۔۔"عبد المنان کی پیشانی پر بل نمودار تھے۔۔۔

"میری بچپن کی سہیلی۔۔۔میری واحد ساتھی۔۔۔۔میری جان۔۔۔۔میری محبت۔۔۔۔میرا سب کچھ۔۔۔۔جسے آیان نے اپنے لالچ اور حوس کا نشانہ بنا کر بے دردی سے قتل کر دیا۔۔۔" وہ تڑپ کر بولی۔۔۔اس کی آنکھیں سفید ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔چہرہ سرخ انگارے کی طرح لال۔۔۔۔

عبد المنان گھبرا کر ایک دو قدم پیچھے ہٹا۔۔۔۔"تم تو وہی ہو۔۔۔جو اکثر میرے خوابوں میں آتی ہے۔۔۔"اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔خواب ایک الگ دنیا ہے۔۔۔۔۔جہاں پابندی نہیں ہے کوئی ی۔۔۔۔" وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔۔۔۔

"آیان کون ہے ؟؟۔۔۔اور اس نے کیوں مارا زرمین کو ؟؟۔۔۔۔تم کیوں مجھے مزید الجھائے جا رہی ہو ؟؟۔۔۔۔"اس کی باتیں عبد المنان کو مزید الجھا رہی تھیں۔۔۔۔

"یہ لو۔۔۔۔تمھارے ہر سوال کا جواب اس میں ہے"اس نے عبد المنان کی پلک جھپکنے سے قبل ہی ایک ڈائی ری اس کے ہاتھ میں پکڑا دی تھی۔۔۔۔۔یہ زرمین کی ڈائی ری تھی۔۔۔۔جو بغیر اجازت شازمہ نے پڑھ لی تھی۔۔۔۔

25"جنوری کے آگے تو ڈائی ری لکھی ہی نہیں گ ئی ی ہے۔۔۔۔۔کیا اسے قتل ؟؟"عبد المنان بولتے بولتے رک گیا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔تم نے ٹھیک اندازہ لگایا۔۔۔25 جنوری کی رات ہی وہ بھیانک رات تھی۔۔۔۔۔

اس رات میری اور اس کی لڑائی ہوئی تھی۔۔۔ میں غصے میں آکر اسے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔ مجھے کیا خبر تھی۔۔۔ یہ میری سب سے بڑی غلطی ہو گی۔۔۔ نمرہ بیگم نے اسے کمرے میں بند کر رکھا تھا۔۔۔ اور آیان کو واپس جانے کا حکم صادر کر دیا۔۔۔ اس نے نمرہ بیگم سے کہا کے وہ آج رات ہی چلا جائے گا۔۔۔ لیکن وہ لاہور پہنچتے ہی سب کو زرمین کی حقیقت بتا دے گا۔۔۔۔

نمرہ بیگم جائیداد کے لالچ میں اندھی ہو چکی تھیں۔۔۔۔ انھیں اپنی بیٹی سے بھی کہیں زیادہ جائیداد عزیز تھی۔۔۔۔

آیان کی دھمکی سنتے ہی انھیں اپنے ہاتھ سے جائیداد جاتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

آیان نے مکاری سے کام لیتے ہوئے نمرہ بیگم کو اعتماد میں لیا۔۔۔ کے بس اسے زرمین سے ایک بار ملنے دیں۔۔۔ وہ بہت محبت کرتا ہے اس سے۔۔۔ وہ آخری بار مل کر۔۔۔ خاموشی سے یہاں سے چلا جائے گا۔۔۔ اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا۔۔۔ ساتھ ساتھ زرمین کی حقیقت بھی اپنے سینے میں راز کی طرح دفن کر لے گا۔۔۔۔۔

نمرہ بیگم کو یہ سودا ہر طرح سے اپنے فائدے کا لگا۔۔۔ ان کی نظر میں صرف ایک ملاقات ہی تو تھی۔۔۔۔

انھوں نے اس بھیڑیے کو زرمین سے ملنے دیا۔۔۔

میری زرمین اس کے ناپاک ارادے نہیں سمجھ سکی۔۔۔۔

اس نے پہلے تو بے دردی سے اسے اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔۔۔

اس کی عزت تار تار کرنے کے بعد بڑی بے دردی سے اس کا گلا گھونٹ دیا۔۔۔۔ اس کی بے جان لاش کو کمرے بیڈ پر لیٹا کر اس پر کمبل ڈال کر راتوں رات فرار ہو گیا۔۔۔۔

وہ مجھ سے کتنی بھی ناراض ہو۔۔ لیکن اس ناراضگی کے ساتھ کبھی سوتی نہیں تھی۔۔۔۔ اسے سوتا دیکھ میں نے فوراً کمبل ہٹایا۔۔۔۔ اس کے منہ کو دوپٹے سے بندھا اور کپڑوں کو پھٹا دیکھ۔۔۔ میں بے حواسی کے عالم میں چیخ چیخ کر اسے اٹھانے لگی۔۔۔ پر وہ نہیں اٹھی۔۔۔

نمرہ بیگم اس دولت کے لالچ میں اپنی بیٹی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں بتا کر زمین پر گر گئی۔۔۔۔

"تو نمرہ بیگم نے پولیس رپورٹ نہیں کروائی؟؟" ۔۔۔

"سب کروایا۔۔۔۔۔۔ لیکن عابد نے پیسے کھلا کر سارے معاملات حل کر لئے۔۔۔۔۔۔ ساری جائیداد ان کے پلین کے مطابق آیان کو مل گئی۔۔۔" ۔۔۔

"تو تم آیان کی سزا۔۔ دوسرے بے قصور لوگوں کو کیوں دے رہی ہو؟؟" عبد المنان کے پوچھتے ہی وہ بپھر کر اٹھی۔۔۔

"وہ بے قصور نہیں تھے۔۔۔ حوس تھی ان کی آنکھوں میں۔۔۔۔۔۔ وہی حوس جو آیان کی آنکھوں میں تھی۔۔۔۔۔ اس لئے میں نے انھیں ایسی حالت میں پہنچا دیا۔۔۔ جس میں نہ وہ جی سکیں۔۔۔ نہ وہ مر سکیں۔۔۔" لمحہ لمحہ حمنہ کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے۔۔۔۔

"اووو۔۔ تو یہ مجھے seduce کرنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔۔" عبد المنان خود سے ہم کلام ہوا۔۔۔

"تم کب تک کرنے والی ہو یہ سب؟؟" وہ سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"جب تک میں زرمین کے قاتل کو بے دردی سے مرتا ہوا نہ دیکھ لوں"

"تو مار کر ختم کرؤ۔۔۔ ویسے بھی اس جیسے درندوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔۔۔"

"میں قسم میں بندھی ہوں۔۔۔۔۔" وہ جتاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"انسان تو انسان۔۔۔۔ یہاں تو جنوں میں بھی علم کی کمی ہے۔۔۔۔" وہ سر جھٹک۔۔۔۔ منہ بسور کر بولا۔۔۔۔

"کیا مطلب؟؟" وہ الجھی تھی۔۔۔۔

"اللہ عزوجل کی ذات وصفات کے علاوہ کسی کی قَسم کھانا مکروہ ہے اور اس طرح کی قَسم کھانے پر کسی قِسم کا کفارہ لازم نہیں۔۔۔۔۔ البتہ گناہ ضرور ہے۔۔۔۔ سمجھیں۔۔۔ یا سمجھاؤں" وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔۔ ابرو اچکا کر اشارتاً جو کہنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ سمجھ چکی تھی۔۔۔۔

"پر میں اس حویلی سے باہر نہیں جاسکتی۔۔۔۔"

"وہ کیوں؟؟"

"کیونکے میں نے وعدہ کیا تھا زرمین سے۔۔۔۔ جب تک اس آیان کو اسی حویلی میں نہ ماردوں۔۔۔۔۔۔ میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر گویا ہوئی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ تو میں لے آتا ہوں اسے یہاں۔۔۔۔۔۔" وہ بھرم سے بولا۔۔۔۔ "وہ کمینہ دنیا کے کسی بھی کونے میں کیوں نہ ہو۔۔۔۔ میں اسے یہاں لے آؤں گا۔۔۔۔"

*****-- --*****

آیان کو تلاش کرنے میں عبد المنان نے دن رات ایک کر دی ئے۔۔۔

آخر کار اس کی محنت رنگ لائی ی۔۔۔۔ اور اسے اطلاع ملی کے آیان اپنی فیملی کے ساتھ چین میں رہ رہا ہے۔۔۔۔ وہاں اس کی اپنی ایک بہت بڑی کمپنی ہے۔۔۔۔

عبد المنان نے شہاب صاحب سے مدد طلب کی۔۔۔۔

ایک بہت بڑی پارٹی اورگنایز کروائی ی۔۔۔ جس میں ملکی اور غیر ملکی تمام بڑے بزنس مین۔۔۔ ایکٹر ایکٹریس۔۔۔۔ سیاستدان۔۔۔۔ اور دوسری بہت سی فیلڈز سے تعلق رکھنے والے افراد کو مدعو کیا گیا۔۔۔۔

اس دعوت میں اس نے آیان کو بھی مدعو کیا۔۔۔

"تمھیں لگتا ہے وہ آئے گا؟؟" نعمان ابرو اچکا کر تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

"پتا نہیں۔۔۔ یار۔۔۔ میرے پاس کوئی ی دوسرا راستہ نہیں تھا اسے پاکستان بلانے کا۔۔۔ دعا کر آجائے۔۔۔" عبدالمنان دروازے پر نگاہ ٹکائے نا جانے کب سے کھڑا تھا۔۔۔

"کوئی ی اطلاعات ہیں۔۔ کسی ہوٹل میں اس کے رکنے کی؟؟"

"نہیں۔۔۔" عبدالمنان منہ بسور کر نفی کرنے لگا۔۔۔۔

"پھر تو بھول جا۔۔ کے وہ کمینا آئے گا۔۔۔" نعمان کندھے پر تھپ تھپاتے ہوئے ابھی بول ہی رہا تھا۔۔۔ کے عبدالمنان کا چہرہ اچانک اسے کھلتا ہوا نظر آیا۔۔۔

"یہ اچانک تو کشمیر کی کلی بن کر کیوں مسکرا رہا ہے؟؟؟" وہ ناسمجھی سے اس کا چہرہ تکتے ہوئے بولا۔۔۔

"سامنے دیکھ۔۔۔۔ شکار آ گیا ہے۔۔۔ چل۔۔۔ لگ جا کام پر۔۔۔" عبدالمنان کے چہرے پر پُراسرار مسکراہٹ بکھر آئی ی تھی۔۔۔

نعمان نے ویٹر کے ڈریس میں آکر۔۔۔ اس کے مہنگے کوٹ پر آ پچان کر جوس گرا دیا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ نعمان پر خوب بھڑکا۔۔۔

"چھوڑیں اسے۔۔۔ آپ میرے ساتھ واش روم چل کر صاف کر لیں اپنے کورٹ کو۔۔۔" عبد المنان نے پیاری سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا۔۔۔ جس پر وہ فوراً اپنا کورٹ جھاڑتے ہوئے اس کے ساتھ واش روم چل دیا۔۔۔۔۔

واش روم میں داخل ہوتے ہی عبد المنان نے اسے بے ہوشی کی دوا سنگھا کر بے ہوش کر دیا۔۔۔۔

"ہو گیا؟؟" نعمان نے ہلکا سہ دروازہ نوک کر کے پوچھا۔۔۔۔

"مشن بے ہوش کمپلیٹ۔۔۔۔ اب بس حویلی پہچانا ہے اس کمینے کو۔۔۔" وہ دونوں اسے کالے رنگ کے بیگ میں ڈال کر سب کی نظروں سے بچاتے ہوئے حویلی پہنچے۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔ چل اندر؟؟۔۔۔" نعمان کے قدم حویلی کے دروازے پر ہی رک گئے تھے۔۔۔۔

"ن۔۔۔نہ۔۔۔ نہں۔۔۔ نہیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔ تو جا۔۔۔" نعمان پر پھر سے خوف کا دورہ پڑا تھا۔۔۔۔

"چل ناں۔۔۔ ڈر کیوں رہا ہے؟؟۔۔۔ میں ہوں ناں" عبد المنان کے پر اعتماد لہجے میں کہتے ہی۔۔۔

"ابے چل۔۔۔ زیادہ شاہ رخ خان نہ بن۔۔۔ میں ہوں ناں۔۔۔"۔۔ وہ عبد المنان کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔۔۔

"تیری وہ حمنہ ذرا سی غلطی پر جان لے لیتی ہے۔۔۔۔ میں نہیں جانے والا اندر۔۔۔۔" نعمان نے صاف انکار کیا تھا۔۔

"ٹھیک ہے یار۔۔۔ آج دیکھ لی تیری دوستی" وہ منہ لٹکائے نعمان کو ایموشنل بلیک میل کرنے لگا۔۔۔۔

"مجھے ایموشنل بلیک میل مت کیا کر" وہ گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کیوں؟؟" عندالمنان معصومانہ چہرہ بنا کر۔۔۔۔

”کیونکے میں ہو جاتا ہوں۔۔۔“ وہ پاؤں پٹکتے ہوئے بولا۔۔۔ جس پر عبد المنان دبی دبی ہنسی ہنسنے لگا۔۔۔

جب آیان کو ہوش آیا۔۔۔ تو وہ ایک کرسی سے بندھا ہوا تھا۔۔۔

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آرہا تھا اسے۔۔۔

اچانک اندھیرے کو چیرتی ہوئی اسے زرمین اپنی جانب آتی ہوئی نظر آئی۔۔۔

”تم۔۔۔ تم۔۔۔ زر۔۔۔ زرمین؟؟۔۔ یہ۔۔۔ کیسے۔۔۔ کیسے؟؟۔۔۔“ حمنہ زرمین کے روپ میں اس کے سامنے خراماں خراماں سیڑھیاں اترتی ہوئی آرہی تھی۔۔۔

اس کے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔ 23 سال بعد زرمین کو اپنی آنکھوں کے سامنے زندہ دیکھ۔۔۔۔۔

”تم۔۔۔ تم۔۔۔ کیسے زندہ ہو سکتی ہو؟؟؟۔۔۔ میں۔۔۔ میں نے تم۔۔۔ تمھیں خود اپنے ہاتھوں سے مارا تھا۔۔۔ تم کیسے زندہ ہو؟؟۔۔“ آیان حواس وطاقت مجتمع کر کے پوچھنے لگا۔۔۔

”کیوں دھوکا دیا مجھے؟؟۔۔۔۔ کیوں مجھے جھوٹے خواب دیکھائے؟؟۔۔۔ کیوں میری معصومیت سے فائدہ اٹھایا؟؟۔۔۔ کیوں؟؟“ وہ شعلہ بار نگاہوں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔ چنگھاڑ کر بولی۔۔۔۔

پوری حویلی اس کی آواز سے گونج اٹھی تھی۔۔۔

”میں نے اندھا یقین کیا تھا تمھاری محبت پر۔۔۔ تمھاری خاطر میں اپنی ماں تک سے لڑ گئی۔۔۔ اور تم۔۔۔ تم میری عزت تار تار کر کے۔۔۔ مجھے بے دردی سے مار کر بھاگ گئے۔۔۔ تمھیں کیا لگا تھا۔۔۔ تم گناہ کر کے بچ جاؤ گے؟؟۔۔۔۔ تمھاری کوئی پکڑ نہیں ہو گی؟؟۔۔۔۔۔ تم ایک درندے ہو آیان۔۔۔۔ اور تم جیسے درندوں کو جینے کا کوئی حق نہیں۔۔“ حمنہ گرج دار آواز میں کہہ کر اس کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

وہ خوف و دہشت کے مارے تیزی سے بھاگنے لگا۔۔۔ لیکن وہ اندھیرے میں جہاں بھی جاتا۔۔۔ خود سے پہلے زرمین کو پاتا۔۔۔۔

"کیوں بھاگ رہے ہو آیان ؟؟۔۔ میرے پاس آؤ" وہ دونوں ہاتھوں سے۔۔۔ بڑے پیار سے اپنی جانب بلا رہی تھی۔۔۔

"ن۔۔نی۔۔ نہیں۔۔۔" وہ چیختا ہوا اپنی جان بچانے کے ل ئی ے بھاگے چلا جا رہا تھا۔۔۔

وہ پسینوں سے شرابور ہو چکا تھا۔۔۔ سانسیں بھاگ بھاگ کر پھول چکی تھیں۔۔۔ مارے خوف و دہشت کے ہر لمحہ جان نکل رہی تھی۔۔۔۔

"آیان آجاؤ۔۔۔ اپنی زرمین کے پاس آؤ۔۔۔ میں تمھیں لینے آئی ی ہوں۔۔۔۔ آجاؤ ناں" وہ محبت سے چور لہجے میں اسے مسلسل پکار لگا رہی تھی۔۔۔

اچانک آیان کو اپنا پاؤں ایک انجانی گرفت میں محسوس ہوا۔۔۔۔۔ جو اسے مضبوطی سے کھینچتے ہوئے زرمین کے پاس لے جا رہی تھا۔۔۔

"چھوڑ دو مجھے۔۔۔ معاف کر دو زرمین۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔۔ جائیداد کے لالچ نے اندھا کر دیا تھا مجھے۔۔۔۔ میں سچ کہتا ہوں۔۔۔۔ میں نے بہت محبت کی تھی تم سے۔۔" بس اس کا اتنا کہنا تھا کے حمنہ بھڑک اٹھی۔۔۔

"اپنی درندگی کو محبت کا نام مت دو" اس نے آیان کو ہوا میں الٹا لٹکا دیا تھا۔۔۔۔

"آہہہہہہہہہہہ" آیان کی چیخوں سے پوری حویلی گونج رہی تھی۔۔۔ حمنہ کو اسکی چیخیں سکون پہنچا رہی تھیں۔۔۔

"آیان۔۔۔خون کے بدلے خون۔۔۔۔میں خون سے کم کسی بات پر راضی نہیں۔۔۔ تمھیں دنیا کی عدالتوں نے چھوڑ دیا۔۔۔پر میں نہیں چھوڑنے والی۔۔۔"اس نے کہتے ہی آیان کے لٹکے ہوئے وجود کو وہاں رکھی شیشے کی میز پر بلندی سے پھینک دیا۔۔۔

اس کے زور سے گرتے ہی۔۔۔زوردار چیخ کی آواز بلند ہوئی ی۔۔۔

حمنہ کا بدلہ ابھی پورا نہیں ہوا تھا کیونکہ اس کی سانسیں چل رہی تھیں۔۔۔۔

حمنہ نے ایک بار پھر اسے ہوا میں بلند کیا۔۔۔اس بار وہ حویلی کی چھت سے لگا ہوا تھا۔۔۔جو تقریبا چار منزلہ اونچائی ی تھی۔۔۔

آیان خون نم خون ہو رہا تھا۔۔۔

حمنہ کے ایک اشارے سے وہ دو تین لمحوں میں زمین پر آ گرا تھا۔۔۔اس کے جسم کی ہڈیاں اتنی اونچائی سے گرنے کے سبب ٹوٹ گئی تھیں۔۔۔

"دیکھو زرمین۔۔۔تمھاری حمنہ نے آج تمھارے قاتل سے تمھاری ہر تکلیف کا بدلہ لے لیا۔۔۔۔۔آج میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔۔۔۔دیکھو۔۔۔تمھارا قاتل آج اسی حویلی میں مرا پڑا ہے۔۔۔اور اس پر تو کوئی ی رونے والا بھی نہیں۔۔۔"حمنہ خوشی و غم کی ملی جھلی کیفیت میں گرفتار تھی۔۔۔۔۔وہ زرمین کو یاد کر کے بے تحاشہ رو رہی تھی۔۔۔۔

"حمنہ۔۔۔۔اٹھو۔۔۔"عبدالمنان کے کہتے ہی۔۔۔وہ اپنے بکھرے ہوئے جذبات پر قابو پا کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے؟؟۔۔۔"وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

"تم دونوں فکر مت کرؤ۔۔۔۔اس کی لاش بھی کسی کو نہیں ملے گ ئی۔۔۔۔" حمنہ کے غراکر کہتے ہی نعمان ڈر کے مارے عبد المنان کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔

اس کے ڈر کر پیچھے چھپتے ہی عبد المنان کو شازمہ کی یاد آئی تھی۔۔۔۔جس پر وہ ہلکا سہ مسکرا دیا۔۔۔

"اس کا کنفیشن ہم ان۔نون آئی ی۔ڈی سے نیٹ پر چلا دیں گے۔۔۔۔تاکے دنیا کو بھی اس معزز بزنس مین کی حقیقت کا پتا چلے" عبد المنان کے کہتے ہی وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"چلو۔۔۔مبارک ہو۔۔۔۔آج سے تم زرمین سے کیے وعدے سے آزاد ہو۔۔۔۔" عبد المنان مسکرا کر مبارکباد دینے لگا۔۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔عبد المنان"

"کس بات کا؟؟"

"مجھے بتانے کے ل ئے۔۔۔کے ہر مرد برا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔" حمنہ کی آنکھوں میں عبد المنان کو دیکھتے وقت حسرت جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔

"بہت خوش نصیب ہے بچی۔۔۔۔۔" حمنہ نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

"کیوں؟؟" عبد المنان الجھ کر پوچھ بیٹھا۔۔۔۔۔

"کیونکے وہ انسان ہے۔۔۔۔" اس کے کہتے ہی نعمان مزید الجھن میں پڑ گیا۔۔۔۔جبکے عبد المنان سمجھ گیا تھا کے وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے۔۔۔۔۔

"وہ کیا بول رہی تھی کچھ سمجھ آیا۔۔۔تجھے آیا؟؟؟۔۔۔" نعمان نے باہر آتے ہی استفسار کیا۔۔۔۔

"وہ جنی ہے۔۔۔۔ مجھ سے نکاح نہیں کر سکتی۔۔۔جبکے شازمہ انسان ہے۔۔۔وہ کر سکتی ہے۔۔۔۔بس اس لئی ے وہ شازمہ کو خوش نصیب کہ رہی تھی۔۔۔"عبد المنان نے تیزی سے جواب دیا۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔۔جن اور انسان نکاح نہیں کر سکتے؟؟"نعمان نے بھولہ سہ چہرہ بنائے سوال کیا۔۔۔

"کیوں تجھے کرنا ہے؟؟"عبد المنان شوخی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"ابے چل۔۔۔۔۔میں تو بس انفارمیشن کے لئے پوچھ رہا تھا"وہ ڈر کر تیزی سے نفی میں گردن کو جمبش دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"انفارمیشن کے لئی ے جاننا چاہتا ہے تو بتا دیتا ہوں۔۔۔۔نکاح کے لے انسان ہونا ضروری ہے انسان کا نکاح صرف انسان سے ہو سکتا ہے اور جن کا نکاح بس جنی سے ہو سکتا ہے کسی انسان سے نہیں اور نکاح چاہے ایک سال کا بچہ ہو یا ایک ماہ کا یا ایک دن کا سب کا ہو سکتا ہے نکاح میں عمر کی کوئی قید نہیں

نعمان سنتے ہی۔۔۔"اووووو۔۔۔۔۔"

"اوو کرنا بند کر۔۔۔۔اور مجھے ہسپتال چھوڑ۔۔۔۔میری بچی میرا انتظار کر رہی ہو گی"وہ مسکراتے ہوئے کار میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

******-----   -----******

وہ شازمہ کے بیڈ پر منہ ٹکائے سو رہا تھا۔۔۔۔کے اچانک اسے محسوس ہوا کے کسی کا ہاتھ اس کے چہرے سے مس ہو رہا ہے۔۔۔۔

"ڈاکٹر۔۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔۔"اس نے آنکھ کھول کر دیکھا تو خوشی کی انتھا نہ رہی۔۔۔۔شازمہ کی انگلیاں حرکت کر رہی تھیں۔۔۔۔اس نے فوراڈاکٹر کو آوازیں لگائی یں۔۔۔۔

آہستہ آہستہ اس نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔تو سب سے پہلے اسے عبد المنان نظر آیا۔۔۔۔

"مانی۔۔۔۔" اس نے مدھم سی آواز میں پکارا۔۔۔

آج خوشی کے مارے عبد المنان کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔۔

"ٹھیک ہو ؟؟" عبد المنان اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔بڑے پیار سے پوچھنے لگا۔۔۔

"ٹھرکی۔۔۔۔۔ٹچ کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔۔۔۔" شازمہ کے دھیمے سے کہتے ہی اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔۔

"ہائے ئے ئے۔۔۔۔۔کان ترس گ ئی ے تھے میرے۔۔۔ تمھارے منہ سے یہ سننے کے ل ئی ے۔۔۔۔اب جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔پھر مقابلہ بھی واپس شروع کرنا ہے۔۔۔۔میرے پانچ اور تمھارے چار۔۔۔یاد ہے ناں۔۔۔۔"

"بس کر دو جھوٹے۔۔۔۔میرے پانچ تھے۔۔۔اور تمھارے چار۔۔۔چاہے تو پوچھ لو ریڈرز سے۔۔۔" شازمہ ناول ریڈرز کو اپنا گواہ بنانے لگی۔۔۔۔

"کیا؟؟؟۔۔۔۔۔" عبد المنان نا سمجھی سے۔

"تم اگر حُسن کنول سے بات کر سکتے ہو۔۔۔۔تو میں ریڈرز سے بات نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔"

"کیا بول رہی ہو ؟؟۔۔۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا"

"چھوڑو پگلے۔۔۔۔۔تم نہیں سمجھو گے۔۔۔۔" وہ ریڈرز کو آنکھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔۔

******---   ---*****

"کیا؟؟۔۔۔۔راستہ روک کر کیوں کھڑے ہو؟؟۔۔۔ہٹاؤ اپنی کار۔۔۔" وہ گھر سے نکلی تو عبد المنان کار ل ئی ے دروازے پر ہی کھڑا تھا۔۔۔۔

"لینے آیا ہوں۔۔۔۔چلو میرے ساتھ" وہ کار کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"میں نے جاب چھوڑ دی ہے مانی۔۔۔۔کتنی بار بتاؤ ں تمھیں۔۔۔ہر روز آجاتے ہو کار لے کر۔۔۔کوئ ی کام نہیں ہے کیا تمھیں؟؟" وہ بے زاری سے گویا ہوئ ی۔۔۔۔

"یہ غلط بات ہے یار۔۔۔۔تم اچانک سے نوکری کیسے چھوڑ سکتی ہو؟؟۔۔" وہ منہ لٹکائے کہنے لگا۔۔۔۔

"میرا ایک سال کا کنٹریکٹ تھا۔۔۔۔جو ختم ہو چکا ہے۔۔۔"

"تو نیا کنٹریکٹ کر لو۔۔۔وہ بھی زندگی بھر کا" وہ شرارت سے اس کے چہرے کے پاس آکر بولا۔۔۔۔

"مجھے ابھی پڑھنا ہے۔۔۔اور بہت کچھ کرنا ہے اپنی زندگی میں۔۔۔۔تمہیں بے۔بی سیٹر کی ضرورت نہیں ہے اب۔۔۔تو پلیز مجھے تنگ مت کیا کرؤ روز آکر۔۔۔" وہ بے رخی سے کہ کر ابھی ایک قدم ہی چلی تھی۔۔۔

"کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ایسا؟؟۔۔" وہ الجھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"سننا چاہتے ہو تو سنو۔۔۔۔محبت ہو گ ئی ہے بگڑے نواب تم سے۔۔۔۔شادی کے خواب سجانے لگا ہے میرا یہ ننھا سہ دل۔۔۔۔اور امید دیکھو یہ کس ستم گر سے باندھے ہوئے ہے۔۔۔جسے خودکشی کے علاوہ کوئی چیز پیاری نہیں۔۔۔۔جس کی زندگی کا مقصد ہی خودکشی کرنا ہے۔۔۔میں جینا چاہتی ہوں مانی۔۔۔۔تمھارے ساتھ۔۔۔" وہ روہانسہ آواز میں اظہار محبت کر چکی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔۔بڑا گھمبیر مسئلہ ہو گیا ہے پھر تو۔۔۔کیونکے۔۔۔میرا یہ باولا دل بھی خودکشی کا ارادہ ترک کر چکا ہے۔۔۔۔اسے بھی نا جانے کب جینے کی عارضو ہو گ ئی ی۔۔۔یہ میری بلکل نہیں سنتا۔۔۔۔" وہ بھولہ سہ چہرہ بنائے اپنے دل پر ہاتھ رکھ۔۔۔۔محبت سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے اپنے دل کی شکایت لگانے لگا۔۔۔۔۔۔
جس پر اس کی آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔۔

"واقعی؟؟" وہ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

"جس پر وہ معصومانہ چہرہ بنائے اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔شازمہ کو پیار آرہا تھا اس کے معصومانہ چہرے پر۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے۔۔۔"زہر لگ رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔" وہ منہ چڑھا کر اپنا تکیہ کلام ادا کرنے لگی۔۔۔جس پر عبد المنان مسکراتے ہوئے۔۔۔

"تو تم مجھے کون سہ شہد لگتی ہو"۔۔۔۔

******----   ---*****

آج اس کی زندگی کا سب سے بڑا دن تھا۔۔۔آج وہ شازمہ سے رشتہ ازدواج میں بندھنے جا رہا تھا۔۔۔
لیکن اس کی نگاہ تو دروازے پر ٹکی تھی۔۔۔۔

سب مہمان آچکے تھے لیکن پھر بھی اس نے نکاح روک رکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں منتظر تھیں ایک خاص مہمان کی آمد کے ل ئی ے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"عبد المنان دیر ہو رہی ہے۔۔۔ نکاح شروع کروانے دو" وہ سرخ شہروانی میں نہایت حسین و جمیل شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔ مگر آنکھوں میں عجیب سی بے چینی اور اضطراب تھا اس کے۔۔۔۔ گویا کسی کا بے صبری سے انتظار ہو۔۔۔ شہاب صاحب کان میں آکر سرگوشی کرنے لگے۔۔۔

"بوڑھے بابا صرف پانچ منٹ اور۔۔۔" عبد المنان منتی انداز میں گویا ہوا۔۔

"عبد المنان وہ نہیں آئے گا۔۔۔ چھوڑ دو۔۔۔ نکاح شروع کرنے دو" شہاب صاحب کو ذرا سی بھی امید نہ تھی کے فرح اپنے بیٹے کی شادی میں شرکت کرے گا۔۔۔

مگر عبد المنان اپنے دل کے ہاتھوں مجبور فرح کے آنے کی امید لگائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

"نکاح شروع کریں مولوی صاحب۔۔۔" شہاب صاحب کے کہتے ہی۔۔۔ عبد المنان کی آنکھوں میں جگنو جگمگائے تھے۔۔۔ فرح اور قاسم دونوں ساتھ ہی ہال میں داخل ہوئے۔۔۔۔

"بوڑھے بابا۔۔۔ فرح آگیا" عبد المنان کے چہرے سے خوشی کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔ وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔۔۔ اور خوشی خوشی اپنے باپ کے سینے سے جالگا۔۔۔۔

قاسم آنکھوں کے اشارے سے کہہ رہا تھا "میں نے کہا تھا نا میں لے آؤں گا انھیں۔۔۔"

"معاف کرنا بیٹا کافی دیر کر دی میں نے آنے میں" فرح صاحب نے ہلکے سے کان میں سرگوشی کی۔۔۔ اس کی آنکھیں ابدیدہ ہو گئی یں۔۔۔۔

پہلی بار فرح صاحب نے بیٹا کہا تھا۔۔۔ اس کی خوشی کا تو مانو کوئی ٹھکانا ہی نہ تھا۔۔۔۔

فرح صاحب نے جیسے ہی اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر سہلایا۔۔۔۔۔ اس نے خوشی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

یہ وہ لمحہ تھا جس کی عارضو زندگی بھر اپنے دل میں لئے پھرتا رہا۔۔۔

آج خدا نے اس کی جھولی خوشیوں سے بھر دی تھی۔۔۔۔باپ۔۔۔۔دادا۔۔۔۔بھائی ی۔۔۔اور ایک بہت پیار کرنے والی ہمسفر۔۔۔۔

ہمسفر بھی وہ۔۔۔۔۔۔جس پر دل و جان سے فدا تھا۔۔۔۔۔۔

******---- ----******

وہ پھولوں سے سجی سیج پر بیٹھی تھی۔۔۔۔دل خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔۔۔۔اسے آج زمین و آسمان اپنی خوشی میں رقص کرتے۔۔۔۔۔۔محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔

عبدالمنان کمرے میں داخل ہوا تو اس نے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔

عبدالمنان کے برابر میں بیٹھتے ہی دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

سانسیں روکتی ہوئی ی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

"تمھارا اسپیشل تحفہ" یہ کہہ کر اس نے اپنا سیل اس کی جانب بڑھایا۔۔۔وہ کافی تجسس میں تھی۔۔۔۔کے عبدالمنان اسے منہ دکھائی میں کیا تحفہ دینے والا ہے

"کیا؟؟۔۔۔۔"وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"کلک کرؤ"عبدالمنان کے انسٹرکشن کے مطابق جب شازمہ نے کلک کیا۔۔۔۔تو زوردار خراٹوں کی آواز پورے کمرے میں گونجنے لگی۔۔۔۔

جس پر عبدالمنان خوب ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔۔۔۔

"یہ کیا تھا؟؟"وہ شرمانا بھول۔۔۔۔کمر پر ہاتھ ٹکا کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

"تمھارے خراٹے۔۔۔۔ تمہیں ریکارڈنگ کا بڑا شوق ہے نا۔۔۔اس لیے میں نے تمہارے لئے۔۔۔اسے تحفے کے طور پر بہت پہلے ہی تیار کر کے رکھ لیا تھا۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔۔ویری فنی۔۔۔" وہ منہ بسور بولی۔۔۔

"اچھا نہیں لگا کیا؟؟۔۔۔مجھے تو بہت پسند آیا" عبد المنان اسے چھیڑنے کی نیت سے کہنے لگا۔۔۔

"تمہاری پسند ہی بیکار ہے" وہ گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

"یہ تو میں بھی مانتا ہوں" وہ شازمہ کے وجود پر نظر ڈال کر طنز کر رہا تھا۔۔۔۔

"۔۔۔مانی کے بچے۔۔۔ آج کے دن انسانوں والی حرکتیں نہیں کر سکتے تم؟؟؟" وہ غراتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔

"ہائے ئے ئے۔۔۔۔وہ کیا ہوتی ہیں؟؟" وہ نہایت بھولا سا چہرہ بنائے سوال کرنے لگا۔۔۔

"جو تم سے توقع کرنا بیکار ہے" وہ بھی مانو میدان میں اتر آئی ہی تھی۔۔۔ عبد المنان اس کا جواب سن کر مسکرا دیا ۔۔۔۔

"تم واقعی میری منہ دکھائی کے لیے کوئی تحفہ نہیں لائے؟؟" وہ روتو سہ چہرہ بنا کر پوچھنے لگی۔۔۔

"ہائے ئے۔۔۔جانی۔۔۔پورا عبد المنان تمہارا۔۔۔ تمہیں اب بھی تحفے کی پڑی ہے" یہ کہتا ہوا وہ اپنی دولہن کی گود میں لیٹ گیا تھا۔۔۔

"باتیں مت بناؤ۔۔۔اگر تحفہ نہیں لائے تو صاف بولو" وہ منہ بسور خفگی سے بولی۔۔۔۔

"اففففف۔۔۔۔میری بچی۔۔۔۔تم نے کیسے سوچ لیا میں تمہارے لیے تحفہ نہیں لاؤں گا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی جیب سے ایک لال کلر کی ڈبیہ نکالی۔۔۔۔

"پہناؤں؟؟" اس ڈبیہ میں ایک ڈائمنڈ رنگ تھی۔۔۔۔وہ سیدھا بیٹھے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"بلکل۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔اس نے بڑے پیار سے اپنی دلہن کو انگوٹھی پہنادی۔۔۔۔۔

"ہائے ئے ئے۔۔۔۔۔۔یہ مسکراہٹ۔۔۔۔۔" وہ اپنی دولہن پر سو سو جان فدا ہوتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔۔

جس پر شازمہ نے جھیپ کر نظریں جھکالیں۔۔۔۔۔

Happy Ending